UNIVERSAL LIBRARY
OU_226639
UNIVERSAL LIBRARY

کتب خانه جامعه عثمانیه

اخلاق هندی

ترجمه کیا هوا سید بہادر علی مغفور سابق میر منشی کالج فورت ولیم

زبان فارسی سے

تصنیف

مفتی تاج الدین کے

حکم سے جناب فریدرک جیمس مویت ایم ڈی سکرتری

کونسل اف ایجوکیشن

احقر العباد عبد الله نے

ثانیا

اہتمام اور تصحیح سے مجمع کمال جامع افضال محقق ہر فن

مولوی محمد محسن غفر لهما الله المهیمن کے

مطبع طبی میں اپنے مقام کلکتے کے چھپوایا

سنه ۱۸۴۷ ع

فہرست اخلاق ہندی کی

صفحہ

حمد و نعت مین ۱

احوال کتاب کا اور ابتدای قصہ ۳

پہلا باب

لگھہ پتنگ کوے اور چتکبار کی داستان ۹

بوڑھے باگھہ اور مسافر کی ۱۱

سبدھہ کوے اور ہرن اور چھدربدھہ گیدڑ کی ... ۲۶

ایک گدھہ اور بلی کی ۳۰

چندرسین بنیا اور کیلاوتی بنئیے کی بیٹی اور رمنوہر بقال کی تنبیہ نام

ایک شخص اور نوجبنا بقال کی بیٹی کی پرمان نام

حاکم اور دارتھہ لوبھی گیدڑ کی ۴۳

دھول تلک ہاتھی اور اتمانام گیدڑ کی ۴۷

دوسرا باب

بھاگبھرتا بنئیے اور سنجوگ اور نندوک بیل کی ۶۴

ایک برہمی اور بندر کی ۷۰
شام بھگت گدھے اور کنجو دھوبی کی ۷۱
کرپا کنور اور دھپنت چوپر باز کی ۸۷
گندھرپ کیت اور نندو نائی اور ساد کنوار کی ۹۷
سیتا اور رام اور اُسکے بہن کی ۱۰۹
ایک مالن اور اُسکے یارون اور اُسکے خصم کی ۱۱۲
ایک کوے اور سانپ کی ۱۱۵
ایک خرگوش اور شیر کی ۱۱۶
اُستاد اور شاگرد کی ۱۲۲

تیسرا باب

قاز اور ہدہد کے قصے کی ۱۲۹
بندر اور پرندون کی ۱۳۲
پارس ناتھ دھوبی اور اُسکے گدھے اور ہرن کی ۱۳۵
ایک حجام اور اُسکی فاحشہ جورو کی ... ۱۴۳
ایک مسافر اور ہنس اور کوے کی ۱۵۱
ایک کمینے اور صوفی اور راہیرنی کی ... ۱۵۳

نروتم کمہار اور اُسکی جورو بدکارہ کی ۱۵۵

راے مدن پال سارنگ کی ۱۷۰

راے منڈوک اور بیربال راجپوت کی ... ۱۸۶

کرنا بھاٹ اور برہمنون کی ۱۹۶

نرند برھئی اور گورکھہ ناتھہ جوگی کی ۱۹۹

چوتھا باب

دو قاز اور کچھوے اور مچھوے کی ۲۱۷

ایک کچھوے اور بنیائن اور غلام کی ۲۱۸

ایک سانپ اور بگلے کی ۲۲۰

ایک جوگی اور چوہے کے بچے کی ۲۲۴

ایک بوڑھے بگلے اور مچھلیون کی ۲۲۵

شادی نام ایک بنئیے اور دلو الی نعل بند کی ... ۲۲۹

ایک ملتانی اور رندون کی ۲۳۱

ایک سانپ اور مینڈکون کے بادشاہ کی ... ۲۲۲

ایک برہمن اور نیولے کی ۲۳۷

﷽

ہزاروں شکر اُس خدا کے کہ جسنے اپنی تمام خلقت میں
انسان کو فضیلت عطا فرمائی اور عقل کے تاج مرصع سے
دین و دنیا میں اُسکے سر کو زیب و زینت بخشی اور طبیعت
کے چالاک گھوڑے پر سوار کرکے دانائی کی لگام ہاتھہ میں
دی اور علم کی تلوار ملک دل کے نظم و نسق کے واسطے
سپرد کی کہ شیطان دشمن کے ہاتھہ سے ہوش و
حواس کی رعیت پامال نہو اور درود بے شمار اُسکے
نبی احمد مختار اور اُسکی آل اطہار پر *

اے دانا آگاہ ہو * اس کتاب کو ہند مین ہتوپدیس یعنے
نصیحت مفید کہتے ہین اور اس مین چار باب مندرج ہین *
ایک مین ذکر دوستی کا * دوسرے مین دوستونکی جدائی کا *
تیسرے مین لڑائی کی ایسی باتون کا جو اپنی فتح ہو
اور مخالف کی شکست * چوتھے میں کیفیت ملاپ کی خواہ
لڑائی کے آگے ہو یا پیچھے * غرض ایسے عجیب و غریب
قصون مین قصے لپٹے ہوئے ہیں جنکے دیکھنے اور سننے سے
آدمی دنیا کے کار و بار میں بہت ہوشیار نہایت چالاک
ہو جاوے * علاوہ اسکے بھلی بری حرکتین ہر ایک کی نظر آوین *
چنانچہ یہہ کتاب سرکار دولت مدار میں ملک الملوک
شاہ نصیرالدین کی (جسکی تخت گاہ صوبہ بہار تھا) پہنچی *
جب اُنہون نے سنا اس مین قصے از بسکہ دلچسپ
ہین اور نصیحتین نہایت مرغوب اور باتین بہت خوب
اور حکایتین اکثر مفید تب اپنے ملازمون سے ایک کی
طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسکو ترجمہ سلیس فارسی میں
کر دو تو میں اپنے مطالعے میں رکھون اور اسکے مضمون سے مستفید

ہون تب اُنھمین سے ایک شخص حکم بجالایا اور نام اُسکا مفرح القلوب رکھا * بالفعل اِس عاصی میر بہادر علی حسینی نے سنہ ۱۲۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۲ ع کے فرمانے سے صاحب خداوند نعمت جان گلگرست صاحب بہادر دام اقبالہ کے زبان فارسی سے ترجمہ سلیس رواجی ریختے مین (جسے خاص و عام بولتے ہین) کیا اور نام اسکا اخلاق ہندی رکھا * جو کوئی اِسپر عمل کریگا تو دل و دماغ اُسکا عقل کی بو سے ہردم تازہ ہوگا اور اکثر دانائی کی باتون سے واقف ہو کر ہمیشہ خوش و خرم رہیگا *

اب یہان سے قصے کی بنیاد یون ہی کہ ہند میں گنگا کنارے ایک شہر نام اُسکا مانک پور اور راجا وہان کا چندرسین تھا اور جتنے ذات بھائی اُسکے برابر کے تھے سب اُسکے حکم میں رہا کرتے * ایکدن راجا اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا تھا اور بیٹے اُسکے بے ادبونکی طرح سامھنے کھڑے تھے * ایک شخص یہہ بد وضعی اُنکی دیکھکر کہنے لگا جسکو علم نہین وہ اندھا ہی اگرچہ آنکھون سے دیکھتا ہی لیکن علم وہ

چیز ہی کہ جسکی قوت سے مشکلین حل ہوتی ہین اور غنی وہ ہی
جسکو علم کی دولت ہو کیونکہ نہ اُسے کوئی چور لیوے
نہ اُسپر کوئی دعویٰ کر سکے اور نہ یہہ کسی پر معلوم ہو
کہ وہ رہتی ہی کہان بلکہ جتنی خرچ کیجئے اُتنی بڑھے کسی طرح سے
کم نہو اور علم جواہر بے بہا اور مردونکی زیب و زینت اور سفر
حضر کا رفیق ہی * جس مین یہہ ہو وہ بزرگون اور پادشاہونکی
مجلس مین بیٹھنے پاوے اور سب ہنرون مین سے دو خوب ہین
* ایک علم * دوسرا فن سپہ گری لیکن دونون مین سے
علم کو اچھا کہا ہی کس واسطے جو علم لڑکا پڑھے تو سب کوئی
دعا دین اگر بوڑھا پڑھے تو دل و جان سے سنین جب اُسکے
معنون کو وہ سمجھاوے تو اُسے دل مین جگہہ دین برخلاف اُسکے
اگر بوڑھا تلوار چلاوے تو لوگ اُسپر ٹھٹھے مارین اور یہہ
کہین * دیکھو بڑھاپے مین عقل ماری گئی دیوانہ ہو گیا *
بس علم سیکھنے مین ہرگز کاہلی نہ کرو اور نہ یہہ خاطر مین
مت لاؤ کہ اِس زندگی کے واسطے اِتنی محنت کیا ضرور ہی
سنو اگر علم حاصل کروگے تو خدا کی بندگی اور دین دنیا کی

دولت بہ خوبی ہاتھہ آویگی اور یہہ بھی خیال غفلت سے دل
مین کبھی نہ لاؤ کہ ابھی ہم جوان ہیں * خدا کی بندگی کو بہتیرے
دن پڑے ہیں خاطر جمع سے کرینگے بالفعل کام دنیا کے
کرین بلکہ یہہ جانو کہ موت سر کی چوٹی پکڑے ہمیشہ خدا کے
حکم کی منتظر رہتی ہی جب حکم ہوا ترت گلا گھونٹ لے جاتی ہی
ایکدم فرصت نہیں دیتی * ای یارو اپنے لڑکو نکو لڑکائی
مین علم سکھاؤ تو اُنکے دل مین وہ نقش کالحجر ہووے جیسا
کچھے بدن پر نقش کیجئے تو وہ بعد پکنے کے کبھی دور نہین ہوتا ہی *
جب راجا نے یہہ سب حقیقت سنی تو غمگین ہو کر سر نیچے
کر لیا پھر کہنے لگا افسوس میرے لڑکون مین چار چیزین جمع ہوئی ہیں
* جوانی * مال * غرور * بے ہنری * جو ایک چیز اُن چارون
مین سے کسی مین ہو تو اُسے خانہ خراب تین تیرہ کرتی ہی
اور جس لڑکے کو علم نہو یا علم پر عمل نہ کرے تو اُس سے
بیل بھلا کہ بوجھہ اُٹھاتا ہی اور بہت اُس سے کام نکلتا
ہی * یہہ یاد رکھو جب کسی مجلس مین یہہ ذکر نکلے کہ اِس
ملک مین نیک کون اور بد کون ہی اِس مین جس کا نام

نیکی سے لیا جاوے وہی فرزند خلف کہلاوے اور جس
شخص کا نام بدی سے لیوین تو اُسکے ماں باپ بانجھہ لاولد
کہلاوین اور کہہ گئے ہیں کہ جسپر خدا مہربان ہو اُسے چھہ
چیزین میسر ہوتی ہیں * پہلے اُنمین سے روز بروز علم کی
زیادتی * دوسری تندرستی * تیسری عورت نیک بخت
وفادار شیرین زبان * چوتھی سخاوت اور خدا ترسی * پانچوین
بڑی عمر اور نیک بختی * چھٹھی یہہ کہ ہنر جو ناداری مین کام
آوے پھر اُس مجلس مین سے دوسرا شخص بولا *
ای راجا * چار چیزین لڑکا ماں کے پیٹ سے لیکر نہیں نکلتا *
پہلے بڑی عمر یا چھوٹی * دوسرے نیک بختی یا بد بختی *
تیسرے دولت یا فقیری * چوتھے ہنر یا بے ہنری *
خدا سے تمہارے بیٹو نکو علم نصیب کیا ہی ہنرمند ہونگے
جو اندیشہ کہ خون دلکو تمہارے پانی کرتا ہی ایسی دارو کیون
نہین کہاتے ہو جو اُسے دور کرے اور تمہاین ہمیشہ آرام رہے *
راجا نے پوچھا وہ کون سی دوائی ہی * کہا وہ قول خدا کا ہی
جسکا حاصل یہہ ہی کہ میں جو چاہتا ہون سو کرتا ہون اور جس

چیز کو کیا چاہتا ہون وہین ہوتی ہی * راجا بولا سن یار یہہ
سچ ہی جو تو نے کہا لیکن باری تعالی نے آدمی کو ہاتھہ پانون
ہوش گوش عقل شعور سب کچھہ دیا لازم ہی کہ تحصیل
علم کے ساتھہ بندگی مین خدا کی تغافل نہ کرے کیونکہ آدمیونکے
کام کا درست کرنے والا وہی ہی جو کوئی علم کے واسطے
محنت کرتا ہی خدا اُسکی مشقت کو ضایع نہین ہونے دیتا
جیسا کہ مٹی کمہار کے یہان خود بخود برتن نہین بنتی جب لگ
کہ وہ اُس مین پانی دیکر نہ سانے اور چاک پر رکھہ کے اپنے
ہاتھہ سے نہ بناوے بھلا تب لگ باسن کیونکر بنے * یہہ کہکر
پھر راجا نے کہا ای بھائیو تم مین کوئی ایسا دانا عقلمند ہی
جو میرے لڑکون کو علم و ہنر سکھاوے اور گمراہ پھر آکر
سیدھی راہ پر لگاوے کیونکہ یہہ مثل مشہور ہی جو درخت
صندل کے پیڑ کے پاس رہے تو وہ بھی خاصیت چندن کی پکرتا ہی

* پیڑ صندل کا جو ہوتا ہی کسی جگہہ بڑا *
* تو بہت اشجار کو ہوتا ہی اُسے فائدا *

ویسے ہی اگر نادان دانا کی صحبت مین رہے تو وہ بھی عقلمند ہونا

ہی ایک برہمن بشن سرما نام (جو اُسی مجلس مین بیٹھا تھا)
کہنے لگا ای مہاراج مین تمہارے لڑکونکو جہاں کے بھنور
سے نکال کر علم کی کشتی مین سوار کر سکتا ہون کیونکہ اگر
کوئی نیچ ہی کے پیچھے محنت کرے تو وہ بولنے لگتا ہی * یے تو
راجا کے بیٹے ہیں جو خدا چاہے تو تمہارے فرزندون کو چھہ
مہینے کے عرصے میں قابل کر دونگا اِس بات سے راجا بہت
خوش ہوا اور یہہ بات کہی اگر کیڑے پھولون مین رہیں تو
پھولونکے سبب بزرگون کے سرون پر چڑھتے ہیں ایسے ہی جو
میرے بیٹے تمہاری خدمت مین رہینگے حشو کم عقلی کا
(جو اُنکے سینے میں جمع ہوا ہی) سو دور ہوکر علم کے
جواہر سے پر ہوگا جب اِسطرح برہمن کی تعریف کی اور
اپنے لڑکونکو اُسے سپرد کیا * برہمن نے راجا کے
ہر ایک بیٹے کا ہاتھہ پکڑ اپنے گھر مین لا بیٹھایا اور نصیحت
کرنے لگا * سنو ای راجا کے بیٹو عقلمندونکا وقت پڑھنے
لکھنے اور علم کے سیکھنے میں گذرتا ہی موجب خوشی کا اُنکی
بھی ہی اور نادانون کے دن رات بیہودہ گوئی اور

غفلت کی نیند یا پاس پڑوس کے ساتھہ قضیے جھگڑے
مین کٹتے ہیں اُسی میں وے خوش ہیں لیکن مین تمھاری خوشی
اور فایدے کے واسطے کئی ایک باتین بہ طور تمثیل کے کوے اور
کچھوے ہرن اور چوہے کی (جو وے چارون آپس میں یار
جانی تھے) کہون کہ اُنکے سننے سے آدمی کی عقل بڑھے اور فہم
زیادہ ہو تب لڑکے بولے کہ او مہاراج ہم سب دل و جان سے سنینگے

* پہلی حکایت متر لابھہ کی *

یعنی فایدہ جو یارون سے یارونکو حاصل ہو * بشن سرما
پنڈت کہنے لگا کہ اب دوستونکے ملاپ کی باتین کہتا ہون
جو لوگ بے مقدور دانا مفلس اور دوست ہیں سو وے
اپنا کام اِن چار جانورونکی طرح کرتے ہیں * راجا کے
بیٹون نے پوچھا وہ کیونکر ہی اُسکا بیان جدا جدا کرو *
پھر پنڈت بولا کہ گوداوری ندی کے کنارے بڑا ایک
سینبھل کا درخت تھا اُس گرد نواع کے تمام پرندے
رات کو اُسپر بسیرا لیا کرتے ایک روز منھہ اندھیرے
لگ پاتنک کوے کی آنکھہ کھلی دیکھتا کیا ہی کہ ایک

چڑی مار کاندھے پر جال دھرے ملک الموت کی صورت بنائے چلا آتا ہی * یہہ اپنے دل میں اندیشہ کرنے لگا کہ آج بڑی فجر کے وقت صورت منحوس نظر آئی ہی دیکھا چاہئے کیا ہو یہی کہکر اُس شکاری کے پیچھے لگ لیا آخرش کچھ ایک آگے بڑھ کر تھوڑے چاؤل جھولی سے نکال کے ایک جگہہ پر درخت کے نیچے چھٹکائے اور اپنے کاندھے کا جال اُسپر بچھا کر آپ ایک گوشے مین چھپ رہا * اِس عرصے میں چتر گریو نام کبوترونکی بادشاہ اپنی فوج کے ساتھہ ہوا پر سے اُس میدان میں آ پہنچا اور اُنمین سے بعضے کبوترونکی نظر بکھرتے ہوئے دانون پر پڑی تو ہر ایک کو اُن دانونکے چگنے کی خواہش ہوئی * چتر گریو اُن نادانونکی خام طمعی کو دیکھکر کہنے لگا * ای یارو * بھلا تک غور تو کرو اِس جنگل مین دانے کہاں سے آئے اگر یہان آدمی ہون تو کہہ سکئے کہ اُنکے کھانے سے دانے زمین مین گرے ہونگے سو تو نہین اور یہہ چاول جو اِس درخت کے نیچے پڑے نظر آتے ہین سو اِس میں کچھ فریب ہی اگر تم دانا کھانے

کے لیئے نیچے اُترو گے تو تمھارا احوال اُس مسافر کا سا
ہوگا جو سونے کی پایاں کے لیئے چھالے میں پھنسکر بوڑھے
شیر کا لقمہ ہوا * کبوتروں نے پوچھا وہ قصہ کیونکر
ہی * چترگریو نے کہا ایکدن میں دکھن کی طرف کسی جنگل
مین چرائی کو گیا تھا وہاں دیکھا کہ ایک بوڑھا باگھہ منہہ کعبے کی
طرف کیئے مادب ہوکر تالاب کنارے بیٹھا ہی جو کوئی راہی
مسافر اُس طرف کو ہوکر نکلتا وہ کہتا کہ میرے پاس
سونے کی پایاں ہی اُسکو مین خدا کی وراہ پر دیا چاہتا ہوں
جو کوئی لے مین اُسے دون لیکن مارے ڈر کے اُسکے
نزدیک کوئی نہ آتا *

قضاکار ایک روز کسی مسافر اجل گرفتہ کو یہہ ہوس ہوئی
کہ اُس زیور کو شیر سے لیا چاہیئے دل میں خیال کیا ایسا
مال مفت پھر کہاں ہاتھہ آویگا معلوم ہوتا ہی کہ میرے
بخت نے یاوری کی اور طالعون نے مدد یہہ سمجھہ کر چاہا کہ
باگھہ کے پاس جاوے پھر جانکی دہشت سے اندیشہ
کرنے لگا کہ یکایک دشمن کی میٹھی بات پر بھروسا

نہ کیا چاہیئے اگرچہ اُسکے نزدیک پایاں ہی پر اُسے کیونکر
لون * چنانچہ زہر کے ساتھہ ہرچند شہد ملا ہو تاہم اُس مین خطرا
جان کا ہی اور جس برائی مین بھلائی شامل ہو وہ بھی خوب
نہیں پھر من میں سوچا * جہان گنج تہان مار * جہان پھول تہان خار *
اور زر کے محتاج کو ہر جگہہ خوف ہی اب جو مین ڈر کر
رہ جاؤن تو دولت میرے ہاتھہ نہ آویگی آدمی اُسکے واسطے
کیسی کیسی محنتین کرتے ہین اور کیا کیا اذیتین اُٹھاتے
ہین تب وہ ہاتھہ آتی ہی * آخر یہہ سب سوچ بچار کرکے بولا
ای شیر وہ چیز جو تو دیا چاہتا ہی سو کہان ہی دکھا تب
اُسنے وہ پایاں ہاتھہ پسار کے دکھائی * تنو ہی بولا تو باگھہ
مین مانس میرا ماس تیرا اوہار * مجھے تیرا بھروسا نہین
مین تیرے پاس کیونکر آؤن شیر بولا تو نہین جانتا ہی کہ
مین نے ماس کھانا چھوڑ دیا اگر گوشت کی مجھے خواہش ہو
تو مین جنگل سے ہرن مار کر کیون نکھاؤن اور تجھے پکڑ کر
کیون نہ کھاجاؤن لیکن مین نے زہد اختیار کی اب یہہ پایاں
میرے کس کام آویگی تجھے فقیر دیکھکر دیتا ہون تاکہ مجھے

ثواب ہو تم ہرگز خوف اپنے دل مین مت لاؤ نزدیک چلے آؤ جیسی مین اپنی جان جانتا ہون ویسی ہی دوسرے کی راہی نے کہا اتنے آدمی اِس راہ سے آئے گئے اُنکو کیون نہ دی کہا غنی کو دینا کیا فایدہ جو زحمتی ہو اُسیکو دارو دیتے ہیں بھلے چنگے کو دوا کھانی لاحاصل بھوکھے کو کھانا موجب ثواب کا ہی * اِس گفتگو پر مسافر نے فریب کھایا اور کہا ای نیک خصال وہ پایاں مجھے دے شیر نے کہا پہلے تم اِس تالاب مین نہا کر میرے پاس آؤ تو مین تمھین دون تب وہ غریب زیور کی خوشی سے جلد چشمے مین آیا آتے ہی دونون پانون چہلے مین پھنس گئے شیر نے دیکھا اب تو یہہ دلدل مین پھنس چکا اُٹھکر آہستہ پکڑنیکے واسطے چلا اُسنے پوچھا شیر تم کہان آتے ہو شیر نے کہا تجھے دلدل سے نکالنے کو یہہ کہتے ہی گردن جا پکڑلی بیچارے بٹوہی نے پکڑنے کے وقت اپنی عقل پر ہزارون ملامتین کین اور کہنے لگا کہ اگر کوئی کڑوے کدو کی جڑ مین پانی کی جگہہ شربت دیوے تو بھی پھل اُسکا کڑواہی ہووے *

* جو جاکو ہر سبھاؤ جاینا جیو سون *

* نیم نہ میٹھو ہوے سینچ گر گیون سون *

اگرچہ اُسنے کتنی باتین میٹھی میٹھی مجھہ غریب کے دل لبھانے کے واسطے کیں لیکن جو کچھہ اُسکی ذات میں تھا سو نمود ہوا اگر وہ نیک ہوتا تو بدی ہرگز ظاہر نہوتی اور ایسا کام کبھی نہ ہوتا چنانچہ گاے سوکھی گھاس کھاتی ہی اور دودھہ میٹھا دیتی ہی لیکن دودھہ اُسکا بہ سبب گھاس کھانے کے میٹھا نہین بلکہ وہ اُسکی ذات سے میٹھا ہی اتنا کہکر وہ تو مرگیا * چتر گریو کبوترونکے بادشاہ نے کہا ای بھائیو اگر دانا کھانے کو درخت کے نیچے اُتروگے جیسا کہ اُس مسافر لالچی نے اندیشہ نکیا پایاں کے لالچ اپنی جان مفت برباد دی ویساہی تم بھی اِن دانون کی طمع سے گرفتار ہوکے قدر عافیت معلوم کروگے * ای یارو * میں نے کبھی اِس درخت کے تلے دانا پڑا نہیں دیکھا بزرگو نے کہا ہی کہ تھوڑے کھانے سے اور پڑھے بیٹے سے اور سیانی عورت سے جو اپنے خصم کے کہنے میں ہو

اور اُس آقا سے جسکو اپنی خدمت کی قوت سے
اپنا کیا ہوا اور سوچی ہوئی بات سے اور جو کام
عاقلونکی صلاح سے ہوا ہو * اُن چھہ چیزون سے کبھی
زبونی پیدا نہ ہوگی اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو ان
دانون سے ہاتھہ اُٹھاؤ * جو کبوتر اُنمین نادان تھا اُسنے کہا
ای بھائیو اگر ایسی بات چیت سے ہم ڈرینگے تو دانا
کہین کھانے نہ پاوینگے جہان کہین چرائی کو جاوینگے اگر
ایساہی دغدغہ دل میں لاوینگے تو گویا اپنی روزی کا دروازہ
اپنے ہی ہاتھونسے بند کرینگے مین تو ان دانونکو ہرگز نہ چھوڑونگا
خیر جب سب کبوتر اُسکے کہنے سے درخت کے نیچے آئے
چتر گریو بڑا عقلمند تھا اُسکے نزدیک کوئی مشکل نہ رہتی
اور ہر ایک کو نصیحت کیا کرتا جب سب یار نیچے جاچکے
تب یہہ کہا اب تنہا رہنا میرا بے لطف ہی * مرگ انبوہ
جشنے دارد * ساتھہ انکے جو ہو سو ہو آخر وہ بھی اُتر کر جلد
شریک ہوا چڑیمار نے دیکھا ابتو سب آچکے جھٹ سے جال
کھینچ لیا تمام کبوتر جال میں پھنس گئے تب وے اُس

نادان کو لعنت و ملامت کرنے لگے کہ ہم اس بیوقوف کے کہنے سے ناحق آئے تو دام میں پھنسے * کبوتر نادان اُنکے طعن و تشنیع سے ایسا شرمندہ ہوا جو اُسکو منہہ دکھانیکی جگہہ نہ رہی کہا بزرگون کا قول سچ ہی اگر دس آدمی کو ایک مشکل پیش آوے تو ایک آدمی کو نہ چاہئے کہ مخالف ہوکر اُنمین سے بغاوت کرے جو بھلا ہو تو سب کہیں کہ ہم بھی اُنمین مددگار تھے خدا نخواستہ اگر کچھ اور صورت ہو تو ہر ایک اُسی پر گناہ ثابت کرے * چترگریو نے کہا اسوقت ملامت کرنی کیا فایدہ *

* ملامت روا ہی سلامت کی جا *

* جو وہ جا چکی ہی ملامت خطا *

ای بھائیو گناہ اور خطا کسو کی نہین جو کچھ خواہش الہی ہی وہی ہوتی ہی

* قضا کے ہاتھہ مین پانچ اُنگلیان دو *

* اگر چاہے کرے بے جان کسی کو *

* رکھے آنکھون پہ دو اور کان پر دو *

* اور ایک رکھہ لب پہ وہ بولے کہ چپ ہو *

یارو، اگر دن برا آتا ہی تو نیک کام بھی بد ہو جاتا ہی، چنانچہ ماں باپ سے زیادہ مہربان اپنے بیٹا بیٹی کے حق مین کوئی نہین لیکن بعضے وقت ایسا ہوتا ہی کہ وہی ماں باپ اپنے فرزندون کے دشمن ہوتے ہین، مثل ہی گوالا جب گاے کا دودھ دوہتا ہی تب بچھڑے کے گلے کو گاے کے پاؤن سے باندھتا ہی، اُس وقت وہی پاؤن بچھڑون کی بیڑی ہوتا ہی اور وہ گوالا اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہی، سنو دوستو، اب شور مت کرو، کچھ ایسا اندیشہ کرو کہ موجب ہر ایک کی مخلصی کا ہو، یار وہی جو برے وقت مین کام آوے، فراغت مین ہر کوئی کہتا ہی کہ مین تمھارا دوست ہون اگر کسی کو کچھ ضرور کام درپیش ہو اور اُس کے سبب مغموم ہووے تو اُس کو لوگ مرد نہین کہتے، بلکہ نامرد کرشت ہو کر تے ہین، مرد وہ ہی کہ جو حادثہ اُس پر پڑے تو دل اپنا مضبوط رکھے اور سوچ بچار اِس بات کا کرے کہ اُسے اپنا کام سرانجام ہووے، قول بزرگون کا ہی *

* اضطرابی ہی عبث کانک قضا نے تیرے *
* لکھہ دیا ہی جو نصیبون مین وہی ہویگا *

اب ایسی فکر کیا چاہیئے کہ ہر ایک اِس بند سے نجات پاوے کیونکے عقلمندون نے کہا ہی کہ چھہ چیزین آدمی کو چاہیئین ' پہلی اُنھہ مین سے یہہ ہی کہ اگر کسی بلاے ناگہانی مین گرفتار ہو جاوے تو اُس سے ہرگز نہ گھبراوے ' دوسری یہہ جو کوئی کسو کے یہان بڑا آدمی آوے تو اُس کی تواضع کرے ' تیسری یہہ جو بات مجلس مین کہے سو برمحل کہے ' چوتھی یہہ کہ لڑائی مین دل چلاوے ' پانچوین یہہ کہ اپنے تئین خلق کی زبان سے بچاوے اور نیک کہلاوے ' چھٹھی یہہ ہی کہ علم کی تحصیل مین دل لگاوے اور چھہ چیزین مرد کو نہ چاہیئین پہلے بہت سونا ' دوسرے عبادت مین کاہلی کرنی تیسرے ہر ایک کام مین ڈرتے رہنا ' چوتھے غصہ کرنا ' پانچوین برا کہنا پرتوسیون کو ' چھٹھے غیبت کرنی لوگون کی اور ہنسنا اُن پر ' اب اے بھائیو ' میرے اتفاق سے کام کرو اور میری بات کو سنو تو تمھاری مخلصی ہووے ' کبوترون نے کہا '

ای پادشاہ، جو پہلے تمہارا کہا ہم سنتے، ایسے فضیحت اور رسوا نہ ہوتے، اب جو کچھ فرماؤ سو بجا لاوین، بادشاہ نے کہا، یارو، جو دس شخص پر ایک مشکل آپڑے، اُنھ مین سے ایک کو نہ چاہیئے کہ مختار ہو کر اپنے تین نمود کرے کیون کہ اگر وہ کام خوب ہو تو سب کہین کہ اُس مین ہم شریک تھے، جو بد ہو تو سب کہین کہ فلانے نے یہہ کام کیا ہی، اب جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن بالفعل سب کبوتر ایک دل ہو کر ایکبارگی جال سمیت اُڑو، چنانچہ ایک گھاس کے تنکے سے جو ایک پرند کو باندھین تو زور سے اُس طائر کے وہ تنکا توٹ جاوے اگر ویسے ہی بہت سے تنکے ایک جاگہہ کر کے رسا بناتین تو اُس سے ہاتھی بند ہارہے، ہرچند ہاتھی زور کرے پر ہرگز نہ توڑ سکے، غرض جو اُس نے کہا سو اُنھون نے کیا، یعنے سب کے سب زور سے جال لے اُڑے اور چڑیمار نے کئی کوس تک پیچھا اُنھ کا کیا جب وے نظر سے غایب ہوئے تب وہ ناامید ہو کر پھر گیا، کبوترون نے کہا، ای بادشاہ، شکاری نے ہمارے گوشت کھانے سے ہاتھ دھوئے اب کیا کیا چاہیئے، چترگریو بولا، یارو، دنیا مین

مان باپ درد کے شریک ہین کیون کہ وے اپنے دل سے دوست ہین اور لوگ کسو سبب سے ہوتے ہین لیکن اِس وقت وے کہان ملین پر ایک میرا دوست ہرنک نام چوہا گنڈک ندی کے کنارے بچتر بن مین رہتا ہی جو وہان پہنچینگے تو وہ تمھارے جال کے ڈورے کاٹے گا یہہ سن کر سب کبوتر اُس چوہے کے بل پاس جا پہنچے اور وہ دور اندیشی سے اپنے رہنے کی جگہہ مین سو بل بنا کر رہتا تھا کبوترون کو دیکھ کر چھپ رہا پھر اپنے دوست کو پہچان کر کہنے لگا آہو مین بڑا نیک بخت ہون جو میرے گھر پر میرا یار چترگریو آیا پھر دیکھا کہ سب کبوتر ایک جال مین پھنسے پڑے ہین ایک لحظہ چپ رہکے کہنے لگا یار یہہ کیا حال ہی چترگریو بولا مین کیا کہون ہمارے گناہون کا یہہ نتیجا ہی تم دانا ہو کر یہہ کیا پوچھتے ہو چوہا کہنے لگا جس شخص کو جہان کسی سبب سے جو کچھ ہوا چاہے سو ہوتا ہی چنانچہ دکھ سکھ خوشی ناخوشی ہر ایک کو اپنے اپنے گناہ اور نیکی کے موافق ملتی ہی یہہ کہہ کر چوہا چترگریو کی طرف کا پھندا کاٹنے کو دوڑا وہ بولا ایسا نہ چاہئے پہلے

میرے رفیقون کی گرہ کاٹو تس پیچھے میری، چوہا بولا دانتون
مین قوت کم ہی کیونکر سب کے پھندے کاٹ کر تمہارا
پھندا کاٹونگا، پھر چترگریو نے کہا پہلے اُنھین کا جال کاٹو، ہرنک
بولا اپنے تئین ہلاکت مین رکھ کر دوستون کو بچانا خوب نہین
بزرگون نے کہا ہی مال کو اور دوستون کو واسطے دفع
بلیات کے رکھتے ہین یعنے جان کو دولت اور لواحقون سے
بچاتے ہین اپنی جان کی محافظت ہر ایک شی پر مقدم جانا
چاہیئے کیونکہ اِس کے سبب دین و دنیا کا کام انجام پاتا ہی،
چترگریو بولا ای دوست، تو جو کہتا ہی سو دنیا کا یہی دستور ہی
لیکن مین اپنے لواحقون کا دکھ دیکھ نہین سکتا، آگے بھی
لوگ کہہ گئے ہین کہ دانا غیر کے واسطے جان اور دولت
دیتا ہی پس غیر کے لیئے اپنی دولت اور زندگی سے ہاتھ
اُٹھانا مناسب ہی اور یے سب ذات اور زور رہین میرے برابر
ہین، پس میری بزرگی سے فایدہ اِن کو کیا ہوگا، بغیر اُجرت کے
میری رفاقت مین رہتے ہین، اِس مین اگر میری جان جاوے
اور اِنکی مخلصی ہووے تو مجھے قبول ہی، کیونکے اِس

جسم فانی کا کچھ اعتبار نہین جو اِس سے دنیا مین بھلائی رہے
تو بہتر ہی کس واسطے کہ وہ تو ایک دم مین فناپذیر ہی اور
یہہ ہزارون برس رہتی ہی
یہہ بات ہرنک سنکر بہت خوش ہوا اور کہا ٔ صد آفرین تم کو
کہ اپنے رفیقون پر تمہارا یہان تک دل ہی ٔ خیر ہرنک چوہے
نے ہر ایک کبوتر کے پانون کے پھندے کاٹکر تعظیم و تکریم سب کی
کی ٔ پھر چترگریو کی طرف متوجہ ہو کر کہا ٔ سن یار ٔ جال مین
گرفتار ہونے کا افسوس نکرنا ٔ کیونکہ ہرج مرج سب پر یون نہین ہوتا
چلا آتا ہی ٔ بولا اگر ہم دانا ہوتے تو جال مین چڑیمار کے نہ پھستی
ہرنک کہنے لگا کہ دیکھو کرکس نزدیک آسمان کے اُڑتا ہی
اور لگا گوشت کا جو دیکھے تو اُسی وقت نیچے آتا ہی اگر کسو
نے وہان جال بچھایا ہو تو کیا جانے ٔ کیونکہ خدا کے کام مین عقل
ضعیف کا کیا مقدور جو دخل کر سکے ٔ روز بد کی تاثیر ایسی ہی
جو چاند سورج چاہیں کہ اپنے تئین گہن سے بچاوین تو بچا نہین سکتے ٔ
ہرنک نے دو چار باتین نصیحت اور دلاسے کی کرکے مہمانی کھلا
پلا اُسے وداع کیا اور دونون یار آپس مین بغلگیر ہو کر آنکہ ین

پھر لائے اور چوہے نے مخدوم شیخ سعدی کا یہہ شعر پڑھا ؏

* چشم و دل سعدی کے تیرے ساتھہ ہیں *

* جانیو تم مت کہ تنہا ہون چلا *

چتر گریو بادشاہ کبوترون کا لشکر سمیت اپنے ملک کی طرف چلا اور ہرنک اپنے بل مین گھسا پھر وہی لگھہ پتنک کوا کہ جسکا مذکور پہلے ہوا اور اُس چڑیمار کا منہہ منہہ اندھیرے دیکھکر ساتھہ لگ لیا تھا اُسنے تمام احوال (جو کبوترون پر گذرا تھا) دیکھا تو حیران ہو کر کہا سبحان اللہ دیکھو تو محبت اور دوستی مین کتنا بڑا فائدہ ہی کہ کس برے وقت مین یار کام آیا

* پیل کیچڑ مین پھسے کو چاہیئے ہاتھی قوی *

* یار درماندے کی کرتا ہی مدد یار دلی *

وہ کوا چوہے کے بل کے پاس آیا اور نرم نرم آواز سے کہنے لگا ای ہرنک مین نے اتنا سفر لیا ہی لیکن تمسا یار وفادار دنیا مین کہین نہین دیکھا میری ایک عرض ہی جو قبول کرو تو کہون جب چوہے نے آواز کوے کی سنی تو سوراخ سے بولا تو کون ہی اور کہانسے آتا ہی کہا مین لگھہ پتنک نام کوا ہون اب

یہہ چاہتا ہون کہ تم سے دوستی کرون ٭ چوہا بولا مین چوہا تو لوا مین تیری خوراک تو میرا کھانے والا ٭ پس ہماری تمہاری دوستی کیونکر بن پڑتے ٭ جاؤ کسی کوے یا اور کسو پنچھی سے دوستی کرو اگر مین تم سے دوستی کرون تو وہ مثل ہو جیسا گیدڑ اور ہرن مین بسبب یاری کے ہوئی ٭ کوا نے پوچھا کہ اُنکا قصہ کیون کر ہی *

چوہے نے کہا مین نے سنا ہی کہ پورب کی طرف گنگا کے کنارے چنپاوتی نام ایک نگری ہی ٭ اسکے نزدیک ایک جنگل ہی ٭ اس مین ایک کوا اور ہرن دو یار جانی رہا کرتے تھے ٭ ہرن خوب تازا توانا تھا ٭ ایک گیدڑ اُسکے متاپے کو دیکھہ کر بہت خوش ہوا اور دل مین اپنے ٹھہرایا کہ پہلے اِس ہرن سے روبادبازی کیا چاہیئے ٭ تسکے پیچھے اسکے گوشت سے اپنی داڑھہ کو گرم کیجئے ٭ یہہ نیت کرکے ہولے ہولے ہرن کے پاس آیا اور کہا السلام علیک ٭ ای ہرن ٭ خیر و عافیت ٭ ہرن بولا تو کون ہی ٭ کہا مین گیدڑ ہون نام میرا چھدربدھہ ہی ٭ اس جنگل مین بغیر دوست کے جیون مردہ پڑا رہتا ہون اب تم سے

جو ملاقات ہوئی ہی تو اپنے تئین مین نے جیتون کی دفعہ مین شمار کیا اور جانا کہ اب میرے قالب مین جان آئی ؛ اِسی گفتگو مین تھے کہ سورج کے قاض نے دریاے نیل سے اُتر کر کنارے مین جا غوطہ مارا اور پیچھے سے باز کالی رات کا نمودار ہوا ؛ ہرن جہان رات کو رہتا تھا وہان گیا ؛ گیدڑ بھی اُس کے پیچھے لگا ہوا اُسکے ڈیرے لگ چلا گیا ؛ وہان ایک درخت چنپا کا تھا اور ایک سبدھ نام کوا ہرن کا قدیم دوست تھا ؛ دیکھتے ہی بولا ؛ ای یار یہہ دوسرا کون ہی ؛ جو تم اپنے ساتھہ کر لائے ہو ؛ کہا یہہ گیدڑ ہی اور نیک ذات معلوم ہوتا ہی اور مجھہ سے دوستی کیا چاہتا ہی ؛ کوے نے کہا جسے کہ اشنائی نہ ہو اُسکی بات کو یک بیک نہ سنا چاہئے اور اپنے جگہہ مین رہنے نہ دیجئے ؛ مگر تو نے بات اُس کرگس اور بلی کی نہین سنی ؛ اُس نے پوچھا وہ کیونکر ہی ؛ کوے نے کہا مین نے یون سنا ہی کہ بھاگ رتھی ندی کے کنارے ایک پہاڑ ہی ؛ اُسے گردکوت کہتے ہین اور اُس پر ایک بڑا درخت سینبل کا تھا ؛ اُس کے کھولڑ مین ایک بوڑھا ضعیف گدھہ برسون سے

رہا کرتا تھا ٔ اُسکے پر و بال مین اِتنی تاب و طاقت نہ تھی جو کہین اِدھر اُدھر کھانے پینے کے واسطے جایا کرے لیکن اکثر پرندے جو اُس درخت پر رہا کرتے تھے ہر ایک جانور کھانے کی چیز اُسکے لئے اپنے چونچ مین لایا کرتا ٔ اِسی صورت سے کرگس اپنی گذران ہمیشہ کیا کرتا *

ایک دن ایک بلی اُس تاک پر وہان ائی کہ اُن جانورون کے بچے کھایا چاہیے ٔ بچون نے اُسے دیکھکر شور ڈالا ٔ گدھہ کو بڑہاپے کے سبب انکھون سے نہ سوجھتا تھا ٔ بچون کا غوغا سنکر اُس خوف سے سر نکالا اور کہا کہ تو کون ہی جو یہان چلا آتا ہی ٔ بلی نے جو کرگس کو دیکھا تو ڈری کہ یہہ جانور بڑا ہیبت ناک ہی ٔ اپنے دل مین کہا کہ اب مین ماری گئی کیونکہ جگہہ بھاگنے کی نہ رہی پس اب یہی بہتر ہی کہ اُسکے نزدیک جاکر کچھ بات بنایئے کہ دل اُسکا فریفتہ ہو ٔ آہستہ آہستہ کرگس کے پاس آکر سلام کیا ٔ اُسنے پوچھا تو کون ہی ٔ اِس نے غریبی سے کہا مین غریب بلی ہون ٔ کہا اگر تو بلی ہی تو یہان سے جلد بھاگ ٔ نہین تو مین ہون بھوکھا ٔ تیرا لہو پیجاؤنگا ٔ اُن نے کہا مین ایک بات تم سے کہتی ہون

جو مارنے کے قابل ہون تو مجھے مار ڈالیو اور نہین تو چھوڑ دیجیو ٭
وہ بولا جو تیرے دل مین ہو سو ظاہر کر ٭ بولی کہ سنو صاحب ٭ آدمی
بد ذات اور نیک ذات قول وفعل سے پہچانا جاتا ہی اگرچہ یہہ
بات درست ہی جو سب کہتے ہین کہ بلی جانور کی مارنے والی
اور مانس ادہاری ہی اگر یہہ بات دل مین لاکر مجھے مار ڈالو تو
تمہاری بزرگی معلوم ہوئی پر شاید تم نے میرے زہد کا احوال
کسو سے نہین سنا کہ مین بغیر اشنان کچھہ کام نہین کرتی ہون اور
گوشت کہانا بالکل جانورون کا چھوڑ دیا ہی ٭ کہ اپنی اور دوسریکی
جان برابر جانتی ہون اور رات دن خدا کی بندگی مین رہتی ہون ٭
اب یہہ عاجز تمہاری خدمت مین آئی ہی جب یہان سے اکثر
جانور دانہ چگنے کے واسطے گنگا کے کنارے جاتے تھے ٭ اُن
کی زبانی آپ کے اوصاف سنکر دل اِس عاصی کا نہایت راغب
ہوا کہ ایسے بزرگ کے قدم دیکھا چاہیئے کہ جتنے گناہ اپنے مین
ہون سو دور ہو جاوین ٭ اِس نیت سے آپ کے قدم آ دیکھے
ہین اور تم میرے مارنے کا قصد رکھتے ہو ٭ ایسا کسو نے نہین
کیا جیسا تم کیا چاہتے ہو اگر کوئی کلھاڑی ہاتھہ مین لیکر درخت

کاٹنے کے واسطے آتاہی اور وہ اُسکی چھاؤن مین بیٹھتاہی درخت اپنی برائی سے چھاؤن اُسکے سرسے دور نہین کرتا ٭ مین تیری ملاقات کے واسطے اتنی راہ طی کرکے آئی ہون اور تو چاہتاہی کہ مجھے مارڈالے اگر مہمان کسی کے گھر جاتاہی جو صاحب خانہ مہمانی نہین کرتا تو تیری طرح کڑوی بات بھی نہین کہتا اگر بہت مدارات نہین کرتا بھلا تھوڑا ٹھنڈھا پانی پلاتاہی اور میٹھی بات تو کہتاہی *

جہان کہین صاحب دردہی اگر اُسکے پاس کوئی ہنرمند یا بےہنر جاتاہی تودونون پر برابر نظر رکھتاہی جیسا کہ آفتاب اپنی شعاع سے کسی کو محروم نہین رکھتا ٭ یہہ نہین کرتا کہ بڑے آدمی کے گھر پر اُجالا کرے اور چھوٹے آدمی کے گھر پر اندھیرا

جب دل کرگس کا اُسکی باتون سے نرم ہوا تب کہا ٭ اِس درخت پر جانور رونکے بچے ہین ٭ واسطے احتیاط کے اتنی تجھے باتین کہین ٭ اپنے دل مین کچھ نہ لانا ٭ بلی دونون ہاتھ اپنے کانون پر رکھ کر کہنے لگی استغفراللہ ٭ یہہ بات جو تونے کہی اگر کوئی اور کہتا تو مین اُس پر زہر کھاتی کیونکہ مین نے بہت علم کی کتابین پڑھی ہین

اور خدا کی راہ خوب معلوم کی ہی اور عالمون فاضلون اور دینداروں سے سنا ہی کہ کسی کا دل آزردہ کرنا گناہ کبیرہ ہی جو کوئی جانور کو مار کر اُسکا گوشت کھاوے جب لگ وہ اُسکی زبان پر ہی تب ہی تک مزہ پاوے جب حلق کے نیچے اُترا تو کچھ نہین اور یہہ نہین جانتا کہ وہ غریب اپنی جان سے جاتا ہی اور جان اُسکی کس مشکل سے نکلتی ہی *

بھلا اِس کھانے مین کیا لطف ہی ؛ یہہ نہین جانتا کہ کل کو جواب دینا ہوگا اور اُسکے جواب سے کیون کر عہدہ برا ہوگا ؛ حیوان کو اذیت دینے کی اور چیونٹی کی جان مارنے کی سزا اپنی آنکھہ سے دیکھتا ہی پس چاہیئے کہ اپنی جان سے چیونٹی کی جان کو بہتر جانے کیونکہ مرنا حق ہی جب لگ ہوسکے بدی نکرے ؛ بلی کی پر فریب باتون نے دل گدھہ کا ملائم اور نرم کیا ؛ خیر بعد اس جواب و سوال کے وہ بلی وہان رہنے لگی ؛ دو ایک دن رہکر یہہ مکارہ ہونٹ لے ہولے جاکر دو تین بچون کو پکڑ لائی ؛ کرگس بچونکی آواز سنکر بولا ؛ اِن بچونکو تو کیون لائی ؛ کہا میرے بھی دو تین ایک لڑکے ہین ؛ بہت دن ہوئے مین نے اُنھین نہین دیکھا ؛

میرا دل اُن مین لگ رہا ہی ؛ اکثر اُنکو یاد کر کر کے روتی ہون اِس واسطے اِنھین لائی ہون کہ جو اُن کی جاگہہ اِن کو دیکھہ کر میرا دل پسیجے پرتے *

گدھے نے جانا کہ بلی سچ کہتی ہی اور بلی نے اُن بچون کو لاکر کھالیا پھر اِسی طرح سے ایک ایک دو دو لاتی تھی اور کھاتی تھی ؛ یہان تک کہ سب کو تمام کیا اور اپنی راہ لی ؛ جب سب پرندے اُس درخت کے رہنے والے اپنے اپنے گھوسلے مین آئے تو بچون کی تلاش کرنے لگے کہ ہمارے بچون کو کون لیگیا ؛ جب بہت سی جستجو کی تو بچون کی کچھہ ہدیان درخت کے نیچے اور کچھہ گدھے کے کھندھلے مین پائین تب تو سب کو یہی یقین ہوا کہ بچون کو اِسی گدھے نے کھایا ہی ؛ اپنی کڑکھہ کی آگ سے ہر ایک جانور بے تاب ہو کر اُس گدھے کو مارنے لگا یہان تک چونچین مارین کہ اُس بیچارے کو مار ہی ڈالا ؛ یہہ کہکر کوے نے کہا ای ہرن ؛ غیر آشنا کو اپنے گھر مین راہ دینے سے یہہ فائدہ ہوتا ہی ؛ گیدڑ یہہ بات سنکر غصے ہوا اور بولا ای کوے ؛ تیرا سبدھہ نام ہی پر

تجھہ مین کچھہ عقل نہین ہی کیون کہ کوئی شخص دوستی مان کے پیٹ سے نہین لے نکلتا *

پہلے جب تجھہ سے اور اِس ہرن سے ملاقات ہوئی تھی ' نہ تو اُسے پہچانتا تھا نہ وہ تجھے جب تم دونو ایک جگہہ رہنے لگے تو روز بروز دوستی زیادہ ہوئی جو اچھے لوگ ہین وے سب کو دوست جانتے ہین ' یہہ کام منافقون کا ہی جو کسی کو دوست اور کسی کو دشمن جانے ہم ایک ہی گھر کے غلام ہین ' جیسا کہ ہرن میرا دوست ہی ' ویساہی تو بھی بلکہ اُسے بہتر پھر ہرن بولا ای سبدھہ ' فی الحقیقت ہم سب آپس مین بھائی ہین ' جیسا کہ کلام مجید مین بھی آیا ہی ' اُسکا حاصل یہی ہی کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین اگر یہہ گید ڑچاہتا ہی کہ ہماری صحبت مین رہے تو اِس مین ہمارا کیا نقصان ہی ' جتنے یار آشنا کسی کے زیادہ ہون تو گویا اُسکی دولت زیادہ ہوئی ' یہہ سنکر کوے نے یہہ مصرع پڑھا *

*یار جانی کی خوشی گر اِس مین ہی تو خوب ہی *

اِسی گفتگو مین رات کٹ گئی ' چاند چھپ گیا اور سورج نکل

آیا تینون یار کوا گیدڑ ہرن اپنی اپنی چرائی کو چرائی کی جگہہ جاتے ٭ ہرروز اسیطرح ہر ایک طرف سے چر چگ آتے اور ایک جگہہ مین آکر سو رہتے یون اوقات بسری کیا کرتے ٭ ایک روز شغال بد باطن (جو ہرن کے گوشت پر دانت لگا رہا تھا) ایک جو کا کھیت تر و تازہ (کہ جس مین کسان نے ہرن پکڑنے کے واسطے کل لگائی تھی) دیکھہ کر دوڑا آیا ٭ ہرن کو ایکطرف لیکے کہا سن یار ٭ تو سوکھی گہاس کھاتا ہی ٭ مجھسے دیکھا نہین جاتا ٭ مجھے کمال قلق رہتا ہی ٭ آج ایک جو کا ہرا کھیت تمہارے لائق دیکھہ آیا ہون اور خاطر جمع سے بے کھٹکے چرو تو دل میرا ٹھنڈا ہو اور آنکھین روشن *

فجر ہوتے ہی دونون چلے جب کھیت کے نزدیک پہنچے ٭ گیدڑ بولا جاؤ ٭ جی بھر کے کھاؤ ٭ ہرن ہئیے کا اندھا کھیت کی ہریاول کو دیکھہ بے تامل دوڑا اور بے اندیشے کھانے لگا ٭ اُسی وقت پھندے مین پھس گیا ٭ گیدڑ بد ذات دل کی خوشی سے لگا ناچنے اور اپنے ہاتھہ پاؤن کو لگا دے دے مارنے ٭ آہو نے جانا کہ میرے گرفتار ہونے کے سبب اپنی جان کھوتا ہی ٭ یہہ نہ جانا کہ صوفی

دسترخوان کو دیکھہ کر کودتا ہی، ہرن بولا ای یار، میرے واسطے کیون اپنے تئین ہلاک کرتا ہی، کیا تمھین معلوم نہین جو تمھارے دانت فضل الہی تلوار کی دھار سے بھی تیز ہین، اِس پھندے کی رسی کو کیون نہین کاٹ ڈالتے ہو، گیدڑ بولا ای میری آنکھون کے تارے، مین بسرو چشم حاضر ہون لیکن آج مین اُنے روزہ رکھا ہی اور یہہ دام چمڑے کا، جو دانت لگاون تو روزہ مکروہ ہوگا، شب درمیان ہی کل صبح کو جو کچھہ اپنی نجابت ذاتی کے موافق ہوگا سو آپ کی خدمت سے قصور نہ کرونگا، رات تو یون گذری جب فجر ہوئی اُس سبدھ کوے نے اپنے یار قدیم ہرن کو نہ دیکھا، دل مین اندیشہ کیا کہ آج رات میرا یار مکان پر نہین آیا مجھے بے آثار بھلائی کے نہین نظر آتے، دیکھون تو کیا صورت ہی، یہہ کہکر ہر طرف ڈھونڈھنے لگا *

دیکھتا کیا ہی، کہ ایک جگہہ دام مین ہرن گرفتار ہی، اپنا سر زمین سے وے مارا اور آہ مار کر کہنے لگا، کہ مین نے تمھین نہین کہا تھا کہ یہہ گیدڑ بدبخت شریر ہی جو کوئی اپنے یار کا کہا نہ کرے، یہی خرابی کا دن اُس کے آگے آتا ہی، اب وہ تیرا یار گیدڑ

کہان ہی، کہا میرے گوشت کا بہو کہا یہان کہین بیٹھا ہوگا، بولا خیر
جو کچھہ ہونی تھی سو ہوئی، اب تین اپنے تئین مردہ بنا کر دم سادھہ جا
جب مین بولون تب تو اُتھہ بھاگیو، ہرن نے وہی کیا جو کوے نے
کہا، اِتنے مین کھیت والا جب اُس کے پاس آیا اور دیکھا
کہ ایک موا ہوا ہرنا موٹا سا دام مین پھسا ہی بہت افسوس کیا
جو مین اِسے زندہ پاتا تو کیا خوب ہوتا، ہولے ہولے اُس کے گلے
کا بند کاٹ کر اُسے تفاوت کر دیا اور آپ جال اُٹھانے کی فکر
مین لگا، اُس نے چھٹکارا پایا اِس مین کوا بولا، تو بہہ اُٹھہ کر بھاگا *
اُس نے دیکھا کہ ہرنا چلا ایک کھٹکا
اُس کے ہاتھہ مین تھا، بھاگتے کے پیچھے پھینکا، گیدڑ جو وہان
اُس کے لہو کا پیاسا دبکا ہوا بیٹھا تھا اِس کے سر مین جا لگا، لگتے ہی
بہہ تو کھیت مین رہا، وہ سلامت نکل گیا، بزرگون نے کہا ہی
جو کوئی کسی کے واسطے کوا کھودتا ہی تو وہی گرتا ہی *
* جس نے اورون کے لئے کھودا کوا *
* ہی یقین اُس مین وہی جا کے گرا *
غرض آہو اور کوا دونون ایک جگہہ ہو کر بہت خوش ہوے

کوا ہرن سے کہنے لگا کہ دشمن کی چال اور مچھر کی ایک جانو،
اکثر پہلے تو پاؤن پر آ بیٹھتا ہی، پھر پیٹھ پر، تس پیچھے کان
کے پاس آکر بولتا ہی، اگر کھلا بدن پاوے یا کپڑے مین
کہین سوراخ نظر آوے تو وہین گھس کر لہو پینے کے لئے
کاٹتا ہی، ایسا ہی دشمن بھی جو سختی نہ کرسکے تو نرمی سے
پیش آوے اور پاؤن پر گرے اور کان مین بات ملایم
کہے اور دل مین اپنی جگہہ کرے جب رخنہ کہین پاوے
تو اپنا کام کر گذرے *

الغرض چوہے نے جب قصہ تمام کیا تو یہہ بات کہی، ای زاغ،
مین جانتا ہون تو میرے خون کا پیاسا ہوا ہی، کوا بولا تمہارے
گوشت کھانے سے میری حیات ابدی نہ ہوگی اور دولت بے
زوال کچھ میرے ہاتھہ نہ آویگی، اس بات کو تم سچ ہی جانو
کہ مین اپنے دل و جان سے تمہاری دوستی کا خواہان ہون جیسی
کہ چتر گریو کے اور تمہارے درمیان محبت تھی کیونکہ مین
نے تمسا یار وفادار کہین نہین دیکھا، بھلے آدمیون سے دوستی
کرنی بہتر ہی، اس واسطے کہ وی خاصیت دریا کی رکھتے ہین

جیسا کہ وہ عمیق ہی ایسے ہی یے بھی گمبھیر ہین اگر کوئی آگ دریا مین ڈالے تو وہ ہرگز گرم نہین ہوتا اور نیک مرد بھی کسی کی بری بات سے ہرگز خفا نہین ہوتے ' مین نے تمہارا احوال خوب دریافت کیا ' تم نیک بخت ہو ' تمہاری نیک خصلت پر مین عاشق ہوا ہون ' چوہا بولا مین نے تجھے کئی بار کہا کہ مین دوستی تجھ سے کیون کر کرون ' میری تیری دوستی گویا آگ و پانی کی سی ہی ہر چند آگ پانی کو ہانڈی مین لیکے اپنے سر پر رکھہ کر گرم کرتی ہی لیکن وہ اُس کی عداوت سے ہاتھ نہین اُٹھاتا جب دونو اکٹھے ہوے تو وہ اُسے بجھا ہی دیتا ہی ' ای زاغ ' تیرا کیا اعتماد ' جیسا تو باہر سے کالا ہی ویسا ہی اندر سے ' مین تیری غذا ہون ' تو جہان مجھے پاوے کھا جاوے ' تجھ سے محبت کا لگاو کیون کر ہو سکے *

کوا بولا جو تو نے کہا سو مین نے سنا ' اب مین نے اپنے اوپر لازم کیا ہی ' کہ تیری ہی رفاقت مین رہون اگر تین قبول نہ کریگا تو تیرے دروازے پڑا تینے فاقے کھینچونگا کہ میری جان کی طوطی طوامس خاک کے پنجرے سے پرواز کریگا ' تو بھلا مانس

ای اگر تیرے ساتھ میری دوستی ہوگی تو کبھو تفاوت
نہ پریگا کیونکے مصاحبت رذالے کی کیسی ہی جیسے مٹی کا برتن
ذراسی ٹھیس مین توٹ جاوے اور رفاقت اشراف کی مثل
ظرف مسی کی ہی کیسا ہی صدمہ پہنچے تو بھی نہ توٹے اگر کہین
چوٹ کھاوے تو وہین درست ہو سکے ای چوہے اکثر
چارپائے جانور کچھ کھلانے سے اپنے ہوتے ہین اور نادان
کم عقل طمع اور حرص سے دوستی اختیار کرتے ہین لیکن
جہان کہین مرد عاقل اور زیرک ہین سو وے بسبب نرم
دلی کے ملاقات کرتے ہین اور مہربان ہوتے ہین اور تو
ایسی خوبی رکھتا ہی کہ مین تمام ملک مین پھرا پر تجھ سا یار وفادار
میرے دیکھنے مین نہین آیا اس واسطے مین چاہتا ہون کہ
تجھ سے ربط دوستی کا اور رشتہ محبت کا پیدا کرون *

چوہے کا دل ان باتون سے نہایت ملایم ہوا اور اپنے سوراخ سے
باہر آیا ملاقات کرکے کہا ای عزیز تو نے میری جان کے
سوکھے درخت مین گویا میٹھا پانی دیا اور میرے دل کو نہایت
خوش کیا اب تو میرا یار جانی ہوا آ تجھ سے بغل گیر ہون دونون

آپس مین ملکر بہت خوش ہوئے ٬ چوہے نے مہمانی اُس کی تکلف سے کی جب کھاپی کے فارغ ہوئے تو یہہ اپنے بل مین آیا ٬ وہ اپنی جگہہ پر گیا ٬ پھر وے دونون یار دن کو آپس مین ہر روز ایک جگہہ ہوا کرتے اور چرنے چگنے کے لیئے ہر ایک طرف جایا کرتے پر رات کو ایک مقام مین رہا کرتے اگر کوا کچھہ اچھی چیز کھانے کی پاتا تو چوہے کے واسطے اکثر لاتا ٬ اِسی طرح اُس میدان مین اوقات بسری کیا کرتے *

بعد ایک مدت کے کوا کہنے لگا کہ یار ٬ اب تو کچھہ کھانے پینے کی چیزین اِس اطراف مین نہین ملتین جو ملتی بھی ہین تو بڑی محنت اور دوڑ سے ٬ مین اب یہہ چاہتا ہون کہ یہانسے دوسری جگہہ چلیئے اور وہان چلکر فراغت سے گذران کیجئیے ٬ ہر تک چوہے نے اُسے جواب دیا کہ سن یار ٬ بغیر دیکھے سنے دوسری جگہہ کیونکر جاوین ٬ اقتضاد انائی کا یہہ ہی کہ پہلے اپنے واسطے مکان تلاش کیجئیے جو خاطر خواہ جگہہ ملے تو قدیم مکان کو چھوڑ دیجئیے ٬ نہین تو اِسی جگہہ مین بھلی بری طرح سے دن کاٹیئے *

کوا بولا کہ ایک مکان میرا دیکھا ہوا ہی ٬ اُسی کو مین نے

ٹھہرایا ہی ٗ چوہے نے کہا وہ کہان ہی ٗ کوا کہنے لگا دنڈکارن ایک جنگل ہی ٗ اُس مین کاویری ندی اُترسے دکھن کو بہتی ہی ٗ منتھرک کچھوا میرا قدیم یار وہان بارا برس سے رہتا ہی ٗ وہان پہنچ کر جو غذا درکار ہوا کریگی سو اُس سے طلب کیا کرینگے ٗ یقین ہی کہ اُسکے وسیلے سے خدا ہم کو روزی پہنچایا کریگا تب چوہا بولا کہ اگر تمہارا ارادہ مصمم ہی کہ یہان کی سکونت سے ہاتھ اُٹھاؤ تو مین تنہا یہان کیون کر رہونگا ٗ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو ٗ اِس واسطے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ جس ملک مین خاوند بینا اور چرچا علم کا اور عاقل دور اندیش اور حاکم عادل و طبیب کامل اور دوست جانی نہ ہو وہان بود و باش اختیار نہ کیا چاہیے ٗ چنانچہ اسکے آگے میرا پرانا یار چترگریو کبوترون کا پادشاہ چلا گیا اور مین یہان اکیلا رہ گیا ٗ تس پیچھے تو میرا یار ہوا اب تین بھی یہان سے جایا چاہتا ہی ٗ پس ایسے تنہائی کے دن مین کیونکر کاٹونگا ٗ یار ٗ اگر تو جاتا ہی تو مجھے بھی اپنے ساتھ لے چل ٗ زاغ نے جب چوہے سے یہ احوال سنا تب آپس مین متفق ہوکر اُس ندی پر گئے ٗ کچھوا ان دونون کو

دور سے آتے دیکھہ کر بہت خوش ہوا آگے بڑھہ کر ملاقات کی اور خیر و عافیت پوچھی ' کوے نے بھی جواب دیا پچھوے نے کہا ' یہہ دوسرا تمھارے ساتھہ کون ہی ' زاغ بولا یہہ وہ چوہا ہی کہ جو میرے ہزار زبان ہو تا ہم اسکی تعریف نہ کر سکون اور نام اس کا ہرنک ہی ' پھر سنگ پشت دوبارہ گرم جوشی سے بغل گیر ہوا *

مثل ہی کہ بڑھا جوان لڑکا کوئی ہو جو اپنے گھر آوے تو اسکی تعظیم و تکریم کرنی ضرور ہی کیونکہ مہمان کی بزرگی ہر ایک متنفس کے نزدیک ثابت ہی اور یہہ کہاوت ہی کہ اگر چھوٹا آدمی بڑے کے گھر آوے تو اسکی بھی تواضع لازم ہی اور چترگریو کا تمام قصہ بھی کہہ سنایا تب کچھوے نے خوب سی ضیافت کی اور بعد کھلانے پلانے کے پوچھا کہ حضرت سلامت ' تم نے اپنی جگہہ کو کیون چھوڑا اور اس بڑے جنگل مین کیون آئے ' اس کا سبب بیان کیجئے ' چوہا کہنے لگا کہ سن اے ندی کے راجا ' چندر نام ایک پہاڑ ہی ' اُس کے نیچے ایک بستی بستی ہی ' اُس کا نام چنپاپور اکثر جوگی وہان رہتے ہین '

اُن مین سے ایک چوراکرن نام جوگی کے گھر مین مین اپنابل بناکر رہتا تھا ٭ وہ جوگی ہر روز اُس شہر مین بھیکھ مانگ کر کچا پکا اناج لایا کرتا ٭ کھاپی کر جو بچتا تو کوٹھری کے اُونچے طاق پر رکھتا اور مین اپنے بل سے سر نکال کر جھانکتا رہتا ٭ جب وہ سوتا تو مین سوراخ سے باہر آتا اور اُچھل کر طاق پر جا رہتا ٭ اچھی طرح خاطر جمع سے کھاتا اور باقی جو رہتا سو اُسے ضائع کرتا اور کہین نہ جاتا وہین اپنی زندگی بسر کیا کرتا

ایک دن چوراکرن جوگی لاٹھی ہاتھ مین لیکر میرے بل کے پاس آیا ٭ اُسکے منھہ کو کھٹکھٹانے لگا اُس وقت ایک بیناکرن نام دوست دار قدیم اُس کا اُسکے گھر آیا اور یہہ اُس کھٹکھٹانے کی فکر مین ایسا لگ رہا تھا کہ اُسکی طرف متوجہ نہوا تب وہ بولا کہ مین تمھاری ملاقات کے واسطے آیا ہون اور اختلاط کیا چاہتا ہون اور تم میرے ڈرانے کے لیئے ہاتھہ مین لکڑی لیئے بیٹھے ہو تب جوروچوراکرن کی یہہ صورت دیکھکر کہنے لگی کہ آج بیناکرن مدت کے بعد آیا ہی ٭ اُسکی تعظیم کر ٭ اُس کا احوال پوچھہ اور اپنی حقیقت اُس سے کہہ ٭ چوراکرن بولا میری یہہ حرکت بیجا نہین ٭ اِس بل مین ایک چوہا ہی جو چیز

کھانے کی طاق پر رکھتا ہون وہان وہ اُچھل کر جاتا ہی جو کھاتا ہی سو کھاتا ہی اور باقی کو رایگان کرتا ہی ۔ بیناکرن بولا کہ وہ جگہہ ذرا مجھے دیکھاؤ کہا دیکھو یہی ہی ۔ وہ طاق اُسنے دیکھہ کر کہا کہ یہہ اتنا اُونچا ہی کہ اِسپر بلی بھی زغند نہ مار سکے اور چوہے لی تو کیا تاب و طاقت کہ اِس طاق پر جست کرے ۔ یہہ ہرگز بے سبب نہین ۔ شاید اِسکے نیچے جہان وہ رہتا ہی کچھہ نہ کچھہ مال ہوگا ۔ یہہ قوت بغیر مال کے نہین ہوتی ۔ چنانچہ ایک بوڑھے بنئے کی جوان جورو نے اپنے خصم کے لگاتار کئی بوسے لئے یہہ حرکت اُسکی حکمت سے خالی نہ تھی ۔ چوراکرن نے پوچھا وہ بات کیونکر ہی ۔ بیناکرن کہنے لگا کہ ہندوستان کی کسی سرزمین مین ایک شہر ہی ۔ اُس مین چندرسین ایک بنیا بڑا دولتمند (کہ برس سو ایک کی عمر اُسکی تھی) رہتا تھا اور ایک نوجوان عورت کسو بنئے کی بیٹی بھی (کہ نام اُس کا کیلاوتی تھا) اُسی شہر مین رہتی تھی ۔ ایسی خوب صورت کہ اُسکے دیکھنے سے چاند و سورج بیتاب ہوتے اور بالون کی سیاہی سے اُسکے بھونرا شرمندہ ہوتا اور چشم نرگس شہلا اپنی سے خلقت کو فریفتہ کرتی اور جادو

فریب کمان ابرو اپنی سے لوگونکو دیوانہ بناتی اور اپنے دانتونکی چمک سے پادشاہی جواہرات کو جلا بخشتی *

یہہ بقال مال کی مستی سے اُسے اپنے نکاح مین لایا لیکن یہہ نہایت بوڑھا تھا اور وہ جوان نو خیز تھی ' اِس واسطے بوڑھے خاوند کی صحبت سے خوش نہ رہتی ' ایک دن اُس نے ایک جوان خوب صورت بقال بچے کو (جو نام اُس کا منوہر تھا) دیکھا ' دیکھتے ہی عاشق ہوگئی ' کہنے لگی کہ سن منوہر ' مین جوبن کے دریا مین ڈوبتی ہون میرا ہاتھہ پکڑ اپنے عشق کی کشتی مین اُٹھا سکتا ہی کہ نہین ' تعشق سے بولا کہ ہان مین بھی یہی چاہتا ہون کہ تم سے کسی طرح آشنائی پیدا کرون کیون کہ میرا دل بھی بہت دنون سے تمہاری محبت کی کمند مین گرفتار ہوا ہی *

جب منوہر اور کیلاوتی کا عشق غالب ہوا تب دونون خلوت مین آئے اور شہوت کی پیاس مواصلت کے پانی سے دونون کی بجھی ' اُسی ذوق شوق مین یونہین ایک مدت گذری ' ایک دن چندرسین بیوقت اپنے گھر مین آیا ' اُس وقت

منوہر اُس کے گھر مین تھا کیلاوتی نے دیکھا کہ اب میرا بھید ظاہر ہوتا ہی ٗ وہین چارپائی سے اُٹھکر اپنے گھر کی ڈہلیز تک دوڑی آئی اور اپنے خصم کے سر کے بال پکڑ پانچ چار چومے پیہم اُس کے منہہ کے لیئے اور ہاتھہ پکڑ کر ایک گوشے مین لے گئی ٗ منوہر اتنی فرصت مین اُس کے خاوند کی انکھہ بچا کر گھر سے باہر نکل گیا ٗ جب اِسنے دیکھا کہ وہ جا چکا تب اپنے شوہر کو دو چار لاتین مار کر کہنے لگی کہ ای بوڑھے خبیث ٗ شہوت نے مجھے اِتنی مدت مین اج نہایت بیکل کیا تھا سو تجھہ سے کچھہ بھی میرا مطلب حاصل نہ ہوا ٗ غصہ کر کے پلنگ پر آئی اور سر سے پاؤن لگ چادر تان کے سو رہی ٗ تب چورا کرن بولا چنانچہ جو منا جوان عورت کا بوڑھے کے منہہ کو بے علت نہین ٗ اِسی طرح زغندجوہے کی بے سبب نہین *

الغرض دونون جوگیون نے اپنی جیب سے سفید مٹی نکال کے زمین پر لکیرین نجومیون کی طرح کھینچ کر معلوم کیا کہ اِس چوہے کے سوراخ مین خواہ مخواہ مال ہی ٗ نہین تو اِتنی قوت چوہے مین کہان سے آئی ٗ جس کے پاس دولت ہی اُسی کو

بہت زور ہی *

* بخشی ہی مرد دولتمند خوب *

* مفلسون کا دل شکستہ ہی سدا *

* آدمی کی قدر و قیمت زر سے ہی *

* مرد جو بے مال ہو کس کام کا *

جوگیون نے کدالی سے اُس بل کو کھودا اور سارا ڈھیر روپیون کا وہان سے نکال لیا، وہ مال میرے بزرگون کا اور میرا جمع کیا ہوا تھا اُنھون نے وہ سب کا سب اپنے قبضے مین کر لیا مین نے دیکھا کہ جب میری ساری دولت اپنی کر لی تب تو مجھے کچھ تاب و طاقت نہ رہی، وہین مبہوت سا ہو گیا لیکن چند روز میری زندگی کے دن باقی تھے اِسواسطے جان عزیز قالب سے جدی نہ ہوئی، ای بادشاہ، ایک تو میرا مال گیا دوسرا جوگی طعنے مارنے لگے، اِس دکھہ اور بری باتون سے میرا دل جل بل کے خاک ہو گیا سو اِسی واسطے اپنی جاے جگہہ چھوڑ، اب آپ کے قدمون تلے آ پہنچا ہون، کچھوے نے پوچھا کہو یار، تم کو کیا بات زبون کہی تھی، کہا اگر یہہ مال کسی معتبر پاس ہوتا تو اِتنی

کفایت اور جز رسی نہ کرتا٬ بر حساب رہتا٬ یہہ چوہا سخت
نادان اور احمق تھا جس نے اپنے زور کو ظاہر کیا *
مثلاً بزرگ کہہ گئے ہین جو کسی کو مال مفت ہاتھ آوے یا
اپنے زور بازو سے کماوے اور وہ اُسے نہ کھاوے٬ نہ کھلاوے٬
نہ کسی کو دے٬ نہ دلاوے تو اُسکے جمع کرنے کی محنت ناحق
اُٹھاوے اور مفت کی اذیت پاوے اور عالم مین شوم بدبخت
کہلاوے٬ ہر دی فجر اُٹھہ اُسکا کوئی نام نہ لیوے٬ بلکہ اُسکے
نام پر نت اُٹھہ لوگ جوتیان مارین اور وہان کی زمین کو سبکے
سب بد کہین٬ ایسی ایسی گفتگو سے اور طعن تشنیع سے
مجھہ غریب کو ہر روز جلاتے تھے سو یہہ بری باتین مجھے
برداشت نہ ہوئین *
کچھوا بولا یار٬ تو اپنے دل کو رنجیدہ مت کر٬ جیسا وے
تجھے کہتے تھے کہ شوم کی موت اور حیات دونون برابر ہین٬
عقلمندون نے بھی ایسا ہی کہا ہی *
* کھانیکے واسطے زر ہیگا ای طفل خوشتر *
* رکھنیکو سنگ اور زر ہین دونون ہین برابر *

اے بھائی، خوب ہوا جو تمہارے ہاتھ سے مال جاتا رہا، نہین تو تمہین کوئی روپیون کے واسطے مار ڈالتا، باری شکر خدا کا تم سلامت رہے، مال بہتیرا پھر ہو رہیگا، جسکے یہان دولت جمع ہو اور وہ اُسکے موافق خرچ نہ کرے، یہی اُسکے درپیش آوے جو تیرے آگے آیا، جسنے کہا کیا تو بھی طعنے دیتا ہی جوگیون کی طرح، لیکن بدون مال کے آدمی ناچیز ہی اگر مالدار ناآشنا کسی کے گھر مہمانی مین جاوے تو لوگ اُسکی مدارات حد سے زیادہ کرین جو غریب مفلس دوستون کے یہان جاوے تو اُسے خاطر مین نہ لاوین، دولت بہت اچھی چیز ہی، مرد بے زر ہمیشہ رندی کا زیردست ہی، جب تک آدمی اپنا ہاتھ خرچ کی طرف سے نہ سمیٹے اور پیسون کی تھیلی پر مضبوط گانٹھہ نہ دیوے، ہرگز دولت نہین رہتی، اے عزیز، مین نے جو دیکھا کہ میرا مال واسباب ظالم بے بدبخت جوگیون کے جاتا رہا، گھر خالی ہو گیا، ہر کسی طرح وہین گذران کرنے لگا *

دنیا مین دولت کے برابر کوئی دوست نہین بمنزلہ مان باپ

سکے ہی بلکہ زیادہ کیون کہ وہ ہرطرح سے حاجت روا ہی یعنے بدون اُس کے دنیا مین کوئی کام انجام نہین پاتا مین نے اپنے دل مین کہا اب مجھے یہان رہنا صلاح نہین اور یہہ بات غیر سے کہنی بھی مناسب نہین جیسا کہ کہا ہی اگر عقلمند ہو اِن تین چیزون کوحتی المقدور چھپاوے ایک تو اپنے مال کا نقصان دوسرے زبونی اپنی عورت کی تیسرے دل کا دکھہ تم جو میرے دوست ہو اِس واسطے اپنا احوال کہا جب کو دنیے کی قوت نہ رہی ناچار اپنے قدیم مکان کو چھوڑ دیا اور جنگل مین گنگا کنارے رہنے لگا بارے مین نے خدا کا شکر کیا کہ بالفعل آپ کے دامن دولت کے سائے مین آ پہنچا ہون سچ ہی جو کہہ گئے ہین کہ دنیا زہر کا درخت ہی جس پر حق تعالی کا رحم ہوتا ہی اُسکو پانچ چیزین میسر ہوتی ہین اول ہر روز ترقی علم کی دوسرے بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات کی پانچوین محبت بھلے آدمی کی ای سنگ پشت مین بدبخت جوگیون کے ظلم سے دلگیر نہین ہوا ہون جو جان سلامت رہی اور تم سے مرلی کی ملاقات ہوئی

تو مال کیا بلا ہی سب شی مہیا ہو سکتی ہی ٭ دنیا کی دولت کا کچھ اِعتبار نہین کبھی آتی ہی کبھی جاتی ہی ٭ کچھہ ہوے نے کہا بھائی جو اپنے مال کی ذکواۃ دیوے تو اُسکے خزانے مین کمی نہین ہوتی اور کوئی اُس مین حرکت نہین کرسکتا جیسا کہ بزرگون نے کہا ہی جو کوئی پانی کو بند کرے اور اُس کے نکلنے کی تھوڑی بھی راہ نہ رکھے تو جمع ہو کر باندھ کیسا ہی مضبوط ہو توڑ کر کے سب پانی نکل جاوے ٭ مال کی بھی یہی حالت ہی جو کوئی محنت سے مال جمع کرے اور اُسے نہ کھاوے اور نہ کسو کو خدا کی راہ پر دیوے تو اُسکی قسمت مین یہی ہی کہ اُس کا مال اور کوئی کھاوے ٭

٭ آپ کھا اورون کو دے کچھہ ہاتھہ اپنے سے عزیز ٭
٭ واسطے اورونکے بھی کچھہ رکھہ لے ای صاحب تمیز ٭

ای دوست ٭ دولت مند شوم نگاہبان مال کا ہی ٭ نہ مالک اُسکا ہی بلکہ فقیر اُس سے ہزار درجے بہتر ہی کہ جو کچھہ تھوڑا بہت اُس کے ہاتھہ آوے سو بے تامل خرچ کرے رات کو بہ فراغت اپنے لڑکے بالون مین سووے اور کسی طرح کا غم و غصہ دل

مین نہ لاوے ؛ غنی اور بخیل کتنین ہر ایک رات کو مال و جان کا ڈر ہی رہتا ہی ؛ مبادا کوئی روپیون کی طمع سے جان نہ مار جاوے مگر تم نے کیا اُس گیدڑ کی ؛ حکایت نہین سنی چوہا بولا کہو تو یار ؛ اُسکا قصہ کیونکر ہی *

کچھوا کہنے لگا کہ کلیان پور نام ایک شہر ہی ؛ اُس مین ایک شخص حاکم تھا ؛ نام اُس کا برمان ؛ اتفاقاً ایک دن سوار ہو کر شکار کے واسطے کسو جنگل مین گیا ؛ جاتے ہی وہان ایک ہرن خوب صورت سا نظر آیا ؛ جلد گھوڑی سے اُتر کر اُس نے اُسے تیر مارا ؛ وہ اُس کے ہاتھ کا تیر کھاتے ہی تھرتھرا کر گرا ؛ اُس نے اُسکو اپنے کاندھے پر اُٹھایا اور گھوڑے کی طرف چلا ؛ وونہین ایک بڑا سا خوک اپنے سامہنے آتے دیکھا ؛ آہو تو اُس نے مارے حرص کے کاندھے سے زمین پر رکھہ دیا اور رنگ ایک سامہنے سے اُس کے کترا کر اور آنکھہ اُس کی بچا کر پیچھے اُسکے لگ لیا ؛ آخرش قابو پا کے اُسے بھی تیر سے مارا ؛ سو ور کو جب تیر لگا تو جھنجلا کر اپنے دانتون سے اُس کو بھی مار رکھا اور آپ بھی وہان مر رہا ؛

غرض پرمان شکاری ہرن اور خوک تینون ایک ہی جگھہ پر مرکررہ گئے *

گھڑی دو ایک کے پیچھے اُسی میدان مین ارتھلوبھی نام ایک گیدڑ وہان آپہنچا خوشی بہت سی کی اور خدا کا شکر بجالایا اور کہا ایسی غذای لطیف مجھے کبھی میسر نہین ہوئی تھی جیسی آج ہوئی اب چندروزا اچھی طرح فراغت سے کھاؤنگا اور کبابون کے واسطے اچھا اچھا گوشت سکھاکر رکھونگا خیر وہ حریص یہہ خیال اپنے دل مین باندھ کے پہلے کمان کے چلے کو لگا چبانے کمان تو چڑھی ہوئی تھی جب زہ کٹ گئی تب کمان کا گوشہ ایسا زور سے سینے مین اُس لالچی کے لگا کہ پانی نہ مانگا جب اُس حریص نے وہ شکار نہ کھایا اور اُسے ذخیرہ کرر کھا اور کمان کی زہ چبانے لگا یہی اُسکی قسمت کا بدا تھا جو اُس کے آگے آیا جو کوئی زر پیدا کرے لازم ہی کہ اُس مین سے کچھ کھاوے کچھ رکھے کچھ خدا کی راہ مین دیوے سو تو تو نے نہ کیا منفعت برباد دیا اب اُسکا افسوس بھی مت کر جو ہوا سو ہوا بھائی بات یہی ہی جو تو کہتا ہی پھر باخے نے کہا ای یار اگر

مال کے واسطے کرتھیگا تو اُس کرتھن سے تصدیع اُٹھاویگا اور اُسی کوفت مین مرجاویگا اور لوگ ٹھٹھے مار کر یہہ کہینگے کہ کیا عقلمند تھا جسنے مال کے لیئے اپنے تئین ہلاک کیا اگر جان سلامت ہی تو مال بہتیرا ہو رہیگا *

باخا پھر کہنے لگا ای چوہے جو گیدڑ اتنا گوشت کھاتا تو اُسکی نوبت یہان لگ نہ پہنچتی حاصل یہہ ہی جو تو نے مال نہ کھایا تو غم بھی نہ کھا کیونکہ کہا ہی جب ہاتھہ پاؤن کے ناخون اور دانت اور سر کے بال اپنی جگہہ سے جدے ہوئے تو محض ناچیز ہیں جو زر کے واسطے غمناک رہیگا تو گوشت تیرا گل جائیگا اور ہڈیان چونہ ہو جاوینگی خدا کی بندگی مین اتنا متوجہ رہ کہ دنیا تیری لونڈی ہو رہے دیکھا نہین جب عورت کو پیٹ رہتا ہی لڑکا ہونیکے آگے خوراک اُسکی حق تعالی اُسکی مان کی چھاتیون مین پیدا کرتا ہی ہمارا تمہارا روزی کا دینے والا وہی داتا ہی ای یار اِس مکان کو اپنا گھر جان اور تو میرے پاس رہ جب اِتنی فروتنی لگھہ پتنک کوے نے سنی تو زبان اپنی کچھوے کی تعریف مین کھولی اور کہا اگر ہاتھی ندی کی

دلدل مین پھنسے تو ہاتھی سوا کوئی اُسے نہین نکال سکتا ہی ۔ اُسی طرح اِس عالی خاندان چوہے پر جواب ایسا برا وقت پڑا ہی ۔ تجھہ لگ آ پہنچا کہ تم بھی برتے گھرانے سے ہو ۔ بعد اِس گفتگو کے چوہے کوے اور کچھوے مین دوستی دلی ہوئی اور تینون ایک جگہہ مین رہنے لگے ۔ ایک دن دیکھتے کیا ہین کہ چترلگہہ نام ایک ہرن انکی طرف بھاگا چلا آتا ہی ۔ اُسکو دیکھہ کر تینون یار بھاگے ۔ باخاندی مین جارہا ۔ چوہا بل مین گھس گیا ۔ اور کوا درخت پر اُڑ گیا ۔ اور چارون طرف آنکھہ اُٹھا کے دیکھا جو ہرن کے پیچھے کوئی نہین آتا ۔ خیر جب وہ اُن کی جگہہ مین پہنچا تب کوا بولا ۔ کوے کے بولتے ہی تینون یار آ اِکتھے ہوئے ۔ اُن مین سے باخنے نے آہو سے پوچھا تیری پیچھے تو کوئی نہین تائین کس واسطے اِتنا ہربرا کر دوڑا آیا خیر تو ہی ۔ وہ بولا کہ مین شکاریون کے ڈر سے ایسا گھبرا کے بھاگا آیا ہون اور اب اپنا یہہ ارادہ ہی کہ اِس باقی عمر کو تمہاری رفاقت مین کاتون ۔ کچھوے نے چوہے کی طرف دیکھا چوہے نے کہا ۔ اب جو تو ڈر کر یہان

آیا ہی ، خاطر جمع رکھہ دل مین کچھہ اندیشہ نکر ، تئین ہمارا ساتھی ہوا ، ای یارو ، ہرن اور ہم آپس مین شریک نیک و بد کے ہوئے ، یہہ بات سن گروہ بہت خوش ہوا اور درخت کے تلے نزدیک یارون کے بیٹھا ، کچھوے نے اُس سے پوچھا ، یار ، شکاری کون ہی ، اور اُنہین تو نے کہان دیکھا ہی ، یہہ بولا راجا کے بیتے حاکم ملک کنتک کے اپنے لشکر سمیت کنارے بھاگ رتھی ندی کے آ اُترے ہین ، مین نے یون سنا ہی کہ وے کل اِس جھیل مین مچھلیون کا شکار کھیلینگے ، یہہ سنتے ہی باخے کے دل مین شکاریون کا ڈر بیٹھا ہوا ، وہ کہنے لگا جو مین آج اِس جھیل مین رہونگا تو کل بھوکھہ کی آگ مین جلونگا ، یعنے وے مچھلیان پکڑینگے مین بھوکھا مرونگا ، بہتر یہہ ہی مین کسوا ور تالاب مین جاؤن ، کونے اور آہو نے کہا بہت اچھا *

ہرنک چوہا متامل ہو کر بولا کہ باخے کو خوشکی مین چلنا مشکل ہی جو تری کی راہ ملے تو سلامت پہنچیے ، جیسا کہ کہا ہی پانی کے رہنے والونکو پانی کی قوت ہی اور آدمیون کو پناکوٹ سے ہی

یارو، جو اس کو زمین پر چلنے دوگے، چنانچہ بقال اپنے کئے سے پشیمان ہوا تھا، تم بھی اپنے کئیے کی ندامت کھنچوگے،

یارون نے پوچھا وہ قصہ بنئے کا کیون کر تھا، جو ہا بولا، شہر قنوج مین بیرسین نام ایک راجا تھا، اُس نے اپنے نام کا ایک شہر بسایا اور نام اُس کا بیرپور رکھا، اُس شہر کی حکومت تنکبیر نام ایک اُس کا ملازم تھا اُسے دی، ایک مہینے کے پیچھے وہ شہر دیکھنے کو نکلا، ایک بقال کی بیٹی نوجبنا نام اپنے کوٹھے پر کھڑی تھی، اُسے دیکھا وونہین اُس کی زلف ناگن نے اُس کو ڈسا، گھوڑے سے زمین پر گرا اور بے ہوش ہوگیا* لوگون نے پالکی مین ڈال اُس کے گھر پر لا پہنچایا،

دائی نے پوچھا ای فرزند، تجھے کیا ہوا، کہا میری نظر ایک نازنین پر پڑی ہی، مین نہین جانتا وہ پری تھی یا آدمی، اُس کے گاہن کا کانٹا میری آنکھ مین چبھ گیا، اُسی درد سے مین بیقرار ہون، دائی نے معلوم کیا کہ یہہ لڑکا نوجبنا کے حسن کے تیر سے زخمی ہوا ہی، وہ اِس فکر مین ہوئی کہ اِس کا اور اُس کا کسی طرح ملاپ ہو، کسی بہانے سے نوجبنا کے یہان آکر

دیکھتی کیا ہی کہ اُس کے جمال کی کٹاری کی ماری ہوئی یہہ
بھی ایسی لوٹ پوٹ ہو رہی ہی جو ہلانے کی طاقت نہین رکھتے
آہستے آہستے اُسکے کان مین کہا ای نوجوبنا تیرے واسطے
میرا تنکبیر روتا ہی اور مدہوش پڑا ہی اگر تجھہ سے اُس کی
دستگیری ایک بوسے سے ہوسکے اور سپچیت کرے تو
مین تجھے سوتے کا ٹکا دون نوجوبنا بولی ای نادان دائی یہہ
سودا اور دوکان سے جاکر خرید کر دائی نے پھر عذر کیا کہ پھول
میرا تیری محبت کے آفتاب سے مرجھایا ہی جو تیرے ہی
جمال کا سایہ پڑے تو تر و تازہ ہووے نوجوبنا بولی ای دائی
اِس میرے باغ کا نگہبان میرا خاوند ہی یہہ اُسکے منہہ کی بات
سن کر دائی چپ کے پھر آئی تب تنکبیر دیکھہ کر کہنے لگا ای
دائی گلفچہ زدی حلوا کو یعنے محنت کی مزدوری کہان دائی نے
کہا مین اپنے کام کو پختہ کر آئی ہون لیکن چند روز صبر کیا چاہیے
وہ اپنے شوہر سے ڈرتی ہی اُسکا مین ایک علاج کرتی ہون جو
اُسکا خاوند از خود تمہارے پاس لا پہنچاوے سن لڑکے
کام حکمت اور عقل سے نکلتا اور زبردستی سے ہرگز نہین بن پڑتا

ہی کیا تو نے قصہ گیدڑوں کا نہین سنا کہ عقل کے زور سے جیتے ہی ہاتھی کو کھا گئے *

تناہیر نے کہا وہ قصہ کیونکر ہی ؑ دائی بولی یون کہتے ہین کہ ڈنڈکارن نام ایک جنگل ہی اُس مین ڈھول تنک نام ایک مست ہاتھی تھا ؑ گیدڑ اِس فکر مین ہوے کہ کسی طرح دو تین مہینے تک اِسکا گوشت کھاوین ؑ اُن مین ایک آتما نام گیدڑ تھا ؑ اُسنے کہا یارو ؑ اِس ہاتھی کو مین دانائی کی زنجیر سے باندھہ کر حکمت کے تیرون سے مارونگا ؑ یہہ کہہ کر جلد چلا جب ہاتھی کے پاس پہنچا ؑ سلام کرکے ادب سے تفاوت کھڑا ہوا ؑ اُس نے پوچھا تو کون ہی کہان سے آیا ؑ بولا مجھے سب جانورونکے اور گیدڑونکے راجاؤن نے تمھاری خدمت مین بھیجا ہی اور یہہ پیغام دیا ہی کہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ تمھین اِس جنگل کا بادشاہ کرین ؑ اگر قبول ہو تو آپ اِس مین ایک دم توقف نہ کیجئے جلد چلئے ؑ دونون بادشاہ سارے جانورون سمیت تمھارے منتظر ہین ؑ ہاتھی مارے خوشی کے جلد جلد چلا گیدڑ فریبی جھیل کی راہ سے (جس مین چور بالو تھی) لیچلا ؑ وہ تو ہلکا تھا دبے

پاؤن جو بیل کے پار جا کھڑا ہوا اور اُسکو بلانے لگا کہ ناک لی سیدھ چلے آؤ پانی بہت تھوڑا ہی ہاتھی بوجھال تھا پاؤن رکھتے ہی دلدل مین پھنس گیا کہا یار کیا کیا چاہئے گیدڑ بولا کہ میری دم پکڑلے تو مین تجھے ندی سے نکال لون اُسنے کہا ای نادان تیرے زور سے مین کیونکر نکلونکا تب گیدڑ بولا اگر تم کہو تو مین اپنی قوم کو بلا لاؤن جو تمھین اِس دلدل سے کھینچ نکالے *

ہاتھی اُس چہلے مین پھنسنے سے ایسا عاجز ہو کے ہاتھ پاؤن مارتا تھا کہ جیسے کوئی دریا مین بہتے ہوئے بہتا تنکا دیکھکر ہاتھ برھاوے کہ شاید اِسی کے آسرے سے بچ جاؤن پر اُسکو وہ تنکا ناچیز کیا فائدہ کرے مارے بدحواسی کے کہنے لگا کہ اچھا تو جا اپنے یارونکو بلا لاکہ وے تجھے اِس مصیبت سے چھڑاوین گیدڑ دوڑا اور اپنی تمام برادری کو بلا لایا اور آپ اُس کے سامھنے آکھڑا ہوا اور وے پیچھے سے ہاتھی کا گوشت کاٹ کاٹ کھانے لگے تب ہاتھی نے کہا *

* باغ دل مین تونے میرے تخم اُلفت بو دیا *

* آخرش تو نے کیا وہی ترے دل مین جو تھا *

* دل مرا لیکر ہوا افسوس ظالم سنگ دل *

* تھا ترے دل مین یہہ کب مین جانتا تھا دل جلا *

پھر دائی نے کہا ای تنکبیر، تو نے دیکھا کہ اپنی عقل کے زور سے گیدڑ نے ہاتھی کا کام تمام کیا، کیا مجھہ سے اتنا بھی نہ ہوگا کہ مین اپنی عقل کی رسائی سے تیرا کام بخوبی انجام دون، وہ کون سا کام ہی جو عقل سے نہین ہو سکتا، تنکبیر نے کہا ای دائی، میرے دل کی شاہین نوجوبنا کے مرغ حسن کے درپی ہی، اِس سبب سے نہ چہرے پر رنگ ہی نہ دل مین قرار، آخرش دائی تنکبیر کے کان مین کچھہ ایسی باتین کرکے اپنے گھر چلی گئی کہ جس سے طالب اپنے مطلب کو پہنچے تب تنکبیر نے نوجوبنا کے خاوند کو بلا کر نوکر رکھا اور بہت سا سرفراز کیا اور اچھے اچھے کام اُس کو سونپے *

ایک دن تنکبیر نے اُس سے کہا کہ ای یار* مین نے آج رات کو ایک خواب دیکھا ہی کہ ایک عورت شیر پر سوار ہی اور مجھہ سے کہتی ہی کہ اگر تو ایک مہینے تک ہر روز

ایک عورت کو اپنے گھر بلوا وے اور تاش بادلا پہناوے اور پٹکا اپنے گلے مین ڈال کر اُس کے پاؤن پڑے اور رخصت کر دیا کرے تو تیری عمر و دولت دن بدن بڑھے گی اور جو عورت تیرے پاس سے زری پوش ہو کر جاویگی اُس کے بیٹا بے شبہہ پیدا ہووے اور اُسکے خاوند کی عمر دراز اگر یہہ کام مجھ سے نہ ہو سکیگا تو شوہر نوجوبنا کا (جو تیرے پاس رہتا ہی) مرجائگا اور اُسکے بعد تو بھی نہ بچیگا، بھلا کہہ تو اب کیا کیا چاہئیے، اُس بقال نے کہا جو کچھ حکم ہو موافق اُس کے کرون، تنبیر نے کہا کہ عورت لانا تمہارا کام ہی اور تاش بادلہ پہنانا میرا ذمہ *

جب رات ہوئی، بقال نے ایک رنڈی اُس کے یہان لا پہنچائی، اُسے وہ اپنی خلوت مین لیگیا تب بنیا چھپ کر دیکھنے لگا کہ دیکھون تو اِس عورت پر وہ ہاتھہ ڈالتا ہی کہ نہین، دیکھا کہ اُس نے ایک جوڑا زری کا پہنا کر پٹکا اپنے گلے مین ڈال اُس کے پاؤن پر رخصت کیا، بقال نے یہہ سب احوال دیکھہ کر اپنے دل مین کہا کہ تنبیر بڑا بیوقوف

ہی جو اِتنا لباس زربفت کا مفت اِسے دیا، جب بقال اور وہ عورت دونو باہر آئے، اُس نے عورت کو کہا کہ آدھے کپڑے اِس مین سے مجھے دے، وہ بولی مجھے تو تنبیر نے دئے ہین تجھے کیون دون، غرض وے دونون آپس مین یہان تک جھگڑے کہ کپڑے عورت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور آدھی داڑھی بقال کی اُس عورت نے کھسوٹ لی، تنبیر کو جو یہہ خبر پہنچی تو بہت ہنسا اور جانا کہ آج کل مطلب میرا حاصل ہوگا *

بقال نے اپنی جورو سے سب احوال مفصل رات کا کہا، اُسنے جواب دیا کہ تو کسو اوچھی کم ظرف کو لیگیا ہوگا اگر کسی معتبر کو لیجاتا تو ایسا فضیحت نہ ہوتا، دوسری رات ایک عمدہ رنڈی کو لیگیا، تنبیر نے ویساہی سلوک اُسکے ساتھ بھی کیا جیسا پہلی کے ساتھ کیا تھا *

بقال یہہ دیکھکر اپنے دل مین حسرت کرنے لگا، تیسرے دن اپنی عورت سے کہا ای نوجوانا، اِتنی دولت بے فائدہ جاتی ہی، اگر ایک رات تو میرے ساتھ چلے تو سب دولت تیرے

ہاتھ آوے، وہ بولی کہ مین نامحرم مرد کے گھر کیونکر جاؤن، بقال کو اپنی عورت پر نہایت اعتماد ہوا اور کہنے لگا کہ تنکبیر پہنچتے ہی لباس زری کا دیتا ہی اور پاؤن پڑ کے رخصت کرتا ہی، نوجوبنا نے کہا، جو عورت اپنے خاوند کے حکم مین نہ ہو، قیامت کے دن اُسکو عذاب مین گرفتار کرینگے، مین تیری رضامندی چاہتی ہون، جو کچھ کہیگا بسر و چشم قبول کرونگی، بقال نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا رحمت خدا کی تیرے مان باپ پر *

جب آفتاب سیاح آسمان کے میدان کو طی کرکے مغرب کے گوشے مین پہنچا تخمینا پہر رات گئی ہوگی جو بنیا کم عقل بدستور سابق اپنی جورو کو بھی دولت کی طمع سے تنکبیر کے پاس لیگیا، وہ اُسے دیکھتے ہی باغ باغ ہوکر اپنے خلوت خانے مین لایا اور کہنے لگا ای نوجوبنان، تیرے کافر عشق کے لشکر نے میرے ملک دل کو خراب کیا تھا، تیرے آنے سے بارے آباد ہوا، بنیا (جو وہان چھپا ہوا کھڑا تھا) اِس بات کے سنتے ہی شرمندہ ہوا اپنا سر پیٹتے گھر کی راہ لی *

ای یارو، اگر کچھ ہوا خشکی کی راہ چلیگا تو جیسا بقال اپنے

لئے سے پشیمان ہوا تھا، یہہ بھی ہوگا کچھوے کا دل ہرن کے خبر دینے سے شکاریون کے ڈر کے مارے تو گھبرا ہی رہا تھا چوہے کے کہنے پر عمل نہ کیا، ہرن اور کوے کی صلاح سے معا تالاب کو چھوڑ چل نکلا، کوے چوہے اور ہرن کو بھی اُس کے ساتھ جانا ضرور پڑا کچھوے کے پیچھے لگ چلے بہ ہزار خرابی کوس بھر گئے ہونگے، چاہا کسی درخت کی چھاؤن مین ٹھہرین، یکایک دیکھتے کیا ہین کہ ایک مرد شکاری تیر کمان لئے چلا آتا ہی، ہر ایک یار نے اپنی اپنی راہ پکڑی، کوا تو درخت پر جا بیٹھا اور چوہا کسی بل مین گھس گیا اور ہرن جنگل کی طرف بھاگ گیا کچھوا تری کا جانور تھا خشکی مین بھاگ نہ سکا وہین رہگیا تب شکاری نے اُسے پکڑ کر چارون ہاتھ پاؤن باندھ کمان کے گوشے مین لٹکا اپنے گھر کی راہ لی جب تینون یارون نے دیکھا کہ کچھوا پکڑ آگیا، وے رونے لگے چوہا بولا ای بھائیو، مین تم سے نہ کہتا تھا کہ کچھوا اگر خشکی سے جائیگا تو نہایت رنج اُٹھائیگا، اب یہہ تمہاری آہ وزاری کچھ کام نہین کرتی، اب ایسی تدبیر کرو جس سے کچھوے

گی مخلصی ہووے کوے اور ہرن نے کہا ای ہرنک ' بغیر تیری عقل و تدبیر کے اِس کا چھٹکارا معلوم ' چوہا بولا ای ہرن ' یہان سے آگو چل کر جہان کہین پانی کا ڈہرا نظر آوے تو لنگڑا کر کھڑا رہنا جب وہ تیرانداز نزدیک آوے تو آستے آستے لنگڑاتا ہوا بھاگیو ' ہرن نے وہی کیا جب وہ مرد کچھوے سمیت پانی کے کنارے پہنچا ' دیکھا کہ ہرن لنگڑاتا جاتا ہی کچھوے کا وزن بھاری تھا اُسکو زمین پر رکھ دیا اور ہرن کے پیچھے چلا جب قریب ایک تیر کے فاصلے پر گیا ' چوہے نے پیچھے سے کچھوے کی پھانسی کاٹ کر ہرن کو پکارا اور کہا ای ہرن ' کچھوا صحیح سلامت پانی مین آ پہنچا تو بھی جنگل کو بھاگ جا ' وہ یہہ بات سنتے ہی بھاگا ' جس وقت وہ تیرانداز ہرن کے پیچھے سے پھر آیا دیکھتا کیا ہی کہ کچھوا نہین ' پشیمان ہو کر بولا کہ بزرگ یون کہہ گئے ہین جو کوئی آدھی کو چھوڑ ساری کو دھاوے وہ آدھی بھی ہاتھ نہ آوے اگر مین ہرن کے پیچھے نہ جاتا تو کچھوا میرے ہاتھ سے نہ جاتا شکاری افسوس کرتا چلا گیا تب اُن چارون یارون نے ایکٹھے

ہو کر خوشی کی اور کہا یہہ مکان ہم کو سزا وار ہی اِسی جگہہ ہم رہینگے ' چوہا کوا ہرن کچھوا چارون اُسی جگہہ گھر بنا کر رہنے لگے *

جب برہمن نے بات متر لابھہ کی تمام کی راجا کے بیٹون کو کمال خوشی ہوئی اور کہنے لگے کہ محبت و دوستی کرنی ایسا فائدہ رکھتی ہی مہاراج ' اِس قصے کے سننے سے ہم کو نصیحت و فائدہ ہوا ' پھر دوستون کی جدائی کا احوال بشن سرما پنڈت راجا کے بیٹون سے کہنے لگا کہ ایک باگھہ اور بیال سے آپس مین دوستی تھی ' گیدڑون نے اپنی دانائی اور عقل کے زور سے اُن کے بیچ مین جدائی ڈال دی ' راجا کے لڑکون نے کہا کیونکر ' پنڈت بولا کہ چندرپور نام ایک شہر تھا ' اُس مین ایک مالدار بنیا بھاگ بھرتا نام رہتا تھا جب کسی بڑے دولتمند کو دیکھتا تو اپنے تئین فقیر جانکر دل مین یہہ بات ٹھہراتا کہ تجارت کو جایا چاہئے تا کہ مال زیادہ ہووے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہی کہ مجہول آدمی کے ہاتھہ دولت نہین لگتی اور دنیا ایسی جگہہ ہی کہ اگر مال کمینے اور کم ذات کے پاس ہووے تو سب لوگ اُسکی تعظیم کرتے

ہمین یہہ سوچ کر دو بیل خرید لایا ایک کا نام سنجوگت اور دوسرے کا نندوک رکھا موتی لعل ہیرا اپنا اور کچھ زری باف خرجیون مین بھر بیلون پر لاد کر کشمیر کی راہ لی تخمیناً بیس ایک منزل گیا ہوگا کہ سنجوگ کا ایک گڑھے مین پاؤن پڑتے ہی ایسی ضرب آئی کہ چلنے سے باز رہا تب بنیا متفکر ہو کر کہنے لگا کہ یہہ عبث کا دیوانپن ہی جو کوئی مال کے جمع کرنے کے واسطے کہین جاوے کیونکہ جو کچھ خدا نے قسمت مین لکھا ہی جہان رہے مل رہتا ہی پھر یہہ فکر کرنے لگا کہ اس اسباب کو کس طرح لیجاوے اسی تردد مین دو تین روز اسی جنگل مین رہا *

اتفاقاً ایک قافلہ سوداگرون کا مال بیچ کر بیلونکو خالی لئے ہوئے وہان آنکلا بنیا اُن تاجرون کو دیکھکر اُن کے پاؤن پڑنے لگا اور اپنا احوال کہنے سوداگرون نے اُسکی بیکسی پر رحم کھاکر ایک بیل حوالے کیا اُسنے اُس لنگڑے بیل کو وہین چھوڑا اور جو بیل قافلے سے لیا تھا اُس پر خرجی لادکر اپنی منزل مقصود کی راہ لی اور سنجوگ دو تین مہینے تک نہ آگے ناتھ نہ پیچھے

پگھا ایسی گھاس اُس جنگل کی کہ کسی جانور نے آنکھون نہ دیکھی ہوگی، چر چگ کر سند آ بن گیا *

ایک روز ندی کے کنارے وہ چرتا تھا کہ پنگل نام ایک شیر (جو اُس جنگل کی پادشاہت کرتا تھا) پانی پینے کے لئے آ نکلا بیل اُس شیر کو دیکھہ کر مارے مستی کے کھور و کرنے اور سینگون سے زمین کھودنے لگا اور جیسا بادل گرجتا ہی ویسا ہی ڈکارنے شیر نے جو اُسے اِس طرح دیکھا تو اُسکے ڈر کے مارے بھاگ کر اپنی گھر مین جا گھسا اور جی مین کہنے لگا کہ آج خدا نے میری جان بچائی، کئی برس سے مین اِس جنگل کی پادشاہت کرتا ہون لیکن ایسی بلا اور ایسا مہیب جانور مین نے آج لگ نہین دیکھا *

اِسی فکر مین تھا کہ دو گید ڑ دوتک و کرتک نام (جو شیر کے وزیر تھے اور اُس نے اُن کی کچھہ تقصیر پا کر نکلوا دیا تھا) آس پاس اُس کے لگے رہتے تھے شیر کے پانی نہ پینے کی کیفیت اور اُس کی سراسیمگی کو معلوم کر کے آپس مین کہنے لگے کہ آج کیا ہی کہ شیر نے پانی نہ پیا پیاسا ہی جلد چلا آیا

اور نہایت غمگین ہو رہی ہی چل کر مجرا کیجئے اور سبب پریشانی کا پوچھئے کہ آپ متفکر کیون ہین اِس مین وہ خوش ہوگا غالب ہی کہ سرفراز بھی کریگا ٭ کرتک نے کہا کہ بھائی ٭ اُسنے ایک مدت ہوئی کہ ہمکو اپنی خدمت سے معزول کیا ہی ٭ ہمین کیا غرض جو اُسکے پاس جاوین ٭ وہ جانے اُسکا کام جس روز سے کہ ہم اُس سے جدا ہوئے ہین خدا ہم کو بے غل و غش روزی پہنچاتا ہی ٭ اُسکا شکر بجالاتے ہین سنو یار *

جو خوب دیکھا تو بندگی خالق ہی کی خوب ہی اورکی اطاعت کرنی اچھی نہین ٭ اِس واسطے بادشاہ کی نوکری کرنے کو ہمارا جی نہین چاہتا اور جو شخص کسو کی حاجت روانہ کرسکے تو اُسکی چاکری کرنی حماقت ہی ٭ کیونکہ خسرو دل ہمارا جسم کے ملک مین آپ پادشاہت کرتا ہو اُسکو کیا ضرور ہی کہ غیر کا فرمان بردار ہو اگر کسی نوع کی کچھ احتیاج رکھتا ہو تو مضایقہ نہین ٭ ای یار ٭ نوکری مین کچھ اختیار اپنا باقی نہین رہتا ٭ چنانچہ جاڑا گرمی برسات بھوکھ پیاس زمین پر سونا جنگل

جنگل پھرنا یہہ سب اپنے پر اُٹھانا ضرور پڑتا ہی اگر ایسی محنت خدا کی بندگی مین کوئی کرے تو فرشتے سے بھی فوقیت لیجاوے اور دوسرے کی تابعداری مین جینا مرنے سے بدتر ہی کیون کہ جب کوئی کسی کا نوکر ہو اور وہ کہے کہ تو فلانے مکان کو جا گو کہ ہر ایک منزل اُس کی دشوار پر خطر ہو اور وہان جاتے ہی مارا جاوے تو بھی خواہ مخواہ جانا ہی بنے *

دوتک نے کہا ای بھائی جب لگ کہ کوئی کسی کی خدمت نہین کرتا تب لگ بڑے مرتبے کو نہین پہنچتا اور ہاتھی گھوڑے دولت دنیا نہین پاتا صاحب جاہ و حشم نہین ہوتا ہم نے ایک مدت تک اُس کا نمک کھایا ہی ضرور ہی کہ ہم اُسکے پاس جاوین اور اُس کا احوال پوچھین کرتک نے کہا کہ مین یہہ صلاح نہین دیتا کہ تو شیر کے پاس بے بلائے جاوے اور اُس کے بے پوچھے کچھ بات کہے کیون کہ اب اُس کام کا عہدہ (کہ جس پر ہم تھے) اورون کے ہاتھ مین ہی جو کوئی ہاتھ ڈالے تو اُس کی وہ حالت ہو جیسی بندر کی ہوئی *

دوتک بولا کہ اُس کا قصہ کیون کر ہی کرتک نے

کہا، یون کہتے ہین کہ کسی ولایت مین مدن دھرم نام ایک
جنگل ہی، اُس مین ایک برہی لٹھا آرے سے چیرتا تھا جب
آرا اٹکنے لگتا تو دو رکی پچر اُکھیر کر نزدیک لاگاتا، برہی کی یہہ
حرکات کسی درخت پر بیٹھا ہوا بندر دیکھتا تھا جو اِتنے مین اُس
برہی کو پیاس لگی پانی پینے کو کسی تالاب پر گیا، بندر درخت
سے اُتر کے اُس لکڑی پر آ بیٹھا اور جسطرح برہی کو پچر اُکھیر
نے دیکھا تھا یہہ بھی اُکھیرنے لگا جو نہین پچر اُکھڑی وو نہین
اُس کے فوتے بہادری کے درز مین پھس کر پس گئے اور
فی الفور وہ مرگیا کیونکہ بندر کا کام نجاری نہین، مثل مشہور
ہی کہ جسکا کام اُسی کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے جو
غیر کے کام مین دخیل ہوگا تو ایسا ہی برا دن اُس کے آگے
آویگا پھر کہا کہ ای یار، اِن دنون مین شیر کے پاس بہت
سے مصاحب ہین، تیرے جانے سے وے کب خوش
ہونگے بلکہ تیری فکر مین رہینگے *

دوتک نے کہا بھائی، شیر ہمارا قدیم خاوند تھا اور ہم اُس کے
خدمتگارون مین تھے پس ہم کو اور تم کو لازم ہی کہ اُس کے

پاس ایسے وقت مین جاوین اور جو کچھ ہم سے ہو سکے اُس مین قصور نہ کرین ٭ تب کرتک بولا ای یار ٭ جو کوئی اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کے کام مین دخیل ہو تو ویسا ہی انعام وہ پاوے جیسا شام بھگت گدھے نے اپنے خاوند سے پایا ٭ دوتک بولا وہ کیونکر ہی ٭ کرتک نے کہا *

یون سنا ہی کہ گنگا کے کنارے بنارس نامے کوئی شہر ہی ٭ وہان ایک نوجوان دھوبی کنجو نام بڑا دولتمند رہتا تھا ٭ ایک شب وہ اپنی جورو کے ساتھ غافل سوتا تھا کہ اُسکے گھر مین چور آئے ٭ شام بھگت گدھا انگن مین بندھا تھا اور اُسکی بغل مین کنست نام کتا بیٹھا ہوا تھا ٭ گدھے نے کہا ای کتے گھر مین خاوند کے چور آئے ہمین تو ذرا بھونک جو گھر کا مالک جاگے ٭ کتا بولا ای گدھے ٭ میرے کام مین دخل مت کر ٭ تو کیا جانے ٭ اِس دھوبی کے گھر مین میری قدر کچھ نہین جب لگ اِسکا نقصان نہوگا تب لگ میری قدر نہ جانیگا ٭ گدھے نے کہا ای کتے ٭ جو کوئی اپنے صاحب کی بندگی مین قصور کرے تو وہ مطعون خلائق ہوتا ہی ٭ کتا بولا او گدھے ٭ اگر تو میرے عہدے مین ہاتھ ڈالیگا تو

تجھہ پر میرا صبر پڑیگا *

اُسنے اُسکی بات نہ مانی اور جلدی سے اپنے ہاتھہ پاؤن کے
چھاند باندھہ تو ڑ تا ڑ جہان دھوبی اپنی جورو کے ساتھہ سوتا تھا '
وہان جا کر رینکنے لگا ' وہ جو کبھی نیند سے چونکا تو مارے غصے کے
ایک سونٹا لیکر اُسے خوب سا پیٹ ڈالا ' جو کتے کی بات نہ مانی
تو اُسکے صبر مین گرفتار ہوا ' دونک بولا ای کرتک ' سچ ہی
جو کوئی دوسرے کے کام مین دخل کرے تو اُسکی یہی سزا ہی
لیکن تو جانتا ہی کہ جب ہم شیر کے پیچھے پیچھے پھرتے تھے '
جو کچھہ اُس کا جھوٹھا پاتے تھے کھاتے تھے اور بڑون کے
پاس رہنے سے کئی کام نکلتے ہین ' پہلے دوستون کا بھلا ہوتا
ہی پھر دشمنون کا برا اور جو اُسکے ساتھہ رہتے ہین اُن کی
پرورش بہ خوبی تمام ہوتی ہی *

اکرتک نے کہا کہ ای دونک ' ہر سو نے یہہ شیر ہم سے آزردہ
ہی اور اُسنے اپنے در دولت سے نکال دیا ہی مجھے تجھے
کچھہ اُس سے اب علاقہ نہین اگر بے بلائے اُسکے تو جاویگا اور
بے پوچھے کچھہ کہیگا تو وہ کب تیری سنیگا ' مثل مشہور

ہی ۰ اُترا شحنہ مردک نام ۰ اُس نے کہا کہ تو نہین جانتا ۰ خاوند کبھی خفا ہوتے ہین اور کبھی مہربانی کرتے ہین اس بات کو اپنے جی مین لا کر اس کو تنہا مت چھوڑ *

سنو بھائی ۰ نیکی حاصل کرنی بے رنج و محنت ممکن نہین جیسا ایک بھاری پتھر نیچے سے اونچے پر لیجانا اور بدی ایسی ہی کہ اُسی پتھر کو نیچے گرا دینا اگرچہ شیر ہم سے آزردہ ہی لیکن اب وہ حادثے مین گرفتار ہی اگر اس وقت ہم نہ جاوین تو اُسکو کوئی برا نہ کہیگا بلکہ ہم کو لوگ حرام خور کہینگے ۰ تھوڑے کے واسطے بدنامی اُٹھانا خوب نہین اگر تو کہے تو شیر کے پاس جاؤن *

کرتک بولا ۰ مین نے تیری بات مانی لیکن پادشاہ کے حضور مین جا کر پہلی کیا کہیگا ۰ دوتک نے کہا یہہ تمھین معلوم ہی کہ وہ کسی سے ڈرا ہی اس لئے غمگین ہو کر بیٹھا ہی جو احوال ہو سو اُس سے پوچھ لیجئے اور خلش اُسکے دل سے مٹا دیجئے ۰ کرتک نے کہا ۰ یہہ اُس پر کیونکر کھلے کہ تو اُس پر مطلع ہوا ہی اور تو نے کیونکر جانا کہ اُسکے جی مین دہشت پیٹھی ہی ۰

دوتک نے جواب دیا کہ ڈراہوا قرینے سے پہچانا جاتا ہی اور
وہ عاقل نہین ہی جو پوچھکر معلوم کرے تب کرتک نے
کہا، بھلا آدمی اُسے کہتے ہین جو نیکی کرے لیکن منہہ پر نہ لاوے
اور خاوند کو خوش رکھے اگرچہ وہ کتنا ہی منہہ لگاوے پر اپنی
حد سے قدم آگے نہ بڑھاوے اور اپنے تئین نت نیا نوکر
جانتا رہے، اور اُسکے حکم کو مانتا رہے *
پھر دوتک نے کہا کہ مجھے مناسب نہین جو مین گیدڑون مین
بیٹھہ رہون بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ اپنی خدمت کی قوت سے
شیر کو اپنا کرون، کہتے ہین خاوند کی مرضی کے تابع رہنا
اور اپنی قدر کے موافق بات کرنا ہر ایک سے نہین
ہوسکتا اور سب ہنرون سے مین واقف ہون، کرتک نے
کہا بھائی خدمت کرنی بہت مشکل ہی، جیسی چاہئے ویسی
کسو سے ادا نہین ہوسکتی *
دوتک بولا کہ نوکر پہلے اِتنا دریافت کرے کہ جب خاوند کے
سامھنے جاوے، وہ اُسے دیکھہ کر خوش ہوکے کچھہ بات
کرے اور بیٹھنے کی پروانگی دے تب معلوم کرے کہ مجھہ پر

مہربان ہوا اگر اُس کے دیکھنے سے وہ تیوری چڑھا کر منہہ پھراوے تو برعکس سمجھے اور یقین جانے کہ اُس کے دل مین میری طرف سے کچھ کدورت ہی ٭ اُس وقت خاوند سے کچھ نہ بولے اور تنہا جاوے *

کرتک نے کہا اگر پادشاہ تجھ کو کتنا ہی سرفراز کرے ٭ چاہئے کہ بے پوچھے آور بے محل دم نہ مارے دوتک نے کہا تو اپنے دل مین کچھ فکر مت کر کہ مین اپنے نقد سخن کو بے جا خرچ نہ کرونگا مگر دو جگہہ ٭ ایک تو جس وقت دشمن ایسی گھات مین ہو کہ اج کل مین دغا سے کام کو ابتر کرے اور دوسرے ایسے کام مین کہ جس سے نقصان خاوند کا ہوتا ہو اور تو اِسے دیکھتا کہ مین بغیر خیر خواہی کے ایک بات بھی پادشاہ سے ہرگز نہ کہونگا ٭ خدا چاہے تو تھوڑے دنون مین مین اپنے ذہن کی رسائی سے وزیر کہلاونگا ٭ اب مجھ پر مہربانی کیجیئے اور خوشی سے رخصت دیجیئے ٭ پھر ایسا قابو نہ پاؤنگا ہاتھ ملکر رہ جاؤنگا ٭

کرتک بولا کہ مجھے یہہ معلوم ہوا کہ تو جائے بغیر نہ رہیگا لے اب مین نے تجھے بہ خوشی رخصت کیا اور خدا اے کریم

کو سونپا تب دونک یہان سے رخصت ہو کر پادشاہ کے پاس گیا اور آداب بجا لایا، شاہ نے اُسپر بہت سی مہربانی و شفقت کر کے بیٹھنے کا حکم کیا اور کہا اے دونک، ہم نے بہت دن پیچھے تجھکو دیکھا، اِتنے دنون تو ہمارے پاس کیون نہ آیا، بولا اپنی کم نصیبی سے، لیکن اب میرے طالعون نے جو پھر یاوری کی تو مین حضور مین حاضر ہوا اور جہان پناہ کی خدمت مین مشرف حضرت نے فرمایا، خیر آیندہ ایسا نہو تب وہ مادب ہو کر کہنے لگا کہ غلام کا کیا مقدور کہ خداوند کی خدمت سے ایک دم غیر حاضر رہے *

شیر نے کہا اے دونک، تو تو ہمارا قدیم رفیق ہی سچ کہہ، اِتنے دنون نہ آنے کا تیرے کیا سبب، اُسنے عرض کی *

* مین ہون کس لائق جو تیری دوستی کا دم بھرون *
* ہان مگر ادنا تیرے کوچے کے مین کتون مین ہون *

غلام اِس واسطے حاضر نہ ہوا کہ مجھ بغیر جہان پناہ کا کام کسی نوع سے بند نہین، شیر نے کہا اے نادان، مرد کو چاہیے کہ اپنے قدیم خاوند کی نمک حالالی مین قصور نکرے اور کبھی کبھی اُسکے یہان حاضر ہوا

کرے اور جسکو خدا نے ہاتھہ پاؤن اور دانائی بینائی اور ہوش گوش دیا ہی وہ کیونکر کسی کے کام نہ آوے ٗ سنتا ہی اِتنے دنون جو تو ہم سے جدا رہا تو اِس مین سراسر تیرا ہی نقصان ہوا اب جو تو ہمارے حضور اعلی مین حاضر ہوا ہی تھوڑے دنون مین اِتنی دولت تیرے ہاتھہ لگیگی کہ مستغنی ہو جائیگا ٗ

پادشاہ کو جو اُسنے اپنے اوپر مہربان دیکھا تو عرض کی خداوند ٗ اگرچہ بگلا درخت کے اوپر رہتا ہی اور قاز نیچے ٗ لیکن وہ اوپر کے بیٹھنے سے افضل نہین ہو سکتا جہان پناہ نے جو اورون کو وزارت عہدہ سپرد کیا ہی کیا وے مجھسے فہم و فراست مین زیادہ ہین ٗ پادشاہ کو چاہئے کہ بینا اور نیک نظر ہوا ور ہمیشہ ہنرمندون کی حجت و جو مین رہے کیونکہ عقلمند بہت کم یاب ہین اور نادانون کی بیخ کنی مین خداوند ٗ اگرچہ حضور مین ہرن پا رے چکارے بہت سے جمع ہین لیکن بے وقوفون سے بھلائی کی کیا توقع ٗ یے اِسی کام کے ہین کہ سر پر سینگ لئے پھرین اور ایسے کام جو دشمن نہ کرے سو کرین *

* دشمن جان ہوئے اگر ہوشیار *

* اُس سے ہی بہتر جو ہو نادان یار *

جہان پناہ یہہ جو اور اُمرا حضور مین حاضر ہین مجھے بہ نظر حقارت دیکھینگے اور جناب عالی کی خدمت مین عرض کرینگے کہ اِس بے وقوف کم اصل گیدڑ کو سردار نہ کیا چاہیے اور جو کوئی اُن اُمراؤن مین سے لایق ہو اُس پر مہربانی کرکے سرفراز کیجئے جو ہر وقت خدمت مین حاضر رہے *

یہہ کہہ کر کہنے لگا پیر مرشد خاوندون کو یہہ لازم نہین ہی جو ہر ایک کو منہہ لگاوین اور ہر کدام کی بات سنین بلکہ یون چاہیے جو جس لائق ہو اُس کی اُتنی ہی قدر کرین اور ہمیشہ احوال پرسان رہین اگر خاوند عقلمند اور قابل رفیق کو ذلیل کرکے احمق کو عزیز رکھے اور کسی مشکل کام کرنے کے واسطے اُس کو حکم کرے تو ایسا ہی جیسے کوئی سر کی پگڑی پاؤن پر لپیٹے اور پاون کی جوتی سر چرہاوے لوگ جوتی اور پگڑی پر نہین ہنستے بلکہ اُسی پر ٹھٹھے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ شخص دیوانہ ہوا ہی *

پس پادشاہ کو چاہیے کہ عاقل اور ہنرمندون کو دوست اور

ہنر زر رکھے تاکہ اچھے اچھے لوگ اُس کے یہان جمع ہون اور جو پادشاہ اپنے یہان سے اہل علم و ہنر کو خارج کرے تو یقین ہی کہ پادشاہت اُسکی قایم نرہے کیونکہ داناؤن کو نکال دینے سے اُسکے ملک مین فتنہ و فساد برپا ہوتا ہی اور رعیت و پرجا خود بخود بھاگ جاتے ہین ملک اُجاڑ ہو جاتا ہی سلطنت اُس کے قبضے مین نہین رہتی ہی یہہ یاد رکھو کہ ملک کی آبادی عدل و انصاف سے ہی اگر انصاف نہو تو ملک ویران ہو جاوے اور جب تک وزیر دانشمند اور بادشاہ نیک نیت نہ ہو تب لگ ملک مین خلل ہی پیدا ہوتا ہی اے خداوند اگر اچھی بات دانائی سے لڑکا کہے تو اُس کو بھی پلے باندھیے اور بوڑھا جو بری بات نادانی سے کہے تو ہرگز اُس پر کان نہ دہرئے جس مین عقل اور علم اور تحمل ہو کیا چھوٹا کیا بڑا کیا بوڑھا کیا بالا وہی سب سے بہتر ہی پنگل نے کہا ای دوتک اگرچہ تو کئی مہینے دشمنون کے ڈر سے میرے پاس نہ آیا کچھ مضایقہ نہین تو بڑا نمک حلال ہی اِس لئے مین نے تجھے اپنا وزیر کیا دوتک نے عرض کی آپ کے

اقبال سے ڈر تو کسو سے نہ تھا، مگر پیادہ پائی کے سبب سے حاضر نہ ہو سکا *

شیر بولا کیا گھوڑا چاہتا ہی، اُسنے التماس کیا کہ خداوند اِسی اندیشی سے آپ نے مجھکو حضور سے دور کیا تھا، اُس نے مسکرا کر کہا یہہ چالاکی تو نے کس سے سیکھی، پھر بولا اب تیرے اِفلاس کے دن گئے اور فراغت کے آئے، سچ ہی کہ تجھہ سا عقلمند میرے نوکرون مین کوئی نہین، اب مین تجھہ پر مہربان ہون جو تیرا مطلب ہو سو بلا وسواس حضور مین ظاہر کر، وہ بولا کہ غلام کی عرض یہہ ہی جو آپ اُس روز ندی پر پانی پینے گئے تھے، بے پئے پھر آئے اُسکا کیا سبب، اُسنے کہا تو برآدانا اور نہایت عقلمند ہی اِس مین ایک بات تنہائی کے کہنے کی ہی کیونکہ اگر اُسے ہمارے مصاحب سنین تو بھاگ جاوین، یہہ کہہ کر اُسے خلوت مین لے جا کر کہنے لگا کہ اِس جنگل مین ایک ایسا جانور آ کر رہا ہی، جسکی مہیب آواز نے میرے دل کو اِسقدر بے چین کیا ہی کہ مین کچھہ کہہ نہین سکتا ہون، اِسی اندیشے سے مین

اپنا گھر چھوڑا چاہتا ہون بلکہ تو نے بھی اُس کی آواز سنی ہوگی اُسنے کہا خداوند مجھے تو یہہ معلوم ہوا تھا کہ شاید کہین آسمان تو ٹا یا بادل گرجا *

پھر شیر بولا کہ تو اِس مین کیا صلاح دیتا ہی اُسنے جواب دیا کہ یہہ صلاح وقت نہین کہ یکایک اپنا گھر چھوڑ دیجئے یا لڑ بیٹھئے اگرچہ وہ تمہارا دشمن ہی پر اب ذرا دیکھو تو تمہارے اِن نوکرون سے کیسی خدمت ہوتی ہی نوکر اور جورو اور رفیق اُس کو کہتے ہین جو وقت پڑے پر کام آوین اور وے اُسی سے پہچانے جاتے ہین وہ بولا جو تو کہتا ہی درست اب کچھہ ایسی تدبیر کیا چاہئے کہ اُسکی آواز سے میرے دل مین جو دھڑکا پہنچا ہی سو نکل جاوے اُسنے کہا جہان پناہ جب تک کہ میری جان مین جان ہی مطلق کسی نوع کا خطرا اپنے دل مین نہ لائیے اور اگر حکم ہو تو کرتک جو میرا بھائی ہی اُس کو بھی حضور مین حاضر کرون کہ آنا اُسکا بہتر ہی کیونکہ وہ بڑا عاقل و زور آور ہی ایسے وقت مین ویسے نوکر کا بلانا مناسب ہی شیر نے کہا بہت اچھا اُسی وقت اکثر جانور اُسکے اِشارے سے

کرتک کے بالا سے کو دو آوے اور بادشاہ کی خدمت مین اُسکو لا حاضر کیا *

بادشاہ نے اُسوقت دوتک کو خلعت وزارت کا دیکر بہت سی مہربانی اور شفقت اُن دونون کے حال پر فرمائی تب کرتک نے دوتک سے کہا ای بھائی یہہ انعام اور خلعت جب حلال ہو کہ ہم بھی نمک حلالی کرین ' پھر دونون بادشاہ کے حضور مین آداب بجالائے ' پادشاہ نے فرمایا کہ اب کیا کہتے ہو ' اُنھون نے عرض کی اگر جی کی امان پاوین اور حکم ہو تو ہم دونون جست و جو سے اُس کا احوال دریافت کرین کہ وہ ایسا کون ہی کہ جسنے خداوند کی سلطنت مین دخل کیا یہہ بات سنکر شاہ نے اُن کو رخصت دی *

جب وے کھوج کو نکلے تو راہ مین کرتک نے کہا بھائی ' جس سے شیر ڈرا ہی اور تو بھی اُسکی ہیبت کا مقر ہی اُس سے جواب و سوال اور برابری کیونکر کریگا ' جو چیز کہ ممکن نہ ہو ' اُس کا قبول کرنا خیال فاسد ہی ' دوتک نے کہا ای نادان ' بادشاہ کے روبرو جو دانا ہین تو وے دور اندیشی سے رائی

کو بہت کرد کھلاتے ہین اور اپنی داڑھی کی حرمت رکھتے ہین کرتک نے کہا کہ جو شاہون کی نگاہ لطف سے نہال ہوتے ہین سو اُسکی چشم غضب سے خرابی بھی دیکھتے ہین چاہیے یون کہ جتنا کوئی کرسکے اُتنا ہی قبول کرے ، دوتک بولا کہ وہ ایسا ایک جانور ہی کہ گیدڑ کو بھی نہین مار سکتا تب وہ کہنے لگا کہ بھلا کتنے روز پادشاہ اِسی فکر مین تھا ، تو نے پہلے ہی کیون نہ کہا دوتک بولا کہ بھائی ، اگر اِسکو دہشت نہ ہوتی اور مین پہلے ہی کہہ دیتا تو مجھے وزیر کیون کرتا اور تجھے کیون بلاتا ، حق تعالی نے یہہ حیوان اِس جنگل مین ہمارے نصیبون سے بھیجا ہی اور بعضے بزرگون کی یہہ خو ہی کہ بپت کے وقت خواہان ہوتے ہین اور نہین تو بات بھی نہین پوچھتے ، اپنے ہی حال مین خوش رہتے ہین ، چنانچہ آدمی کو جب مچھر کاٹتے ہین تب وہ دھوان کرتا ہی تاکہ وے اُس کی کڑواہٹ سے جاتے رہین ، اِس بات کو یقین جانو کہ بے غرض کوئی کسی کو نہین پوچھتا *

آخر وے دونون بھائی سنجوگ کی طرف گئے ، کرتک ایک

درخت کے نیچے بیٹھا اور سر اُٹھا کر موچھون کو تاو دینے لگا اور دوتک سنجوگ کے پاس جا کر کھنے لگا کہ ای بیل ٭ تجھ مین کیا تاب و طاقت اور تیری کیا بساط اور مجال ٭ اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے ساتھ کرتک کے پاس چل کہ وہ پادشاہ کا خاص ملازم ہی اور نہین تو تجھے مار ڈالینگے اِس ڈر سے وہ اُس کے ساتھ ہولیا اور کرتک کے نزدیک جا کر سلام کیا ٭ وہ تیوری چڑھا کر کھنے لگا ٭ ای نادان ٭ تو کون ہی جو اِتنی دلیری کی ٭ کہ بدون حکم پادشاہ کے (کہ جسکا مین وزیر ہون) اِس جنگل مین آیا ٭ ابھی حکم کرون تو تیری کھال کھنچی جاوے ٭ سنجوگ ڈرا اور تھرتھرا کر کھنے لگا کہ مجھ سے بڑی خطا ہوئی ٭ جو تم سے ہوسکے تو میری تقصیر معاف کرواؤ ٭ کرتک نے کن انکھیون سے دوتک کی طرف اِشارہ کیا کہ اِس کو میرے پاؤن پر ڈال دے ٭ دوتک نے سنجوگ کا کان پکڑ کرتک کے پاؤن پر ڈالا ٭ اُس نے کہا کہ اگر اپنی بھلائی چاہتا ہی تو میرے ساتھ پادشاہ کے حضور چل *

بیل نے کہا اگر مجھکو حضور مین لے چلتا ہی تو میری جان بخشی

کروانا، تب کرتک نے نہایت مہربانی سے اُسکی پیٹھ ٹھونک کر کہا کہ تو اپنے دل مین کچھ خطر انہ کر کیونکہ کیسی ہی سخت ہوا چلے پر کسی گھاس کو نہین گراتی، مگر برے درختون کو، اسواسطے کہ گھاس نے جو اپنے تئین پایمال خلایق کا کیا ہی اِسی عاجزی وانکساری کی برکت سے صحیح و سلامت رہتی ہی اور درخت اپنے تئین برا جانتے ہین اِسی سبب جڑ سے اُکھڑ پڑتے ہین، سن ای بیل، پادشاہون کا بھی وہی خواص ہی، تو بھی جو اُس غریبی سے میرے ساتھ پادشاہ کے روبرو جاویگا تو نہایت سرفراز ہوگا *

جب پادشاہ کی ڈیوڑھی کے نزدیک پہنچے تب اُسکو دروازے پر کھڑا کر کے وے دونون بھائی پادشاہ کے حضور گئے اور آداب پادشاہی بجالائے، شاہ نے پوچھا کہ جس کام کے واسطے تم گئے تھے کچھ اُسے دریافت کیا کہ نہین، دوتک نے عرض کی کہ خداوند، جیسا آپ نے فرمایا تھا اُس سے زیادہ دیکھنے مین آیا، لیکن اُسکو ہم ایک تقریب اور فریب کی ڈوری سے باندھہ لائے ہین اور وہ قدم بوسی کی آرزو مین

دروازے پر کھڑا ہی ؑ شیر نہایت خوش ہوکر پھول بیٹھا اور
کہا لے آؤ ؑ دونون گید ڑ گئے اور ناتھ پکڑ کر اُسے حضور مین لے آئے
اور مجرا کروایا ؑ بادشاہ نے اُسکو مہربانی کا خلعت دیا اور
اُسکے رہنے کے واسطے ایک جگہہ مقرر کروادی ؑ وہ اُس
مین رہنے لگا اور دمنک و کرتک کو روپی اشرفیون کے
توڑے کے توڑے بخشے اور خدمت خزانچی گری کی کرتک
کو دی اور دونون کو پاس بیٹھا کر پوچھا کہ ہو اِسکو کیونکر لائے
دمنک نے عرض کی خداوند ؑ مین نے اِسکی ناک مین عقل کی
نشتر سے سوراخ کیا اور نرم باتون کی رسی سے ناتھہ کر حضور
مین پہنچایا اور مین ہمیشہ جہان پناہ کا کام جان و دل سے اِس
واسطے کرتاہون کہ خداوند روز بروز میرے حال پر مہربانی زیادہ
فرماوین اور اگر کوئی دشمن میری طرف سے پیر مرشد کے
دل مین بدی ڈالے تو اغلب کہ غلام کی طرف سے خاطر مبارک
مین گرد کدورت کی نہ بیٹھے اور شفقت مین تفاوت نہ آوئے ؑ
جیسا کہ راج کنور اور بنئیے کے بیٹے کی دوستی مین ایک
بڑھیا عورت نے ادنا حرکت سے جدائی دلوائی *

شتیر نے پوچھا اُس کا قصہ کیونکر تھا دوتک نے کہا مین نے یون سنا ہی کہ دھولاگر ایک پہاڑ ہی اُس کے نیچے ایک ندی بہتی ہی پانی اُسکا صاف سفید کافور سے زیادہ خوشبو ہی اُس کے کنارے پر ایک بوندی نام شہر بستا ہی اُس شہر مین ایک راجا تھا کہ اُس کے باورچی خانے مین ہر روز سو من نمک خرچ ہوتا تھا اِس سے اور جنس کا اندازکیا چاہیئے کہ کتنی کچھ خرچ ہوتی ہوگی اُسکے ایک لڑکا تھا نام اُسکا کرپا کنور نہایت شفقت سے اُس کو کبھی اپنے پاس سے جدا نہ کرتا جو حرکت اُس سے ہوتی اِس کے نزدیک خوش آیند تھی اور اُس کا دل کسی بات سے آزردہ نہ کرتا *

ایک دن اُس لڑکے نے اپنے خدمتگارون سے پوچھا کہ کوئی اچھا چوپڑ باز اِس شہر مین ہی اُنھون نے عرض کی کہ دھنپت نام ایک بنئین کا بیٹا خوب کھیلتا ہی اگر حکم ہو تو اُسکو لاوین کہا جلد لاؤ تب لوگون نے بقال کی ڈیوڑھی پر جا کر دستک دی وہ گھر مین سے نکلا اور کنور کے لوگون کو اپنے

دروازے پر دیکھکر ڈرا اور پوچھا کہ تم یہان کیون آئے ہو ؏
اُنھون نے کہا کہ تم ہرگز اپنے دل مین چنتا نہ کرو ؏ راج کنور نے
تم کو چوپڑ کھیلنے کو بلایا ہی ؏ دھنپت جراؤ چوپڑ سونے روپے
کی نردون سمیت اور کچھ جواہر بیش قیمت اپنے ساتھ
لیکر اُسکے پاس حاضر ہوا اور اُسکی خوبصورتی دیکھکر بہت
خوش ہوا اور سلام کرکے اُس جواہر مین سے کچھ اُسکو نذر
گذرانا ؏ اُسنے اُسکی نذر قبول کرکے چوپڑ بچھوا کھیلنا شروع کیا ؏
بڑی دیر تک کھیلا کیئے پر برابر سرابر ہی رہے *
جب وہ رخصت ہو کر جانے لگا تب کنور نے ایک اشرفی
اُس کو بطریق اِنعام دیکر کہا کہ تو ہرروز ہمارے یہان آیا کر ؏
وہ ہمیشہ آتا اور چوپڑ کھیلا کرتا اور ایک اشرفی ہرروز اِسی
صورت سے لیجاتا اِسی طرح بہت سے دن گذرے ؏
اُن دونون مین یہان تک اخلاص ہوا کہ کنور بھی اُسکے
گھر جانے لگا ؏ چنانچہ وے دونو آٹھ پہر ایک ساتھ ہی رہنے لگے
اور وہ ایسا کھیل مین غرق ہوا کہ کھانے پینے کی سرت بھلا دی ؏
بلکہ خبرگیری ملک و لشکر کی اور دیکھنا بھالنا ہاتھی گھوڑے

ال خزانے کا ایک قلم دل سے اُٹھا دیا جب یہہ اطوار اپنے لڑکے کے راجانے دیکھے تب اُسنے غمگین ہوکر دیوان سے یہہ بات کہی کہ یہہ لڑکا ملک کو برباد دیگا ٭ کوئی ایسا شخص اِس شہر مین ہی کہ اِس مین اور اُس لڑکے مین جدائی ڈال دے ٭ دیوان نے تدبیر تو بہت سی کی کہ اُن دونون کی دوستی مین خلل پڑے پر کچھ پیش رفت نہ گئی *

بعد دو تین برس کے ایک عورت مکارہ نے راجا کو آکر سلام کیا اور کہا کہ اگر مہاراج کہین تو مین اُن دونون مین بات کہتے دشمنی ڈال دون ٭ یہہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا ٭ یہہ کام مشکل ہی سچ کہو کہ کتنے عرصے مین کتنی محنت اور کس قدر روپیہ خرچ کرنے سے ہوسکیگا ٭ بولی مہاراج ٭ جو کوئی دوستی اور نیکی کیا چاہے تو وہ نہایت محنت و مشقت سے حاصل ہوتی ہی لیکن دوستون مین دشمنی اور بدی ڈالنی بہت سہج ہی ٭ پھر اُسنے کہا کہ تو یہہ کام تو کس دن مین کریگی ٭ وہ بولی ایک پل مین ٭ یہہ بات سنکر دل مین متعجب ہوا اور ایک بیڑا دیکر بدا کیا ٭ یہہ یہان سے وہان گئی جہان

وے دونون بیٹھے تھے اور سامھنے اُن کے کھڑی ہوکر بنئین کے بیٹے کی طرف آنکھہ سے اِشارہ کیا اور ہاتھہ سے بلایا، وہ لنور کے منہہ دیکھنے لگا، اُسنے کہا جاؤ دیکھو تو کیا کہتی ہی وہ اُسکے پاس آیا کٹنی نے اُسکے کان کے پاس اپنا منہہ لگا جھوٹھہ موٹھہ کھسر پھسر کر رستا پکڑا، وہ بیچارہ کنور کے نزدیک پھر آبیٹھا، اُسنے پوچھا کہو بڑھیا تمھارے کان مین کیا کہہ گئی، بقال بچے نے قسم کھا کے کہا کچھہ نہین *

اِسی ردبدل مین دو چار گھڑی کا عرصہ گذرا، کنور نے کہا کیا برا وقت ہی جو کوئی کسی کے حق مین بھلائی کرے تو گویا اپنے واسطے برائی، وہ عورت میرے روبرو تجھہ سے کچھہ کہہ گئی اور تو مکرتا ہی یہہ کہہ کر اُس نے تیوری چڑھائی اور اُس سے علیحدہ ہو کر اپنے لوگون سے کہا کہ اُس بڑھیا کو پکڑ لاؤ جو کچھہ کہہ گئی ہی اُسی سے معلوم ہوگا، اِتنے وہ کٹنی پھر اُسی کے پاس آبیٹھی نوکر چاکر جو اُس کے دوڑے تو اُس مکارہ کو اُس کے پاس سے پکڑ لیگئے کنور نے پوچھا بڑھیا، سچ کہہ تو کون ہی، اُس نے کہا مین اُسی کے

باپ کی قدیم نوکر ہون ' اُس نے مجھے بھیجا تھا کہ تو دھنپت کو جا کے آہستے سے پوچھہ کہ کنور کو تو نے کھلایا کہ نہین ' اُس نے کٹنی سے پوچھا وہ کیا چیز ہی ' وہ بولی کہ مین نہین جانتی وہ شیرینی یا کچھہ اور کھانے کی چیز ہو گی *

یہہ سنکر اُسے تو رخصت کیا آپ من مین سوچنے لگا کہ اگر اُس کے باپ نے کچھہ اچھی چیز میرے کھلانے کے واسطے کہی ہوتی تو دھنپت مجھہ سے ہرگز نہ چھپاتا اور اتنی قسمین نہ کھاتا ' اب اِس قرینے سے مجھے خوب معلوم ہوا کہ سواے زہر کے اور کوئی چیز کھلانے کو نہ کہی ہو گی ' یہہ گمان اپنے دل مین لاکر غصے ہوا اپنے نفرون سے کہا کہ نقال بچے کو میدان مین لیجا کر جلد گردن مارو تا کہ ایسے برے کا پھر کبھی مین منہہ نہ دیکھون تب اُنھون نے اُس غریب کو وہان لیجا کر ناحق ذبح کیا *

جہان پناہ ' ایسی ایسی باتون سے مجھے کمال خطرہ ہی کہ مبادا کوئی میرا بدخواہ کچھہ جھوٹھہ موٹھہ تہمت لگاوے تو میرا بھی حال اُسی کا سا ہووے ' پیر مرشد ' دانا وہ شخص ہی کہ دشمن کے کہنے سے اپنے دوست کی برائی نہ چاہے اور

بدخواہ کو پہچانے اور اُسکے کہنے پر ہرگز عمل نہ کرے ٔ شیر سے نے ہنسکر کہا *

* خدا نے لکھا جسکا جو سن و سال *
* ڈسے سانپ اُس مین نہ کھاوے ببر *
* نہ پانی کا خطرہ نہ آتش کا خوف *
* پھرے گونجتا بن مین جون شیر نر *

ای دوتک ٔ تو اپنے دل مین ہرگز کسی چیز کا اندیشہ نہ کر ٔ اپنے کام سے ہروقت ہوشیار خبردار رہ ٔ غرض جب دوتک اور کرتک نے پادشاہ کے یہان سے خلعت سرفرازی اور جان کی امان پائی رخصت ہو کر خوشی سے بغلاین بجاتے ہوئے اپنے گھر کو آئے ٔ اِسی طرح ایک مدت تک دونون بھائی وزارت اور خزانچی گری کرتے رہے اور پادشاہ کی مہربانی اُن پر روز بروز زیادہ ہوتی رہی ٔ سنجوگ رفتہ رفتہ اپنے درجے سے یہان تک گرا کہ خدمتگارون مین رہنے لگا ٔ نہ پادشاہ اُس کو بلاوے نہ پہہ حضور مین مجرے کو جانے پاوے ٔ اِس لئے نہایت مغموم رہا کرے *

ایک دن پند کرن پادشا کے بھائی نے چاہا کہ مین شکار کو جاؤن ؛ اتفاقاً اُس روز سنجوگ کہین نزدیک گھر آتھا ؛ یہہ بات سنتے ہی روبرو پادشاہ کے عرض کی کہ اِتنا شکار کل آیا تھا کیا وہ سب خرچ ہو چکا ؛ پادشاہ نے فرمایا کہ اِس کو وتک اور کرتک جانے ؛ اُس نے پھر التماس کیا کہ حضرت ؛ اُس کو دریافت کیجیئے کہ اُس مین سے کچھ باقی ہی کہ نہین ؛ تب پادشاہ مسکرا کر کہنے لگا کہ کل پر کیا موقوف ہی ہم ہر روز شکار لاتے ہین جو ہمارے دن رات کے نلشتے اور کھانے سے بچتا ہی ؛ دوتک کرتک لیجاتے ہین ؛ کچھ آپ کھاتے ہین کچھ فقیرون کو کھلاتے ہین *

وہ بولا کہ خداوند ؛ یہہ بات خیرخواہی اور عقل سے بعید ہی کہ بدون حکم آپ کے ایجاوین اور پاشاہی خزانے مین کچھ پس انداز نہ کرین ؛ پیر مرشد ؛ نوکر ایسا چاہیئے کہ خاصیت کو بھی کی رکھے ؛ وہ ایک ظرف ہی کچی مٹی سے بناتے ہین اکثر اناج رکھنے کے لئے اُس مین ایک ہی بار بہت غلہ اوپر سے بھر کے بند کر دیتے ہین اور تھوڑا تھوڑا موکھے کی راہ سے

موافق احتیاج کے نکال نکال خرچ کرتے ہیں اور نوکر ایسا نہ چاہیئے کہ جو کوئی اُسے اپنے گھر کا مختار کرے یا کچھ اسباب بہ طور امانت کے سونپے وہ اُسے غفلت سے برباد دیوے یا کھو کھنڈ ا بیٹھے یا سب کا سب کھا جاوے *

خداوند خزانے کو بادشاہ اپنی جان کے برابر سمجھتے ہیں کیونکہ اگر خزانہ رہے تو لشکر بھی جمع ہو سکتا ہی جو ویسا نہو تو فوج نہ رہے اور فوج نہ ہو تو ملک ہاتھ سے نکل جاوے اور یہہ سخت عیب ہی کہ بادشاہ خزانے کی خبر نہ لے کس واسطے کہ چار چیزین خزانے کے حق مین زبون ہیں ایک تو تھوڑی آمد بہت خرچ دوسرے غافل رہنا تیسرے آپ سے جدا رکھنا چوتھے لوٹ کا مال خزانے مین داخل کرنا یہہ بات سنکر پنڈ کرن نے پادشاہ سے کہا کہ دوتک اور کرتک کو اپنے اپنے گھر کا بالفعل یہان تک مختار کیا ہی کہ تمام خزانہ اور لشکر اُن کے قابو مین ہی جو اسی طرح سے اُن کے ہاتھ مین رکھوگے تو یقین ہی ایک دن وے سر اُٹھاوینگے اور مخالف بنینگے *

اُس سے بہتر یہی ہی کہ خزانہ اُن کے ہاتھ سے

نکال لیجئیے اور سنجوگ کے حوالے کیجئیے٬ صرف کام وزارت کا اُن دونون کے ذمے رہے جیسا کہا ہی کہ تین شخص کو خزانے کا مختار نہ کیجئیے٬ ایک تو اپنے کو٬ دوسرے سپاہی کو تیسرے جو وقت پر اپنے کام آیا ہو٬ کیونکہ اگر اپنے کو سونپینگے تو اپنایت جان کر کھا جاویگا اور کہیگا کہ میرا کیا کرینگے اور مجھہ سے کیا لینگے اگر اُسکو ستاوین تو تمام خلقت اپنے ہی تئین برا کہینگی اور لوگ ہنسینگے کہ واہ اپنون سے خوب سلوک کیا اگر سپاہی کے حوالے ہو تو وہ اپنی تروار کے زور سے سب چست کر جاوے٬ ایک کانی کوڑی بھی گھس لگانے کو نہ دے اگر مانگو تو لڑنے کو موجود ہو٬ تیسرے وہ جو وقت پر کام آیا ہو جو اُسے دیجئیے تو وہ بھی ہضم کر بیٹھے اِس بات پر کہ جسکا مال ہی وہ میرا احسان مند ہی اگر اُس سے لیا چاہین تو ہر ایک سے کہے کہ مین نے اِس سے فلانی جگہہ بہہ سلوک کیا اور وہ مجھہ سے بہہ بے مروتی کرتا ہی *

ای پادشاہ٬ سیوانے اِن تین شخصون کے خزانچی گری یا اور کام (کہ جس سے آقا کو فائدہ ہو) کسیکو سپرد کرے

اور اُس کو بھی خوب ما دریافت کرے اور دیکھے کہ بادشاہی خزانے میں سے خرچ کرتا ہی یا نہین اگر اپنے خرچ مین لاتا ہی تو اُس کو بھی کام نہ دیجئے اگر کام دیا ہی تو اُسے معزول کیجئے تا کہ اوروںکو عبرت ہو *

بادشاہ نے کہا کہ بھائی جو تم کہتے ہو سو سچ ہی مین بھی جانتا ہون دوتک و کرتک نے کچھ ہاتھ پاؤن پھیلائے ہین اور کبھی کبھی عدول حکمی کرتے ہین پند کرن بولا کہ بزرگون نے کہا ہی کہ وزیر عقلمند اور مدبر چاہئے کہ اسباب و اجناس ہر طرح کی مہیا رکھے تو وہ وزارت کے قابل ہی یہہ بات مین آپ کی خیرخواہی سے مصلحتاً کہتا ہون اور دانا کو ایک اِشارہ بس ہی چنانچہ مین نے آگے بھی عرض کی تھی خزانہ سنجوگ کے حوالے کیا چاہئے کس واسطے کہ وے گید ڑ گوشت کے کھانے والے ہین اور یہہ بیل گھاس چرنے والا ہی *

پادشاہ نے یہہ بات قبول کی اور اُسے خلعت بخشی گری کا دیا اور خزانہ بھی حوالے کیا جب دوتک اور کرتک نے اُس مجلس کا رنگ اور پادشاہ کی اعتراضی کی گفتگو دو چارون کے

پیچھے کسی طرح معلوم کی تب آپس مین کہنے لگے کہ دیکھو، ہم نے اُس بیل کو پادشاہ سے ملایا اور وہ ہمارے ہی اُکھاڑنے کے درپی ہوا اگر اُسے ہم پادشاہ کے پاس یون نہ لیجاتے تو اُس کی نظرون سے کیون گرتے اور یہہ آفت ہم پر کیون آتی، ہمارا کیا ہمارے ہی آگے آیا اور اِس بات کو اب کسی سے کہہ بھی نہین سکتے، کیا کیجئے جی ہی مین سنوس مسوس کر رہئے *

مثل مشہور ہی، چور کی مان کو ٹھی مین سر ڈال کر روئے، یہہ روداد گندھرپ کیت اور نند و نائی اور رساد کنوار کے قصے کی سی ہی کہ اپنے کئے سے ذلیل و خوار ہوئے، ویسا ہی ہم بھی نادم و پریشان ہونگے، کرتک نے کہا کہ وہ قصہ کیونکر ہی، دو تک بولا یون سنا ہی کہ کنچن پور نام ایک شہر ہی، اُس مین راجہ بیربکرماجیت رہتا تھا، اُس کے نائب نے اپنے لوگون کو ایک روز حکم کیا کہ نند حجام کو مقتل مین لیجاؤ، گندھرپ رساد کنوار اور حجام کے قصے سے واقف تھا، اِس واسطے اُن کے پیچھے تماشا دیکھنے کو ہو لیا *

جب وے لوگ قتل گاہ مین پہنچکے اُس حجام کی گردن مارنے لگے تب گندھرپ سے نے اُسکا ہاتھ پکڑ اپنے پیچھے کرلیا اور کہنے لگا کہ یہہ حجام واجب القتل نہین ہی کیونکہ احوال اُس کا اور قصہ ساد کنوار کا دونون ایک سان ہین اور مین اُس سے خوب واقف ہون نائب کے آدمیون نے پوچھا کہ وہ کیون کر اور تو کون ہی اور کیا جانتا ہی گندھرپ نے کہا کہ مین بنارس کے راجا کا بیٹا ہون جو سنگلدیپ کا حاکم تھا ایک دن مین اپنے باغ کی بارہ دری مین بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک سوداگر بچہ کشتی سے اُتر کر میرے پاس آیا مین نے اُس سے پوچھا کہ کچھ حقیقت دریا کے سفر کی بیان کر اُس نے کہا کہ مین نے جہاز پر ایک عجب تماشا دیکھا ہی اگر مین تجھ سے کہون خدا جانے تو باور کرے یا نہ کرے مین نے کہا کہ تو کہہ مین یقین کرونگا سوداگر بچہ کہنے لگا کہ دریا مین پانی کے اوپر ایک صندل کا درخت ہی اور اُس درخت کے نیچے ایک جڑاؤ پلنگ بچھا تھا اور اُس پر ایک عورت خوب صورت بیٹھی تھی کہ ایک بیک میرے

کان مین آواز آئی کہ اُس کا نام رتن منجری ہی ' مجھکو دیکھکر جو ہنسی تو موتی سے دانتون کی جھلک سے تمام دریا روشن ہو گیا اِس سے زیادہ اُس کی تعریف کیا کیجئے ' جس دن سے کہ میری آنکھ اُس سے لگی ہی ' اُس دن سے ایک پل آنکھ نہین لگتی اور وہی صورت میری آنکھون مین آٹھ پہر پڑی پھرتی ہی اور دل مین ایسی گڑی ہی کہ میرے ہوش و حواس بالکل جاتے رہے ہین اگرچہ فقیر ہو گیا ہون پر اُسکی یاد مین خوش رہتا ہون اور کبھی اُسکو نہین بھولتا بلکہ جسطرح دیکھا ہی وہی نظر آتی ہی ' جب مین نے سوداگر بچے کی زبانی یہہ احوال اور تعریف اُس کے دانتون کی سنی تب ایک حالت سکتے کی سی ہو گئی ' پھر بعد ایک پہر کے مجھکو ہوش ہوا ' اُسی گھڑی اُس کے دیکھنے کے اشتیاق مین جہاز پر سوار ہوا جس جگہہ سوداگر بچے نے اُس کا پتا دیا تھا ' مین اُدھر ہی گیا *

بعد چند روز کے وہان جا پہنچا اور جتنی خوبیان مین نے اُسکی سنی تھین اُس سے زیادہ دیکھین اور یہہ چاہا کہ اُس کو مین اپنے

گلے سے لگاؤن ' وونہین رتن منجری چارپائی سمیت پانی مین جاتی رہی مین بھی اُسکے پیچھے کود پڑا ' کیا دیکھتا ہون کہ ایک شہر نہایت آباد ہی ' مین نے لوگون سے پوچھا کہ اِس کا نام کیا ہی ' اُنھون نے کہا کہ اِسکو گنگ بین کہتے ہین *

یہہ سُنکر مین کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک سونے کا محل جڑاؤ جگمگا رہا ہی اور اُس کے اُوپر رتن منجری بناؤ کیئے ہوئے بیٹھی ہی ' مین اُس کو دیکھتے ہی خدا کی درگاہ مین سجدہ کرکے خوش ہوا اور دل مین کہا کہ اللہ نے مجھہ کو جیتے جی بہشت مین داخل کیا اور اُسنے جو مجھے دیکھا تو لونڈیون کو بھیج کر بلوا لیا اور بہت سی تعظیم و تکریم سے اپنے پاس بٹھلا کر پوچھا کہ ای شخص ' تو کون ہی اور کہان سے آیا ' اِس بات کو سُنکر مین نے کہا کہ مین سنگلدیپ کے راجا کا بیٹا ہون اور مجھے گندھرپ کہتے ہین لیکن اب تیرا غلام ہون *

رتن منجری نے کہا کہ نہین بلکہ مین تیری لونڈی ہون اور تو میرا میان ہی بہ شرطیکہ تو ایک بات سے باز رہے اور اُس کے سوا جو تیرا جی چاہے سو کرے ' مین نے کہا کیا کہتی ہو کہو ' تمھارا کہنا

بہ سر و چشم قبول کیا، جس چیز کو منع کروگی سو نہ کرونگا،
رتن منجری نے کہا کہ یہہ تصویر جو اِس محل مین کھینچی ہوئی ہی
کبھی تو اِسے ہاتھہ نہ لگانا، مین نے کہا کہ ہاتھہ لگانے کا تو کیا ذکر
ہی بلکہ مین اُسکے پاس بھی نہ جاونگا، یہہ سنکر رتن منجری مجھکو
دل و جان سے پیار کرنے لگی *

چند روز اُس کے باعث سے میرے عیش عشرت مین
گذرے ایک دن میرے دل مین یہہ خیال گذرا کہ ذرا اِس
تصویر کو دیکھیئے کہ وہ کیسی ہی *

غرض اُس کے پاس گیا تو ایک صورت عجیب و غریب دکھلائی
دی، بیقرار ہوکر اُسکی چھاتی پر ہاتھہ ڈالا، جونہین میرا ہاتھہ اُسکی
چھاتی تک پہنچا، وونہین اُسنے ایک لات ایسی ماری کہ مین
کوہ قاف مین جا پڑا تو کیا دیکھتا ہون کہ نہ وہ بستی ہی نہ وہ مکان
نہ رتن منجری، غرض اِس خرابی سے مین پھرتے پھرتے تمھارے
شہر مین آنکلا ہون جب آفتاب غروب ہوا تب مین ایک اہیر
کے گھر مین اُترا اور کچھہ کھا پی کر سو رہا پھر سوا پہر رات گئی ہوگی جو
میری آنکھہ کھلی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک غیر شخص اہیرنی سے

مشغول ہی کہ اپنے مین اہیر شراب کے نشے مین سرشار آپہنچا، اُسنے پاؤن کی آہٹ سے معلوم کیا کہ اہیر آیا وو نہین دبے پاؤن بھاگا، اہیر تاڑ گیا کہ کوئی اہیرنی کے پاس تھا، جاتے ہی اُس کے جھونٹے پکڑ کر خوب ہی لتیایا اور سایہ بان کے کھنبھے سے کس کے باندھا اور آپ سو رہا، گھڑی ایک کے بعد کیست چرنا نائین کٹنی آکر اہیرنی سے کہنے لگی کہ تیرا یار مودھو حلوائی کی دکان کے پچھواڑے کھڑا روتا ہی اور کہتا ہی کہ اگر وہ آج میرے پاس نہ آویگی تو اپنے پیٹ مین چھری مارونگا، گوالن بولی تو دیکھتی نہین مین کس حالت مین گرفتار ہون، بھلا اُس کے پاس کیونکر جاؤن آج میرے خاوند نے مجھے مار کر اِس ستون سے باندھا ہی جو کھلی ہوتی تو سر کے زور جاتی *

نائین نے کہا مین تجھے کھول دون، وہ بولی جو اِس عرصے مین میرا شوہر جاگے اور کھنبھا خالی دیکھے تو خدا جانے اِس سے زیادہ مجھے کیا اذیت دے، اُسنے کہا خیر جو آج تو اُس کے پاس نہ جاویگی تو کل اُسے جیتا نہ پاویگی، اہیرنی بولی جو تیری رضامندی اِسی

مین ہی تو مین نے قبول کیا لیکن تو میرے بدل بندھی رہ اور جب لگ کہ مین وہان سے نہ پھر آؤن تب لگ ہرگز نہ بولنا' نائین نے اُسے کھول دیا' اُسکی جگہہ اپنے تئین بندھوالیا' وہ اپنے یار کنے گئی جب دو چار گھڑی رات باقی رہی تب اہیر چونکا تو اُٹھکر اُس کو کھنبے سے کھول ساتھ سلا کر کہا کہ مین نے تیری تقصیر معاف کی اور تو بھی قسم کھا کہ پھر ایسا برا کام نہ کرونگی' کئی بار اُسنے یہی بات کہی یہہ سنکر دم کھا رہی دل مین سمجھی کہ اگر بولونگی تو یہہ پہچان جائیگا' مین شہر مین بدنام ہو جاؤنگی' اِسی ڈر سے اپنی آواز اُسے نہ سنائی گوالے نے جب دیکھا کہ یہہ سوگند نہین کھاتی تب جانا کہ اِس کے دل مین حرامزدگی بھری ہوئی ہی' یہہ اُس کام سے باز نہ رہیگی' خفا ہو کر پھر اُسے کھنبے سے کس کے باندھا اور ناک اُس کی کاٹ لی' آپ چارپائی پر سو رہا *

گھڑی دو ایک مین اہیرنی اپنے یار کے پاس سے آئی اور آہستہ آہستہ نائین سے پوچھنے لگی' کہو بی بی' میرے پیچھے تم پر کچھ حادثہ تو نہین پہنچا' وہ بولی کیا پوچھتی ہی' تیری خاطر

بمیری ناک کٹ گئی، اُسی وقت اُسے تو کھول دیا اور اپنے تئین بندھوا لیا، یہہ تو نکٹی ہو کر دل مین پچتاتی ماولے کھاتی اپنے گھر چلی گئی، اُس کے پیچھے اہیر کی آنکھہ کھلی اور پو بھی پھٹنے لگی تب یہہ کہنے لگا کہ ای نابکار، تو نے اپنی بدکاری سے توبہ نہ کی اور ناک کٹوائی، وہ بولی اگرچہ تو نے مجھہ بے تقصیر پر زور و ظلم کیا لیکن تو دیکھہ جو مین بھلے آدمی کی جنی اور نیک بخت ہون تو رام جی کی دیا سے نکٹی نہ رہونگی، میری ناک جیسی کی تیسی ہو جایگی *

اُس کی بات سنتے ہی وہ اُٹھا، ناک جون کی تون دیکھہ کر حیرت مین رہا، جی مین کہنے لگا کہ یہہ عورت نیک زنون سے ہی جو اِسکی ناک کٹی ہوئی پھر درست ہو گئی، یہہ سمجھہ کر پٹکا گلے ڈال اُس کے پاؤن پر گر منتین کرنے لگا اور اپنی تقصیر معاف کروانے اور بولا کہ مین نے ناحق تجھے دکھہ دیا، یہہ میری خطا معاف کر پھر کبھی تیری اذیت کا روادار نہ ہونگا *

یہہ کہہ کر گندھرپ نے کہا ای یار، مین اُس اہیرنی کے مکر سے توجہ ان تھا ہی پھر دل مین یہہ خیال کیا کہ

کہ اِس نائن کا اب تماشا دیکھیئے کہ وہ اپنے خاوند سے کیا بہانہ کریگی ؛ غرض مین منہہ اندھیرے اُس کے گھر کی دیوار کے کونے لگ کر کھڑا ہو رہا کیا دیکھتا ہون کہ وہ حجام باہر سے اپنے گھر مین آیا ؛ آنگن مین کھڑا ہو کے اپنی عورت سے آئینہ مانگنے لگا ؛ اُس نے پٹ کی اوٹ سے نہرنی ہاتھہ بڑھا کر اُسکو پکڑا دی ؛ اُسنے کہا مین آئینہ مانگتا ہون ؛ یہہ لے اُسے لا دے ؛ پھر اُسترہ لا دیا ؛ اُسنے وہ اُسکے ہاتھہ سے لے لیا اور خفا ہو کر کہا کہ کچھہ تو دیوانی ہوئی ہی یا تو نے معجون کھائی ہی ؛ مین آئینہ مانگتا ہون تو کچھہ کا کچھہ لے آتی ہی ؛ یہہ کہکے پکار پکار کر کہنے لگا کہ مین ابھی اِس اُسترے سے تیری ناک کاٹ ڈالتا ہون ؛ یہہ بات اُسکے سب محلے والون نے سنی ؛ اُسنے وہ اُسترہ باہر سے گھر مین پھینک دیا وونہین وہ رو رو کر کہنے لگی کہ ہی ہی ؛ اِس اُسترے سے میری ناک کٹ گئی اِس آواز پر تمام محلے کے رہنے والے دوڑے اور آکر جو دیکھنے لگے تو سچ مچ اِسکی ناک کٹی دیکھلائی دی اور وہ حجام بھی اِس حالت کو دیکھکر ششدر رہا عذر خواہی کر کے کہنے لگا کہ بی بی ؛ یہہ مجھہ سے بڑی تقصیر ہوئی ہی

اِسے معاف کر *

اِس بات کو سنکر نائب کے نوکرون نے کہا کہ ای گندھرپ تیرا اور اُس نائی کا قصہ ہم نے سنا ٔ اب ساد کنوار کی کہانی کا بیان کر ٔ اُس نے کہا کہ ساد کنوار برہمن بچہ تھا اور کروڑ روپی کا مال لیکر اپنے گھر سے تجارت کرنے کو نکلا اور چودہ برس تک سوداگری ہی کرتا رہا اور کئی کروڑ روپی جمع کر اپنے گھر کو چلا ٔ اتفاقا راہ مین ایک شہر ملا کہ اُسے کام رو کہتے ہین ٔ یہہ وہان گیا اور سنا کہ ایک عورت پندتی نام اس شہر مین ایسی حسین رہتی ہی کہ جسکی خوبصورتی کی تعریف بیان سے باہر اور کہ اُسکی ایسی پتلی کہ ویسی کسی عورت کی نہ ہوگی ٔ ایک رات کی چوکی کے ہزار روپی لیتی ٔ یہہ سنکر نہایت بے قرار ہو دل مین کہنے لگا کہ اگر اِس عورت کو مین نہ دیکھونگا تو قیامت تک افسوس رہیگا ٔ ہزار روپی اپنے ساتھ لے اُسکے یہان گیا ٔ تمام رات عیش و عشرت مین مشغول رہا ٔ یہہ ارادہ کیا کہ کئی شب اِس کے پاس اور بھی رہئے ٔ جب رات نے اپنا دامن سمیٹا اور سورج نے صبح کے گریبان سے منہہ نکالا تب ساد کنوار اپنے گھر آیا *

اِسی طرح سے کئی رات آیا جایا کیا ' اُس رنڈی کے گھر مین کاٹھ کا ایک جڑاؤ پتلا طلسم کا بنا ہوا ' نام اُسکا عجیب ' پیشانی پر اُسکی ایک لعل بے بہا جڑا ہوا تھا کہ جسکی روشنی کے باعث چراغ کی حاجت نہ تھی ' اُس کو دیکھکر ساد کنوار کا دل للچایا اور اپنی خاطر مین یہہ بات لایا کہ اِس عورت نے میرے بہت سے روپیے لیئے ہین ' اُنکے عوض یہہ جواہر بیش قیمت لیجئے اور یہان سے چپکے چل دیجئے *

اُس رنڈی نے جو اُسکے بشرے سے دریافت کیا کہ یہہ اُس جواہر کو مفت اُڑایا چاہتا ہی ' یہہ سمجھکر اُسکے پاس سے سرک گئی اور ایک پردے کی آڑ مین جا بیٹھی ' اِسنے جو اتنی فرصت پائی تو چارپائی سے اُٹھکر ہاتھ دوڑایا کہ اُس گوہر شب چراغ کو گھیر لے ' جونہین اِس کا ہاتھ اُس تک پہنچا وونہین اُس پتلے نے اُسکا پنجہ پکڑ لیا ' اُس نے بہتیرا چاہا کہ کسی تدبیر سے اپنا پنجہ چھڑا کر بھاگے لیکن اُسنے اور بھی ایسا گھمکر پکڑا کہ یہہ بے قابو ہو گیا ' ندان جب چھڑا نہ سکا تو گھبرا کر چلانے لگا تب اُسکی لونڈیون نے یہہ ماجرا دیکھکر اپنی بی بی سے

(جو پردے لوگی اِسی واسطے بیٹھی تھی) جا کہا ' او نہ بی بی ' تمھاری مراد بر آئی *

یہہ خوشخبری سنتے ہی وہ وہان سے دوڑی آئی ' آکر دیکھا کہ دام مین سونے کی چڑیا پھنسی ہی ہنس کر کہنے لگی کہ ای سادکنوار ' مین جانتی تھی کہ تو کسی بڑے آدمی کا لڑکا ہی اور یہہ نہ سمجھتی تھی کہ تو ایسا اُچکا دغاباز ہی دیکھہ ابھی کوتوال کو خبر کرتی ہون ' وہ تجھے لیجا کر کال سولی دیگا ' ایسے چور کی یہی سزا ہی ' یہہ سنکر بہت ڈرا اور اپنی کوتہ اندیشی پر ہزار لعنت و ملامت کی ' پھر منت و التجا سے کہنے لگا کہ ای پنڈت کی کسی طرح تو مجھے کوتوال کی سولی سے بچالے *

وہ بولی کہ ایک صورت سے تیری جان بخشی ہو سکتی ہی اگر تو تمام مال و اسباب اپنا مجھہ کو منگا دے اور پھر کبھی اُسکا دعوا مجھہ سے نہ کرے اور نہین تو اپنی جان سے ہاتھہ دھو ' اُسنے دیکھا کہ سواے اِسکے میرا چھٹکارا نہین تب اُس نے اپنے لوگونکو بلوا کر کہا کہ میرا سب مال و متاع اِس کے حوالے کرو ' نہین تو مین اِس کے ہاتھہ سے مارا جاتا ہون ' اُن نے تمام نقد و جنس

جو کچھ تھا اُس عورت کو لا دیا تب اِسنے اُسکا ہاتھ چھڑا دیا
تو وہ غریب راتون رات بھاگ کر کسی طرف چلا گیا اور مین
رفتہ رفتہ تمھارے ملک مین آنکلا * یہہ سب احوال راجا کے
نوکرون نے سنکر حجام کو چھوڑ دیا * یہہ قصہ دوتک نے کرتک
سے کہکر کہا کہ جیسے گندھرپ اور سادکنوارا اور حجام نے عورتونکے
ہاتھ سے ذلت کھینچی * ویسے ہی ہم نے بھی اُس بیل سے *
اب کچھ ایسی تدبیر کیا چاہئے کہ جس ڈھپ سے شیر اور
بیل مین دوستی کروائی تھی ویسی اُن دونون مین دشمنی ڈلواؤن *
کرتک نے کہا یہہ امر نہایت مشکل ہی کیا تو نے نہین سنا *
کہ سیتا باوجود کہ رام کی جورو تھی اُس سے کچھ نہ ہوسکا *
دوتک نے پوچھا کیونکر * اُسنے کہا اگرچہ وہ قصہ طول طویل ہی
لیکن مختصر کرکے کہتا ہون * سیتا رام اور اُسکا بھائی لچھمن
اُن تینون نے بارہ برس تک ایک جنگل مین گذران کی جب
لنکا مین راون نے یہہ بات سنی تو اُس جنگل سے سیتا کو
اُڑا لیگیا رام پھر بڑی محنتون سے اُسکو وہان سے لایا *
جتنی اُس کی عزت آگے تھی اُتنی ہی رہی * کچھ اُس کی آبرو

مین بتانہ آیا اور اپنے دل اکو اُس کی محبت سے ہرگز نہ پھرا ٔ اُس کی بہنین (جو سیتا کو دیکھہ نہین سکتی تھین) اپس مین صلاح کی ٔ کچھہ ایسی فکر کیا چاہیے کہ اُس کی محبت بھائی کے دل مین نہ رہے *

ایک اُن مین سے اُتھہ کر دوسری سے کہنے لگی کہ دیکھہ ابھی مین تجھے اُس کا تماشا دکھلاتی ہون ٔ یہہ کہکر بھائی کے گھر گئی ٔ وہ اُس وقت چوپر کھلاتا تھا ٔ یہہ جاتے ہی بھاوج سے ٹھٹھا کرنے لگی اور ہنستے ہنستے اُس سے پوچھا کہ تجھے کچھہ یاد ہی راون کی شکل کیسی تھی ٔ سیتا بیچاری اُس کے مکر چکر سے واقف نہ تھی سدھاوٹ سے بولی ٔ راون کے دس سر بیس آنکھین اور سو اُنگلیان تھین ٔ پھر وہ کہنے لگی کہ اُس کی تصویر ذرا تو کھینچ تو مین دیکھون وہ کیسا تھا اُس بد ذات کے کہنے سے یہہ نیک بخت بے خوف و خطرے سفید مٹی سے زمین مین اُس کی صورت کا نقشہ کھینچنے لگی اِس مین وہ مکارہ بولی کہ جب تک تو کھینچے مین اپنے لڑکے کو دودھہ پلا آؤن ٔ یہان سے دوڑی ہوئی جہان

رام چوپٹ کھیلتا تھا چلی گئی ۔ جاتے ہی کہا ۔ ذرا اپنی جورو کا تماشا چل کر دیکھو ۔ یہہ کہکر بھائی کا ہاتھ پکڑ لائی جہان سیتا وہ نقشہ کھینچ رہی تھی ۔ کہا دیکھو جو اِس نے اُسے نہین دیکھا اور اُس سے نہین ملی تو اُس کی تصویر کھینچ کر کیون دیکھتی ہی ۔ یہہ دیکھہ سنکر رام کو بہت غیرت آئی ۔ خفا ہو کر کہنے لگا کہ سیتا ۔ تجھے جان سے کیا مارون ۔ تو عورت ہی اور رنڈی کا مارنا مرد ہو کر خوب نہین لیکن بہتر یہہ ہی کہ میرے گھر سے نکل جا * کرتک نے یہہ داستان سنا کر کہا کہ عورت کی محبت مین رام نے دریا پر پل باندھہ کر لنکا کو جلایا اور سونے کے کوٹ کو توڑا اور اُسے خاک سیاہ کیا اور راون کو مارا لیکن اپنے گھر سے ایسی پارسا عورت کو ایک دم مین رنڈی کے بہکانے سے نکال دیا ۔ دوتک نے کہا بھائی ۔ وہ کون سی بات ہی جو مکر وحیلے سے نہین ہو سکتی ۔ سیتا نیک بخت تھی اپنے خاوند کی آبرو کے واسطے کچھہ نہ بولی اگر بدکار ہوتی تو جیسا کہ ایک مان نے اپنے خصم کے ساتھہ یہہ سلوک کیا کہ اُس کے روبرو یک یار کو نکال دیا اور

دوسرے کو نہلا دھلا کھلا پلا اُس کے ساتھ کر کے تھوڑی دور تک بستی سے باہر پہنچوا دیا ویساہی وہ بھی کرتی کرتک نے کہا کہ وہ نقل کیونکر ہی *

دوتک بولا دوارکانگری مین ایک مالی کی رنڈی بدکار کوتوال اور اُسکے بیٹے سے رہتی تھی ایک دن شب کو ایسا اتفاق ہوا کہ اُس کے لڑکے سے برے کام مین مشغول تھی کہ اتنے مین کوتوال دروازے پر آیا اور کواڑون کو کھٹکھٹایا تب اُسنے لڑکے کو جلدی سے کوٹھی مین چھپا اور اُسکو دروازے پر سے اپنے پاس بلایا اور فی الفور ہم بستر ہونے لگی

قضاکار وونہین اُس کا خاوند بھی دروازے پر آن پہنچا تب رنڈی نے کوتوال کو سکھایا کہ مین تو بت کھولنے جاتی ہون پر تم لٹھہ کاندھے پر دھرے بڑبڑاتے غصہ کرتے باہر چلے جانا مین پیچھے بات بنالونگی اُس نے ویساہی کیا تب مالی نے گھر مین آکر اُس سے پوچھا کہ آج ہمارے گھر مین رات کو کوتوال کیون آیا تھا اور خفگی کس پر کرتا چلا گیا مالن بولی کہ اُس کا بیٹا اُس سے آزردہ ہو کر میرے یہان چھپاہی اور وہ اُس کو

ڈھونڈھتا ہوا آیا تھا، اُسنے جو اپنا بیٹا یہان نپایا تو کچھہ بکتا ہوا چلا گیا، یہہ کہکر اُس نوجوان کو کوٹھی سے نکالا اور نہلا دھلا کھلا پلا اپنے خصم کو اُس کے ساتھہ کر کے تھوڑی دور اُسے پہنچوا دیا اور رخصت کے وقت کہہ دیا کہ یہہ گھر اپناہی سمجھو جب تمھارا جی چاہے تب آیا کیجو، اِس لئے مین کہتا ہون کہ کام پڑے پر جسکی عقل بحال رہی وہی عاقل ہی *

پھر کرتک نے کہا بھائی، اُن دنون مین بڑی دوستی ہی، تم کیونکر چھڑاوگے، دوتک بولا کہ یار، جو کام تدبیر سے ہوتا ہی سو زور سے نہین ہوتا جیسا کہ کوے نے سانپ کو جان سے کھوایا، سنجوگ کیا مال ہی کہ مین اُسکو اُس کے رتبے سے گرا نسکونگا، پھر کرتک نے پوچھا کہ وہ قصہ کیونکر ہی، دوتک بولا کہ کسی درخت پر ایک جوڑا کوون کا مدتون سے رہتا تھا اور اُسی درخت کی جڑ کے کھنڈلے مین بڑا سا کالا سانپ بھی رہا کرتا، کوے کی مادہ نے اپنے گھونسلے مین انڈے دیئے اور کوا سینے لگا، بعد بیس بائیس روز کے بچے نکلے جب مہینے ایک کے بچے ہوئے تب وہ سانپ اپنی جگہہ سے نکلا

اور آستے آستے اُس درخت پر چڑھا، کوا تو اُسوقت وہان نہ تھا اُس کے بچونکو کھوندے مین سے کھالیا، ہرچند اُسکی مادہ ایک دوسری ٹہنی پر بیٹھی ہوئی بہتیرا کان کان کیا کی اور بہت واویلا کر رہی پر کوئی اُسکی داد کو نہ پہنچا اور کچھ فائدہ اُسکی فریاد سے نہ ہوا جب کوا باہر سے پھر آیا تو مادہ نے اُس سے بچون کی مصیبت اور اپنے کانپنے کا احوال کہا، یہہ اُس سانپ کا ظلم سنکر دو تین دن بچون کے سوگ مین رہا اور بہت سا رویا دھویا اور دانا پانی چھوڑا تب اُس گرد نواح کے جتنے کوے تھے اُس حادثے کی خبر سنکر سب آئے اور اُسے جو اپنے جگر گوشون کے ماتم مین ماتمی لباس پہن کر بیٹھ رہا تھا، تسلی دی اور اُس کا ہاتھ منہہ دھلا کھانا پینا کھلا پلا رخصت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب مادہ نے نر سے کہا، اب یہان رہنا خوب نہین صلاح یہی ہی کہ اِس جگہہ کو چھوڑ دیجئے، کہین دوسری جگہہ آرام کی اچھی سی دیکھہ کر جا رہئیے، کیونکہ حکما کہتے ہین، تین چیزون سے انسان جلد مرتا ہی، ایک تو یہہ کہ جسکی عورت بیگانے مرد پر فریفتہ ہو، دوسرے یہہ کہ رہنا اس گھرمین

جہان سانپ رہتا ہو * تیسرے یہہ کہ دوستی کرنی احمق سے *
کوے نے کہا اے ناقص عقل * تو اتنی بیقرار نہ ہو تک
صبر کر دیکھہ تو مین تیرے بچون کا بدلا کیونکر لیتا ہون * وہ بولی * مجھے
میرے ساتھہ اتنی جھوٹھی باتین کرنی نہ چاہئین تیری عقل کی
کیا رسائی جو اُس سے کچھہ کام ہوسکے اور نادان مین ہزار
طرح کی قوت ہو پر اُس سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا کوے نے
اُس سے کہا * تو نے نہین سنا جو خرگوش نے اپنی
عقل کے زور سے شیر کو مارا * وہ بولی یہہ بھی تو جھوٹھہ
کہتا ہی بھلا خرگوش شیر کو کیونکر مار سکتا ہی * کوے نے
کہا مندرکارن ایک جنگل ہی وہان اکثر اقسام طرح کے جانور
رہتے تھے * اتفاقا دردانت نام ایک شیر کسی پہاڑ سے
نکل کر اُس جنگل مین آرہا * ہر روز بہت جانور وہان سے مارتا *
ایک اُن مین سے کھاتا اور سب چھوڑ کر چلا جاتا جب دو تین
مہینے اسی طرح گذرے تو بہت سے جانور مارے گئے
جب یہہ صورت وہان کے جانورون نے دیکھی تو سب جمع
ہو کر آپس مین کہنے لگے کہ اگر اسی طرح یہہ شیر ہمین مارا

کریگا تو کئی مہینے کے عرصے مین کوئی باقی نہ رہیگا سب کو
تھکا نے لگا دیگا *

آخر سب نے ملکر یہہ صلاح کی کہ شیر کے پاس کسی شخص
دانا کو بھیجا چاہئے کہ وہ جاکر یہہ بات کہے کہ تمھارا پیٹ ایک جانور
کے گوشت سے بھرتا ہی پس اتنے جانورون کا روز تم
خون ناحق کیون کرتے ہو ایک جانور ہر روز ہم تمھارے
کھانے کے لئے پہنچا دیا کرینگے یہہ بات تمھارے واسطے
بہت اچھی اور ہمارے بھی *

جب آپس مین اُن کے یہہ صلاح ٹھہری کہ ایک گیدڑ کو یہان
سے یہہ پیغام دیکر اُس کے پاس بھیجئے اِس مین ایک
خرگوش مجلس سے بول اُٹھا کیا رو یہہ بات گیدڑ سے
ہرگز درست نہ ہوگی بلکہ یہہ وہان جاکر ہمارے برخلاف کہیگا
کیونکہ جب سے یہہ شیر اِس جنگل مین آیا ہی تب سے ہمارے
گھرون مین ماتم اور گیدڑون کے شادی ہوئی ہی وہ
جھنجھلا کر بولا کہ اگر میری وکالت تجھکو منظور نہین اور
فتنہ انگیز جانتا ہی تو تو ہی جا اور اُس معاملے کو بنالا تب خرگوش

سے اُس مہم کے واسطے کمر ہمت کی باندھی اور شیر کے نزدیک جا کر آداب بجالایا، اُس نے دیکھہ کر پوچھا تو کہان سے آیا، اُس نے ہاتھہ جوڑ کے عرض کی کہ خداوند، اِس جنگل کے تمام رہنے والون نے مجھے بطور ایلچی کے آپ کی خدمت مین بھیجا ہی اور یہہ عرض کی ہی کہ خود بدولت کو بہت جانورونکو مارنے اور اذیت دینے سے کیا حاصل، ہم سرکار مین یہہ اقرار نامہ لکھہ دیتے ہین کہ ہمیشہ ایک جانور آپ کی، خوراک کے واسطے بلا ناغہ پہنچا کریگا، اِس مین ہرگز کبھی خلاف نہ ہوگا، شیر نے قبول کیا، خرگوش وہان سے رخصت ہو اپنے جنگل کو پھر آیا جو گفتگو اُسکے اور اِسکے درمیان ہوئی تھی سو جانورونکو سب سنادی، ہر روز ہر ایک گلے سے جانور شیر کے یہان پہنچا کرتا جب نوبت خرگوش کی پہنچی اُسنے اندیشہ کیا کہ اب کچھہ ایسی تدبیر کرون کہ جس سے شیر کا لقمہ نہ ہون، یہہ خیال دل مین لاکر اپنے بچون سے رخصت ہو روتا ہوا شیر کی طرف چلا، تھوڑی دور جاکر راہ مین بیٹھا اور اپنے دل مین یہہ فکر کرنے لگا کہ لوگ مجھے دانا اور عقلمند کہتے ہین اگر میری عقل

اِسوقت کچھ کام نہ آوے تو جاے تعجب اور محل افسوس کا ہی وہان سے اُٹھکر یہہ خیال کرتا ہوا ہولے ہولے نزدیک شیر کے گیا، وہ بھوکھہ کی جہانجھہ مین بیٹھا تھا، اُسے دیکھتے ہی غرانے لگا کہ تونے آج اِتنی دیر کیون لگائی، میرے ناشتے کا وقت تل گیا اور بھوکھہ نے مجھے بیتاب کیا،

خرگوش ڈرتے ڈرتے کہنے لگا کہ اگر امان پاؤن تو کچھہ عرض کرون، باگھہ بولا جو کہنا ہو سو جلد کہا خرگوش کہنے لگا کہ مین چلا آتا تھا راہ مین ایک شیر ملا، اُس نے میرا پیچھا کیا مین بھاگا اور پکار کے کہا کہ تو نہین جانتا ہی کہ پادشاہ یہان کا دردانت ہی مین اُسکی خوراک ہون تو کون ہی کہ مجھے کھایا چاہتا ہی، بادشاہ سے نہین ڈرتا اور اُسکا خوف نہین کرتا تو وہ بولا کہ دردانت کیا چیز ہی، اور اُسکو اِتنی طاقت کہان کہ مجھہ سے لڑے اور اب اِس جنگل مین رہ سکے، تجھے مین نے اِسواسطے چھوڑ دیا، تو جاکر اُسے خبر کرے، غریب پرور، مین نے آپکو اطلاع کردی، آگے مختار ہین *

شیر اتنی بات سنتے ہی غصے سے جل گیا، کہنے لگا کہ تو مجھے

اُس کا ٹھکانا بتلا دے ۔ یہہ آگے آگے شیر پیچھے پیچھے جاتے جاتے ایک ایسے جنگل مین لیگیا کہ جس مین ایک بڑا کوا تھا ۔ اُس کوئے کے لب پر کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ کا دشمن اِسی مین ہی ۔ جیون شیر نے کوئے کو جھانکا تیون اپنا عکس پانی مین دیکھا ۔ جانا کہ وہ یہی ہی ۔ غضبناک ہو کر بھبکنے لگا اور ویسی آواز کوئے سے بھی نکلنے لگی ۔ شیر خفگی سے بولا کر اُس کوئے مین کود پڑا اور پانی مین ڈوب کر مر گیا ۔ پھر کوے نے کہا ای مادہ ۔ جس طرح اُس خرگوش نے اپنے عقل کے زور سے شیر کو مار کھپایا ۔ اُسی طرح مین بھی اِس سانپ کو مارونگا ۔ مادہ نے کہا اگر تجھ کو کچھ عقل ہی تو دیری نہ کر ۔ کوا بولا دانشمندون نے یون کہا ہی کہ جلدی مین کوئی کام اچھا نہین ہوتا ہی *

* جلدی نہ کر کہ کام ہی موقوف وقت پر *

* سارا انار ترے کے ہی وقت آئے ہی اگر *

انشا اللہ تعالی آج تو مین اپنے دل سے مصلحت کرتا ہون ۔ کل اپنا کام کرونگا ۔ مادہ نے کہا ای کوے ۔ جسکو جو کام

کرنا ضرور ہوا اور اُس سے وہ ہو سکتا ہو اور وہ کہے کہ آج نہین کل کرونگا اُس سا دوسرا کوئی دنیا مین نادان نہین ؁ اسواسطے یہہ مثال لائے ہین * شب حاملہ فردا چہ زاید *

کوا یہہ بات سنکر چیت گیا ؁ وہ بولی مناسب یون ہی کہ ابھی تو یہان سے جا اور سانپ کے مارنے کی تدبیر کر کیونکہ وہ ہمارا جانی دشمن ہی *

کوا جو اُڑا تو وہان کے بادشاہ کے رنگ محل پر جا بیٹھا اتفاقا اُس وقت بادشاہ کی بیٹی غسل کرتی تھی اور اپنا نولکھا ہار موتیون کا گلے سے اُتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا تھا ؁ کوا اُس ہار کو اپنی چونچ مین لیکر کوٹھے کی منڈیر پر جا بیٹھا ؁ لونڈیون نے غل مچا کر کہا کہ شہزادی کا ہار کوا اُٹھا لیگیا اور کوٹھے پر جا بیٹھا ؁ اِس بات کے سنتے ہی بادشاہ نے لوگون کو دوڑایا کہ خبردار ہار جانے نہ پاوے *

جب کوے نے دیکھا کہ ایک خلقت میرے گرد جمع ہوئی تب وہ وہان سے آہستے آہستے اُڑتا ہوا اپنے گھونسلے کی طرف چلا ؁ جتنے آدمی جمع ہوئے تھے سو سب اُسکے پیچھے پیچھے

ہان ہان کرتے دوڑے وہ اُس درخت پر جا بیٹھا جس مین وہ سانپ تھا اور وے لوگ بھی اُسکے نیچے جا کھڑے ہوئے آدمیون کے شور و غل سے سانپ درخت پر چڑھہ گیا اور کوے کے گھونسلے مین جا چھپا تب کوے نے غنیمت جانکر وہ ہار سانپ کے گلے مین ڈالا اور آپ دوسرے درخت پر جا بیٹھا *

دو چار آدمی وہ ہار اُتارنے کو اُن مین سے اُس درخت پر چڑھہ گئے وہان جا کر کیا دیکھتے ہین کہ ہار سانپ کے گلے مین پڑا ہی اور وہ اُنکو دیکھہ اپنا سر اُٹھا کر چارون طرف پھنکاری مارنے لگا وے لوگ اُسکے ڈر سے ہار نہ لے سکے اور نیچے اُتر آئے اور لوگون سے کہنے لگے کہ ہار سانپ کے گلے مین پڑا ہی وہ غصے سے پھنکاری مار رہا ہی ہمارا ہوا و نہین پڑتا جو اُسکے گلے سے اُتارین تب اُنھون نے بڑھئی کو بلوایا اور وہ پیڑ جڑ سے کٹوایا سانپ کو مار ہار پادشاہ کے پاس لے آئے *

پھر دمنک نے کہا بھائی کوے نے سانپ مارا اور خرگوش نے شیر یہہ بیل کیا چیز ہی جو مین اپنی عقل سے اُسکو نہ مار سکونگا کرتک نے کہا ای دمنک اگر مجھہ کو

مارنے کی طاقت ہی تو جا اُس کام مین غفلت نہ کر، دوتک نے جب کرتک کی زبان پائی تو تنہا سنجوگ کو بلا کر جھوتھ موتھ کہنے لگا کہ مجھے بادشاہ نے کہا ہی کہ تو سنجوگ کو جا کر کہہ دے کہ سرکار پادشاہی مین فوج کم ہی اور خزانہ بہت، تو لشکر رکھنے کی ایسی فکر کر کہ کسی کو خبر نہ ہو اور سپاہ رکھی جاوے، سنجوگ نے اُسکی بات پر اعتماد کرکے دروازہ خزانے کا کھولا اور سپاہ رکھنے لگا، جب دوتک نے دیکھا کہ سنجوگ نے فوج رکھنے کے پیچھے سارا خزانہ بادشاہی صرف کیا تب شیر کے پاس جاکر آداب بجالایا اور اپنے پائے پر کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ جہان پناہ، ان دنون کچھ عجایب تماشا نظر آتا ہی پر جناب عالی کے روبرو عرض نہیں کرسکتا ہون کیونکہ بزرگون نے کہا ہی جو کوئی بن بلائے کسی کے گھر جاوے یا بن پوچھے بات کہے تو اُسکے برابر کوئی احمق نہین، لیکن مین ڈرتا ہون کہ میرا وہ حال نہ ہو جو استاد سے شاگرد کا ہوا *

شیر نے پوچھا وہ قصہ کیونکر ہی، دوتک کہنے لگا کہ مین نے یون سنا ہی کہ لکھنوتی ایک بستی ہی، وہان کسی معلم سے ایک

لڑکا پڑھتا تھا اور میانجی اُسکا افیمی جب افیم اُتر جاتی اُسے نیند آتی اور اُنگھنے لگتا ٭ اگر اُس حالت مین کوئی اُسسے کچھ کہتا یا شاگرد کوئی لفظ سبق کا پوچھتا تو خفا ہوکر شاگرد کو خوب مارتا اور کہتا کہ ای بیوقوف ٭ اول مکتب مین ادب سیکھنا چاہئیے کہ جس کے باعث سے بہت کام نکلتے ہین *

غرض ہر روز شاگرد کو یہی تاکید کیا کرتا تھا کہ اگر پھر کبھی بغیر پوچھے مجھسے کچھ بات کی یا مجھے سوتے سے جگایا تو مارتے مارتے مار ڈالونگا ٭ شاگرد نے توبہ کی کہ پھر ہرگز ویسا کام نکرونگا ٭ ایک دن رات کو چراغ اپنے سامھنے رکھکر اُسی شاگرد کو پڑھا رہا تھا ٭ اتنے مین اُسے پینک جو آئی تو شملہ اُسکا چراغ کی تیم پر جا پڑا اور پگڑی جلنے لگی ٭ گرمی جو اُسکو پہنچی تو چونک کر شاگرد سے کہنے لگا کہ ای بدذات ٭ تو دیکھتا تھا کہ پگڑی میری جلتی تھی مجھے کیون نہ جگا دیا ٭ یہہ کہکر اُسکو بہت سا مارا ٭ اُسنے رو رو کر کہا کہ آپ ہی نے مجھے منع کیا تھا سوتے کے وقت مجھے مت جگائیو اور بے پوچھے بزرگون کی بات مین نہ بولیو کہ بے ادبی ہی ٭ اِسواسطے مین نے آپ کو نہ جگایا ٭ آخوند جی نے

کہا کہ لاحول ولا قوت مین نے اِس بات کو منع نہین کیا تھا کہ کسی کا نقصان اپنے سامھنے ہو وہ اُسے خبر نکرے اور بیٹھا دیکھا کرے *

پھر دوتک نے کہا کہ خداوند میرا اور آپ کا قصہ اُس استاد شاگرد کا سا ہی اگر کہون تو بےادبی جو نہ کہون تو سرکار کا نقصان ہی پادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تجھے اپنا وزیر اِسی واسطے کیا جو تو دیکھے سو حضور مین ظاہر کرے اگر تو نے کچھ دیکھا ہی تو کیون نہین کہتا خصوص جس مین کہ سرکار کا فائدہ ہو اُسے چھپانا نہایت نامناسب ہی تب اُسنے عرض کی جو غلام حضور مین ظاہر کرے اگر اُسے باور کیجیے تو مفصل گوش گذار کرے شاہ نے اِشارہ کیا کہ ہون دوتک بولا کہ خداوند سنجوگ باغی ہوا ہی کیونکہ جناب عالی کے بے حکم اُوپرہی اُوپر فوج رکھتا ہی اور وہ آپ بھی زور آور ہی سواے اِسکے سرکار کا خزانہ اُسی کے ہاتھ مین ہی اِس بات کے سنتے ہی بادشاہ آگ ہو گیا اور کئی جاسوس اُسی وقت اُسکا احوال دریافت کرنے کو مقرر کیے اُنھون نے دو چار دن

کے بعد اُسکا احوال موافق اظہار دوتک کے حضور مین ظاہر کیا تب دوتک بولا کہ پیر مرشد' مقدمے کی صورت یون ہی جو آپ نے سنی' غلام نے خلاف نہین عرض کیا' اب آپ مختار ہین جیسا مناسب جانئیے ویسا کیجئے تب شیر نے دوتک سے کہا اگر مین اُس کو مار ڈالون تو ساری خلقت مجھے کہنی کہ یہہ کیسا بادشاہ ہی کہ جسکو بلا کر خلعت سرفرازی کا دیتا ہی' پھر اُسے مار ڈالتا ہی' یہہ بات میرے حق مین موجب بدنامی کا ہی *

دوتک نے عرض کی کہ خداوند' غلام کی عقل ناقص مین یون آتا ہی' کہ بالفعل اُس کو خزانے کی خدمت سے تغیر کیجئے اور دوسرے کو اُسکی جگہہ بحال اور اُسکے کھانے کے لئے کچھ تھوڑا سا مقرر کر دیجئے کہ جس سے اُسکے بدن کا زور کم ہو جاوے' بادشاہ نے دوتک کے کہنے سے فرمایا کہ سنجوگ سے کام چھین لین اور راتب کم کر دین تب دوتک حضور سے رخصت ہوا اور پادشاہی دروازے پر آکر دربان سے کہا کہ حضرت کا حکم یون ہی کہ سنجوگ آج کی تاریخ سے بے حکم ہمارے

حضور مین نہ آنے پاوے یہہ کہکر اپنے گھر گیا اور سنجوگ لو بلا کر کہا کہ پادشاہ نے تیرے حق مین یون فرمایا ہی کہ ہمارے بلائے حضور مین وہ نہ آوے اور فوج کے رکھنے مین مشغول اور سرگرم رہے جب بہت سی نگہداشت کر چکے تب حضور مین آوے وہ بیان بیوقوف اُس وزیر دغاباز کی بات کو سچ جان کر خوشی سپاہ رکھنے لگا اور کئی روز حضور مین مجرے کو نہ گیا تب دوتک نے قابو پاکر دربار مین کسی سے بادشاہ کو سنا کر پوچھا کہ سنجوگ کئی دن سے یہان نہین آتا اِس کا سبب کیا ہی وہ بولا کہ مجھے معلوم نہین و و نہین بادشاہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ وہ پانچ چار روز سے حضور مین حاضر نہین ہوتا *

دوتک نے کہا کہ بندے نے پہلے ہی جناب عالی مین عرض کی تھی کہ اُسکے پاس دن بدن فوج جمع ہوتی ہی یقین ہی کہ وہ آج کال آپ سے مقابلہ کرے پادشاہ نے کہا اِی دوتک اگرچہ اُسکی بدذاتی جاسوسون کی زبانی کچھ کچھ ہم سن چکے ہین تاہم جسکو تو عقلمند جانے اُسکو وہان جلد بھیج دے کہ قرار واقعی

اُسکا احوال دریافت کرکے ہم کو خبر دے *

وہ ایک عقلمند چوبے کو جو اُس کا یار جانی تھا اپنے طور کی باتین سکھا پڑھا روبرو بادشاہ کے لایا اور اُسی کو اِس مقدمے کی تحقیقات کے واسطے مقرر کروایا جب یہہ سنجوگ کے یہان پہنچا، وہ اُسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بہت سی تعظیم کی اور اپنے پاس بیٹھایا، عطر و پان اُسکے سامہنے رکھوائے اور پوچھا کہ تمہارا آنا یہان کیونکر ہوا، کہا دوتک وزیر نے مجھے تمہارے پاس اِسواسطے بھیجا ہی کہ سواری بادشاہ کی عنقریب ہی تم نے ابتک کچھ فوج رکھی ہی یا نہین، اگر رکھی ہی تو بہت اچھا والا بادشاہ کو کیا جواب دوگے جب وہ پوچھیگا، سنجوگ بولا کہ میری طرف سے وزیر کی خدمت مین سلام عرض کرکے التماس کرنا کہ مین نے خداوند کے اقبال سے برتی کتیلی فوج جمع کی ہی تھوڑے سے لوگ اور بھی رکھہ لون تو حضور مین حاضر ہون *

یہہ کہکر کچھ اُسے دے دلا بہ خوبی رخصت کیا پھر وہ حضور مین حاضر ہوا اور آداب بجا لایا تب حضرت نے پوچھا کہ مین نے

جو تجھے وہان بھیجا تھا سو تو نے کیا دیکھا ' اُسنے عرض کی پیر مرشد '
مین اپنی آنکھون دیکھہ کر آیا ہون کہ اُسنے بہت لوگ
رکھے ہین اور اُسکی بات چیت اور اوضاع اطوار سے اور
اُسکے بعضی ملازمونکی زبانی یون معلوم ہوتا ہی کہ آج کل خداوند
کا سامہنا کرے ' یہہ سنتے ہی شیر آگ کا بگولا ہوکر دوڑا
اور جھپٹ کے سنجیگ کی گردن توڑ ڈالی اور اُسکا
لہو پی گیا ' بعد اُسکے وفاداری اور خوبیان اُسکی جب یاد آئین
بہت سا افسوس کیا اور کہنے لگا کہ یہہ میرا بڑا خیر خواہ نوکر تھا '
مین نے اُس کے مارنے مین عبث جلدی کی ' بہتر یہہ تھا کہ
اُسکا احوال بہ تامل دریافت کرکے جو مناسب جانتا سو کرتا *
دونک نے کہا خداوند ' اب اُس کے لیئے پچتانا
عبث ہی کیونکہ یہہ بات دنیا مین زبان زد ہی کہ نہ ٹوٹا شیشہ
بنتا ہی نہ موا آدمی پھر جیتا ہی ' خدانخواستہ اگر وہ تم سے
مقابلہ کر بیٹھتا تو تمام عمر اُس رسوائی کا داغ تمہارے دل سے
نہ چھوٹتا ' خوب ہوا جو دشمن زبردست مارا گیا اور اگر وہ آپ کے
ہاتھہ سے بچ جاتا تو آخر بدلا اُسکا کبھو نہ کبھو تم سے لیتا ' یہہ

سنکر بادشاہ اپنے دیوان خانے مین آ بیٹھا اور کھانا کھانے لگا تب دوتک نے یہہ شعر حضور مین پڑھا *

* اگر تو سیج کو سو طرح سے لگاویگا *
* پہ یاد رکھہ تو کبھی اُس سے پھل نہ پاویگا *

جب بشن سرما پنڈت نے دوسری کہانی سرہد بھید کی
(یعنے اچھی دوستی مین بگار کرانا) تمام کی

تب راجا کے بیٹون نے کہا کہ مہاراج ہم نے یہہ لتہا سنی اب تیسری نقل بگرہ یعنے جنگ کی بیان کیجئے کہ اُسکے سننے سے ہم مستفید ہووین پنڈت نے کہا یون سناہی کہ کسی وقت خشکی اور تری کے جانورون مین لڑائی ہوئی تھی آبی جانورون کا بادشاہ قاز اور خشکی کے پرندون کا ہدہد تھا باوجود قاز کا لشکر زیادہ تھا پر ہدہد نے اپنی دانائی اور تدبیر سے اُسپر فتح پائی راجزادون نے پوچھا کہ مہاراج وہ کیونکر ہی اُسے مفصل بیان کیجئے *

پنڈت کہنے لگا کہ ہندوستان مین ایک شہر ہی نام اُسکا کرپور اُسکے نزدیک ایک بڑی سی جہیل تھی کہ اُس سے

کئی ندیان اور نالے نکلے تھے، اُس مین ایک قاز بادشاہی کرتا تھا اور مرغابی سے تا سرخاب اور بگلے سے جل کوے تک اُسکے حکم مین تھے، قاز ایک روز اپنے تخت پر خوش و خرم بیٹھا تھا، اِتنے مین ایک بگلے نے آکر آستانہ بوسی کی اور آداب سے ہاتھ باندھہ کر دور کھڑا ہو رہا، بادشاہ نے پوچھا کہ تجھے آج بہت دنون پیچھے دیکھا، بگلا بولا کہ غلام گھر مین نہ تھا، ابھی ایک ملک سے چلا آتا ہی کہ وہان کا احوال مجھسے بیان نہین ہوسکتا *

فرمایا کچھہ کہا چاہیے، عرض کی کہ بیٹھے بیٹھے جو دل اُکتایا تو جی مین یون آیا کہ کہین کی سیر کیجیے جب گھر سے نکلا، پھرتے پھرتے دکھن کی طرف جا پہنچا، وہان ایک پہاڑ نظر آیا، اُسکو ڈھولاگر کہتے ہین اُس کے گرد میوہ دار درخت بہت سے دیکھنے مین آئے اور وہان کے باشندون سے یہہ معلوم ہوا کہ یہان کے پرندون کا بادشاہ ہدہد ہی *

مین نے اپنے جی مین یہہ اِرادہ کیا کہ اگر اُس سے ملاقات ہو جاوے تو کیا خوب اتفاق ہو، مین اِسی سوچ بچار مین بیٹھا تھا کہ اتنے مین اُسکے بھی دس بارہ نوکر وہان آنکلے، مجھہ سے اور اُن سے

جو گفتگو درمیان آئی سو قابل اظہار کے نہین *

قاز نے کہا، تم شوق سے بے خوف و خطر جو دیکھا اور سنا ہی سو کہو، اُس کا کچھ مضایقہ نہین، مثل ہی کہ نقل کفر کفر نباشد *

جب بگلے کی خاطر جمع ہوئی آدب سے بیٹھہ کر کہنے لگا کہ خداوند، آتے ہی اُسکے نوکرون نے مجھہ سے پوچھا تو کون ہی اور یہان کیون آیا ہی، مین نے کہا، قاض پادشاہ کے خاص نوکرون مین سے ہون اور بطریق سیر کے اِدھر آ نکلا ہون، اب اپنے ملک کو چلا جاؤنگا، پھر مین نے اُن سے پوچھا کہ تم کون ہو، بولے کہ ہم ہدہد پادشاہ کے نوکر ہین جو اِس وقت مین ویسا بادشاہ کوئی نہین *

مین نے کہا کہ اِتنی بڑائی اور فخر کرنا کیا ضرور ہی، خدا کی قدرت معمور ہی، پھر اُنھون نے پوچھا کہ تم سچ کہو کہ اپنے اور ہمارے پادشاہ مین کس کو بڑا جانتے ہو اور دونو نکے ملکون مین سے کس کا ملک زیادہ آباد ہی، مین نے جواب دیا کہ ای نادانون، کیا پوچھتے ہو، کہان راجا بھوج اور کہان گنگا تیلی،

* چہ نسبت خاک را با عالم پاک *

کرن پور ہمارا وہ شہر ہی کہ بہتون پر فضیلت رکھتا ہی اور ہمارے بادشاہ کا ثانی آج تک نہ کوئی ہوا ہی نہ ہوگا پس اب بہتر یہہ ہی کہ اِس جنگل اور پہاڑ مین رہ کر کیا کروگے ہمارے بادشاہ کے یہان چلو اور تمھارے بادشاہ کی وہی مثل ہی کہ جہان روکھہ نہین تہان آرنڈ ہی روکھہ ہی ؛ اگر ہمارے ملک مین کبھی تم آؤ اور اُسکی برائی اور آبادی اور بادشاہ کے عدل و انصاف کو دیکھو تو دنگ رہ جاؤ اور بہت محظوظ ہو پس اب بہتر یہہ ہی کہ اِس جنگل اور پہاڑ کو چھوڑو اور ہمارے بادشاہ کے یہان چلو *

اِس گفتگو کے سُنتے ہی وے بےچین آبرو ہوئے اور رشک کی آگ مین جلنے لگے اور عداوت پر کمر باندھی ؛ جیسا کہ داناؤن نے کہا ہی کہ سانپ کے منہہ مین شربت اور احمقون کو نصیحت کڑوی لگتی ہی اور اِن باتون سے مجھے کمال پشیمانی حاصل ہوئی جیسا کہ بعضے پرند جانور ایک بندر کو نصیحت کرکے پشیمان ہوئے *

قاز نے کہا اُسے بیان کرو وہ کیونکر تھی ؛ وہ بولا کسی پہاڑ تلی مین

ایک نالے پر بڑا سا درخت پاکر کا تھا اُسکی ٹہنیون پر بھانت بھانت کے جانور گھونسلے بنا کر رہا کرتے، ایک دن ہر چہار طرف گھٹا اُمڈی اور بجلی چمکنے لگی اور مینہہ جھما جھم برسنے لگا، جاڑے کا ایام تھا، سردی سے دانت پر دانت لگے باجنے، اِتنے مین ایک بندر کانپتا ہوا اُس درخت کے نیچے آیا *

اُن جانورون نے اُسکی یہہ آذیت دیکھہ اپنے دل مین ترس کھا کر کہا کہ ای بندر، دیکھہ تو ہم کیا ایک مشت پر ہین، اِس جُثّے پر کس کس محنت و مشقت سے ایک ایک تنکا گھاس کا چن لاتے ہین اور اپنے گھونسلے بناتے ہین تب برسات کے موسم مین فراغت سے اپنے بچون کو لیکر سکھہ سے رہتے ہین اور حق تعالی نے تجھکو ایسا جانور قوی بنایا ہی اور ہاتھہ پاون دئے ہین تجھہ سے اِتنا کام نہین ہو سکتا کہ اپنے واسطے کوئی جگہہ ایسی بنا رکھے کہ بارش مین پانی کی بوچھاڑ سے اور ہوا کے جھتکے اور جاڑے کے صدمے سے محفوظ رہے، بندر نے جب یہہ سنا درخت کی بلندی پر نظر کی اور کہا سبحان اللہ، تم سکھہ مین رہو اور ہم دکھہ مین جب مینہہ

کھولا، بندر نے اُس درخت پر چڑھ کر جتنے کھوندے اُنکے تھے سب اُجاڑ ڈالے اور بچے نیچے گرا دیئے *

ای پادشاہ، بے وقوف کو کچھ بات بتانی اپنے اُوپر اذیت اُٹھانی ہی، مین نے اُنکے بھلے کو نصیحت کی تھی، وے سمجھے کہ ہمارے بادشاہ کی اہانت کرتا ہی، چاہتے تھے کہ مجھکو پکڑ کر مارین، مین اپنی عقل کے زور اور خداوند کے اقبال سے بچ نکلا تھا لیکن اِتنی بات جو میرے منہہ سے نکل گئی کہ ہمارا پادشاہ کہتا ہی یہہ کون ہی کس نے بادشاہ کیا، یہہ بات سنکر وے غصے ہوئے اور لات مکی کرنے لگے، مین نے بھی اپنی جوانمردی سے دو چار کو ٹھونکا *

قاز نے کہا ای نادان، عقلمند کو ہر ایک کام مین تحمل کرنا بہتر ہی جیسا کہ شرم وحیا عورت کا زیور ہی ویسا ہی تحمل مرد کی آرایش ہی، بگلا بولا خداوند، جب جورو اور خصم باہم لڑتے ہین نہ عورت شرم کرتی ہی نہ مرد تحمل، قاز نے کہا ای بگلے، دانا وہ ہی کہ سمجھکر کسی کام مین ہاتھ ڈالے اور جو کوئی اکیلا ہوکر زور آورون کے ساتھ لڑتا ہی فضیحت اور

رسوا ہوتا ہی ؛ اگر تو اپنی زبان نہ کھولتا تو اِتنی خفت نہ اُٹھاتا جیسا کہ اپنی بےعقلی سے اُس گدھے نے مار کھائی اور رسوا ہوا بگلے نے پوچھا کہ اُسکا قصہ کیونکر ہی ؛

قاز کہنے لگا کہ مین نے سنا ہی ؛ دیپالپور شہر مین ایک پارس ناتھ دھوبی تھا ؛ قضاکار اُس کے گدھے کی پیٹھہ پر یونہین ایک زخم ناسور ہوا ؛ کوون نے چونچین ایسی مارین کہ گدھا نپٹ مجروح ہو گیا ؛ یہان تک کہ کھانا پینا چھٹ گیا اور نہایت دبلا ہو گیا ؛ دھوبی نے دیکھا کہ دو تین روز جو اور اسکی پیٹھہ کھلی رہتی ہی تو کوے اِسے مار ڈالینگے ؛ دھوبن سے کہا کہ کوئی کپڑا ہو تو دے اِسکے گھاو کو چھپاؤن ؛ وہ بولی کہ شیر کا چھالا مدت سے ہمارے گھر مین یونہین پڑا ہی ؛ کہو تو نکال دون ؛ اُسے اُسکی کمر پر ڈال دو ؛ دھوبی نے خوش ہو کر گدھے کی پیٹھہ پر گھاو کی حفاظت کے لیئے باندھہ دیا وونہین اُسکی شکل شیر کی سی دکھائی دینے لگی تب وہ گدھا گھر سے نکال کر کھیتون مین چرچگ کر کھانے لگا *

لوگون نے جب اُسکی شیر کی سی صورت دیکھی جانا کہ یہہ

شیر ہی گھر چھوڑ چھوڑ بھاگنے لگے گدھے نے جو کسانون
کے کھیتون کو رکھوالون سے سونا پایا تو چند روز خوب سا کھا کر
موٹا تازہ ہوا اتفاقا ایک روز کسی کھیت مین ایک ہرن
چرتا تھا اُسنے جانا کہ یہہ شیر ہی وہ بھاگنے لگا گدھے نے
اُس سے کہا تو ڈر مت مین شیر نہین ہون اِرادہ میرا یہہ
ہی کہ تجھہ سے دوستی کرون ہرن نے بھی دریافت کیا کہ
واقعی یہہ شیر نہین گدھا ہی خیر دونون مین دوستی ہوئی
ایک ہی جگہہ شب و روز رہنے لگے فراغت سے بےروک
توک لوگون کی کھیتیان کھایا کرین کھلے بندون جہان چاہین
سیر کیا کرین *

قضاکار ایک دن کہین چرتے چرتے وے دونون ایسے
کھیت مین جا نکلے کہ وہ نہایت ترو تازہ اور سبز ہو رہا تھا اور
ایک کسان بھی اُسکی رکھوالی کے واسطے وہان بیٹھا تھا
اُسنے اُس گدھے کو شیر کی شباہت مین دیکھا تو اُسنے
جانا کہ یہہ باگھہ ہی اُسکے ڈر سے کھیت کے پیغار مین
جا چھپا ! دونون خاطرجمع سے اُس کھیت مین چرنے لگے

یکایک گدھا وہان خوش ہو کر رینکنے لگا، ہرن نے یہہ مکروہ آواز اُسکی سنکر اپنا چرنا چھوڑ کے اُدھر کان رکھا، گدھے نے پوچھا یار، تو کس واسطے چرنا چھوڑ کر چپکا کھڑا رہا، اُسنے جواب دیا کہ تم میرے احوال کو کیا پوچھتے ہو اپنے کام مین لگے رہو، گدھے نے اپنے سر کی قسم دی کہ بھائی، سچ کہو، مجھہ سے کون سی حرکت بیجا ہوئی کہ وہ تمھاری پریشانی کا موجب ہوئی *

ہرن بولا ای یار، تیری خوش الحانی نے

میرے دلکو مرندا کر ڈالا، ایک عشق کی سی حالت میری آنکھون کے آگے پھر گئی، کیا ہی تو اُس وقت خوش الحانی سے گایا کہ تیر عشق کا میرے جگر مین ترازو ہو گیا *

گدھا بولا کہ بھائی، مجھے ابتک مطلق معلوم نہ تھا کہ تمھین بھی علم موسقی سے کمال بہرہ ہی، نہین تو مین تمھین اکثر سنایا کرتا، خیر جو ہوا سو ہوا آیندہ ایسا نہ ہوگا مین تمھین ہر وقت سنایا کرونگا، سنتے ہو یار، مین دنیا مین بہت پھرا ہون پر اپنے اُس علم کا گاہک کسی کو مین نے نپایا جو اُس کو اپنا ہنر دکھاؤن، پھر ہرن قسم دیکر پوچھنے لگا کہ سچ بتا تیرا استاد کون ہی، گدھے

نے کہا کہ مین اوائل مین اکثر ایک ندی کے کنارے جایا کرتا تھا ٭ وہان بہت سے مینڈک راگ کے چرچے مین رہا کرتے تھے ٭ مین نے یہہ سور بڑی محنت سے سیکھا ہی ٭ یہہ بات سنکر وہ بہت ہنسا اور کہا کیون نہ ہو جب تم ایسے بزرگون کی خدمت مین رہے تب ایسے صاحب کمال ہوئے ٭ انشاء اللہ تعالی یہان سے گھر پہنچکر خاطر جمع سے مین سنونگا ٭ گدہے نے کہا بھائی ٭ جو تم متوجہ ہو کر گھر مین سنوگے تو مین دل کھول کر گاؤنگا اور اچھے اچھے دھرپد سناؤنگا بالفعل اگر کہو تو آستے آستے تمھارے سامھنے کچھ گاؤن *

ہرن نے جواب دیا کہ ای یار ٭ اگر تو اسوقت گاویگا تو اپنی پردہ دری آپ ہی کریگا وہ بولا گانیوالے کو تو جان کندنی ہی اور سننے والے کو راحت ٭ تو سنیگا مین گاؤنگا ٭ اس مین کیا برائی ہی ٭ ہرن نے پھر صریحا کہا کہ اسوقت بولنا تیرے حق مین خوب نہین اُسے کچھ عقل تو نہ تھی کہ اشارہ کنایہ سمجھے بلکہ وہ گدھا اپنی حماقت سے یہہ سمجھا کہ اگر مین نہ بولون تو یہہ جانیگا کہ جو سوتھا ہی ٭ اپنے منہہ کو کھول کر بڑے زور شور سے رینکنے لگا ٭

ہرن اُسکی مصاحبت سے متنفر ہوکر بھاگا کسان جو چپکا خندق مین چھپا ہوا تھا اُسکی آواز سنکر نہایت خوش ہوا اور جانا کہ یہہ گدھا ہی ایک لٹھہ لیکر دوڑا اور پھرا پھرا کر پانچ چار ہاتھ ایسے مارے کہ اُس کا سر پھٹ گیا اور کھوپری چور ہوگئی *

پھر قاز نے کہا اے بگلے اسی واسطے مین نے تجھہ سے کہا کہ انسان کو لازم ہی کہ ہر وقت اپنی زبان قابو مین رکھے اور کوئی بات بیہودہ نہ کہے اب سچ کہہ کہ تیرے اور ہدہد کے نوکرون کے درمیان اور کیا کیا باتین ہوئین تب بگلے نے عرض کی جہان پناہ مین نے جتنی آپ کی خوبی اور شجاعت اور سخاوت بیان کی اُنون نے ویسی آپکی اہانت اور نامردی اور دنائت ظاہر کی اور کہا کہ سواے ہدہد کے کوئی دوسرا پادشاہ روے زمین مین نہیں قاز نے کہا ان احمقونکی وہ مثل ہی جیسا گدھا اور سوور اپنے عجب اور غرور سے کسیکو اپنے سامھنے چیز نہین سمجھتا مگر مست ہاتھی جب اُس کے سامھنے آجائے تب اُسکی بڑائی اور مستائی دیکھکر وہ گدھا اپنی بزرگی بھول جائے *

جیسا کہ ایک کمینہ کسی بزرگ کی خدمت میں رہے اور وہ درجہ اُسکا اپنی بدذاتی سے نہ سمجھے ' بگلے نے عرض کی جہان پناہ ' غلام نے بھی اُنکی باتون کا یہہ جواب خوب دکھا کر دیا کہ اب زمین کے تختے پر ایسا کون ہی جو میرے خداوند نعمت کی برابری کرے تب اُس کے لوگون نے کہا کہ تو جو ایسی بے دھڑک شوخی کی باتین کرتا ہی ' یہہ گفتگو تجھے نہین پھبتی ' مثل ہی کہ چھوتا منہہ بڑی بات اگر تو اِس بات چیت سے باز رہے تو تیرے واسطے بہتر ہی نہین تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھہ ' مین نے اُن کو کہا کہ مین لڑکا نہین جو تمہاری ایسی دھمکی سے ڈرون ' پھر بولے کہ سچ کہہ تو ہماری ولایت مین کیون آیا ہی ' مین نے کہا مین اِسواسطے آیا ہون کہ تمہارے شہر کو دیکھہ کر اپنے شاہ کو جا خبر کرون اور اُسکو تمہارے ملک پر چڑھا لاؤن ' یے باتین میری سنکر غصے سے جل گئے اور سبکے سب خفا ہوئے اور سب نے ملکر میرے تئین بہت سا مارا اور اپنے پادشاہ کے پاس پکڑ کر لے گئے ' اُسنے پوچھا ' اِس سفید پوش کو تم کہان سے

پکڑ لائے ' اُنون نے کہا خداوند ' یہہ برا کھٹ پھرا اور فتنہ انگیز ہی پھر پوچھا کہ یہہ رہنے والا کس ولایت کا ہی اور یہان کیون آیا ہی ' اُنون نے عرض کی کہ خداوند ' یہہ قاز کے ملک مین رہتا ہی اور اُسنے اِس شہر کا بھید لینے کے واسطے بھیجا ہی ' اُسکا اِرادہ ہم کو اُسکی گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی ولایت کو بھی لیا چاہتا ہی *

ہدہد نے کہا پوچھو تو اُس حرام خور شریر سے

تیرے بادشاہ کا کیا اِرادہ ہی اور تجھے یہان اُسنے کیون بھیجا ہی ' غلام نے عرض کی کہ حضرت ' میرے خداوند نعمت کا کئی برس سے ارادہ دلی یہی ہی کہ تمہارے ملک پر چڑھین اور تم سے آکر لڑین لیکن جو راہ باٹ سے واقف نہین ہین اِس لئیے اب تک توقف ہوا سو اب میرے تئین لشکر کے اُترنے کی جگہہ تلاش کرنے کو بھیجا ہی اور بندہ اُنکے ملازمون مین سے ایک ادنا ملازم ہی اور یہہ آپ نے سنا ہوگا کہ اگر بکری ہمارے پادشاہ کا اسرا لے تو کسو شیر کا مقدور نہین کہ اُسکی طرف دیکھے اتنے مین کرگس نے جو وزیر اعظم ہدہد کا تھا

آلر مجھہ سے پوچھا کہ تیرے بادشاہ کا وزیر کون ہی، مین نے کہا سرخاب، کرگس نے کہا البتہ ایسے بادشاہ کا ایسا ہی وزیر چاہیئے کہ ہم شہری ہو جیسا حکماؤن نے کہا ہی، اگر کوئی وزیر اپنا کرے تو اُسکو لازم ہی پہلے دریافت کرے کہ بزرگ زادہ اور عالم بے طمع اور ہم شہری اور صاحب ہمت ہو اور خدا کا خوف بھی دن رات اپنے دل مین رکھتا ہو، اُس مجلس مین جو ایک تو تا دانا نام تھا اِتنے مین اُس نے آگے برھہ کر اپنے بادشاہ ہدہد سے عرض کی کہ ملک قاز کا شامل صوبجات بادشاہی کے ہی چند روز سے قاز از راہ سرکشی کے بغی ہو اپنے تصرف مین لایا ہی اگر اُسپر کچھہ فوج تعین فرمائیے تو اقبال بادشاہی سے ہاتھہ آنا اُس ملک کا نہایت سہل ہی، یہہ بات سنکر میرے تئین ہنسی آئی اور مین نے کہا ای پادشاہ *

* جو باتون مین سب کام ہوتا میسر *

* نظامی قدم اپنا رکھتا فلک پر *

اگر صرف اُس توتے کے کہنے سے وہ ملک تمہارا ہو گیا

تو ہم بھی کہتے ہین کہ یہہ شہر ہمارا ہی * تو تے نے کہا
ای بگلے ' بر محل جو ایک حجام جھوٹھہ بولا تو اُسے فائدہ ہوا
تو جو بے موقع جھوٹھہ کہتا ہی تجھے کیا نفع ' مین نے پوچھا
اُس حجام کو کیا فائدہ ہوا اور اُسکا قصہ کیونکر ہی ' تو تے
نے کہا مین نے سنا ہی کہ کسی شہر مین ایک حجام رہتا تھا
اُسکی جورو نہایت خوبصورت تھی لیکن بڑی فاحشہ شب و
روز بدکاری مین مشغول رہتی اور خاوند کے کہنے کو ہرگز
خاطر مین نہ لاتی اور اپنی بدچال سے باز نہ آتی ہرچند اُسنے
نصیحت بہت کی پر اُسکے دل پر کچھہ تاثیر نہ کی جب دیکھا کہ
قابو مین نہ رہی تب اپنے گھر سے لاچار ہو کر نکلا اور کسی گاؤن
مین جا پہنچا اور اُسکے سردار سے ملازمت کی ' اُسنے پوچھا تو
کون ہی اور تیرا نام کیا ہی اور یہان کس ارادے سے
آیا ہی ' اُسنے کہا غریب پرور ' ذات کا مین حجام ہون نام
میرا پرگوتم ہی اپنے گھر سے نوکری کے ارادے نکلا ہون
لیکن اب یہہ چاہتا ہون کہ اگر آپ پروانگی دین تو تمھارے
گاؤن مین رہون ' اُسنے کہا خوب ہوا جو تو نے مجھہ سے

ملاقات کی ٬ مجھکو بھی ایک حجام درکار تھا اب تو میرے پاس یہان رہکر جس مین تیری پرورش ہوگی سو فکر مین کرونگا ٬ حجام نے کہا حضرت ٬ اِس غلام کے رکھنے مین ایک قباحت ہی جو اُسپر نظر نہ کیجئے تو حضور مین رہے ٬ اُسنے پوچھا وہ کیا ہی ٬ کہا خداوند ٬ جورو اِس شخص کی بدکارہ ہی ٬ مردونکے اُنسیین مل ڈالتی ہی ٬ اِس بات سے وہ متعجب ہوکر پوچھنے لگا کہ یہہ نامعقول حرکت اُس سے کیونکر سرزد ہوتی ہی ٬ حجام نے کہا کہ وہ عورت نہایت حسین ہی ٬ اچھی پوشاک پہن کر دروازے پر کھڑی ہوتی ہی اور ہر ایک مرد کو اپنے حسن پر لبھاتی ہی جو کوئی اُسکی طرف رغبت کرتا ہی اُسے وہ اپنے گھر مین لیجاتی ہی جب وہ مرد مشغول ہوتا ہی تب وہ عورت چالاک اُسکی آنکھہ بچاکر اپنا مطلب حاصل کر لیتی ہی *

وہ یہہ سنکر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ بھی اِس مرض مین اپنی عورت کے ہاتھہ سے گرفتار تھا کہنے لگا کہ اُس شہر مین بعضے بعضے بدبخت اور حرامزادے رہتے ہین ٬ بیگانی عورتون پر نظر رکھتے ہین جو تو اپنے قبیلے کو یہان لا رکھے تو اُسکے سبب اُن

بد ذاتون کی یہان سے حرکت جاوے ' حجام نے قبول کیا تب اُس رئیس نے کچھ روپیہ راہ خرچ اُسے دیکر رخصت کیا *

وہ اپنی عورت کو لایا اور اُس گاؤن مین رہنے لگا جب گھر سے نکلتا تب ہر ایک مرد سے اپنی رنڈی کی خصلت بیان کیا کرتا اور جب گھر مین آتا تو عورت سے کہا کرتا کہ ای نیک بخت ' ہم کس ملک مین آئے اور یہہ عجب طرح کا گاؤن ہی کہ یہان کے مرد خوجے ہین *

بعد کئی روز کے اُس عورت نے پھر اپنے قدیم شیوے پر کمر باندھی ' بعضے جوان جو اِس خیال مین رہتے تھے سو آپس مین کہنے لگے کہ حجام کی رنڈی نے شکار کے لئے جال بچھایا ہی نائی نے جو کہا تھا سو سچ نظر آتا ہی ' ایک اُن مین جو سب سے دانا تھا کہنے لگا کہ یارو ' خبردار کبھی اُسکی رنڈی کے پاس نہ جانا کہ وہ آدمیون کو اِس ڈھب سے مار ڈالتی ہی ' اُن مین سے ایک نے کہا ' اِس بات مین مجھے تو صرف شرارت حجام کی معلوم ہوتی ہی ' اِیسی حسین عورت کو جو چھوڑ دوگے تو قیامت تک اُسکی حسرت دل مین رہ جائیگی ' اُسکی بات

سنکر سب نے کہا کہ یہہ سچ ہی لیکن اُسکو پہلے تو ہی جا کر آزما ؛ وہ بولا بہت بہتر کیا مضایقہ ؛ پہلے مین ہی جاؤنگا پر ایک کام کرو کہ لنبی سی رسی کا ایک سرا میری کمر مین باندھو اور دوسرا سرا تم اپنے ہاتھہ مین لیکر باہر کھڑے رہو ؛ مین اُسکے پاس جاؤنگا اگر معاملہ بدتول دیکھونگا تو غل مچاونگا ؛ تم جلدی سے مجھہ کو کھینچ لیجیو جب دن گیا اور رات آئی تب اُنون نے اُس جوان کی کمر مین ایک مضبوط ڈوری باندھہ کر کہا کہ تو اب بے دھڑک چلا جا ؛ ہم یہان کھڑے ہین *

جب وہ گھر مین گیا اور بعد اختلاط کے

اُس سے مشغول ہوا تب اُس عورت نے اپنے دل مین یہہ خیال کر کے ہاتھہ دوڑایا کہ دیکھون تو جو میرے شوہر نے کہا تھا سو جھوٹ ہی کہ سچ ؛ اُسکا ہاتھہ لگتے ہی جوان اُچھلا اور غل مچانے لگا کہ یارو ؛ جلد کھینچو نہین تو جان میری مفت گئی ؛ اُسکا شور سنتے ہی یارون نے باہر سے دھڑ گھسیٹا وہ جوان گھسیٹتا اور دیوارونکی ٹکرین کھاتا ہوا حواس باختہ باہر پہنچا ؛ یارون نے دیکھا کہ ہاتھہ پاؤن مین سخت چوٹ آئی اور

بدن کی کھال زمین کی رگڑ سے اُڑ گئی اور سر سے لہو جاری ہی٬
ایسی حالت اُسکی دیکھکر بہت ڈرے اور گھبرائے اور
پوچھنے لگے کہ کہو کیا حالت تم پر گذری٬ وہ بولا کہ جو حجام نے
کہا تھا سو جھوٹھ نہین کوئی دن کی زندگی باقی تھی جو اُسکے ہاتھ
سے سلامت بچ نکلا اُس عیش و عشرت سے مین درگذرا
جلد مجھکو میرے گھر پہنچاؤ٬ یارون نے اُسکی بغلون مین ہاتھ
دیکر اُسکے گھر پہنچایا *

اُسکا باپ اپنے بیٹے کی یہہ حالت دیکھکر پوچھنے لگا کہ اُسکا
یہہ کیا حال ہی یارون نے کہا کہ ہم سب ایک شکار کے
پیچھے دوڑے تھے٬ اُسکے ٹھوکر لگی گر پڑا٬ چوٹ آگئی ہم
لاچار ہین اِس مین کچھ ہمارا قصور نہین٬ اُس حجام نے بھی
کسی طرح اُس رو داد سے واقف ہوکر صبح کے وقت اُس
جوان کے گھر گیا اور آئینہ دکھلایا٬ اُسکے باپ نے کہا خوب
ہوا جو تو بن بلائے آیا والا مین ابھی تجھکو بلوایا چاہتا تھا٬ میرا
لڑکا کل کسی شکار کے پیچھے دوڑا تھا بڑی ٹھوکر کھائی٬
اُسکے ہاتھ پاؤن اور سر مین سخت چوٹ آئی ہی٬ جتنے روپے

درکار ہون لیجیے اور اُسکی دوا جلد کیجیے اُسنے اُسکے باپ سے خاطر خواہ روپیے لئے اور اُسے کچھ دوا دیکر اپنے گھر چلا آیا بعد اِس واردات کے اُسکی عورت تایبہ ہوئی اور دے دونون تمام عمر خوش و خرم آپس مین رہے *

پھر توتا بولا ای بگلے تجھہ کو اِتنا جھوٹھہ بولنے سے کیا حاصل تو نہین جانتا کہ جھوٹھی باتین ایمان کو کھوتی ہین معاذ اللہ جسکو جھوٹھہ بولنے کی عادت ہو اُسکی بات پر کوئی اِعتماد نہین کرتا اور اُس کے کام کو کوئی سچ نہین جانتا مین نے کہا کہ سچ اور جھوٹھہ بولنا میرا تب تجھے معلوم ہوگا کہ میرے اور تیرے بادشاہ کے درمیان جب لڑائی ہوگی خاطر جمع رکھو چند روز مین تمھاری بزرگی بھی معلوم ہو جاتی ہے *

ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا *

یہہ بات سنکر ہدہد ہنسا اور کہنے لگا کہ جا تو اپنے بادشاہ کو خبر کر کہ سامان لڑائی کا تیار کرے مین نے کہا کہ حضرت بادشاہ میری بات کو ہرگز باور نہ کریگا اگر تم کو کچھہ لڑائی کی تاب و طاقت اور اِرادہ ہی تو ایک ایلچی کے ہاتھہ پیغام

بھیجوا دیجئے ہدہد نے توتے کی طرف دیکھکہ کر کہا کہ یہہ کیا بکتا ہی اُسنے عرض کی کہ خداوند یہہ جو بات کہتا ہی سو معقول کہتا ہی آپ کا دھیان اور طرف ہی تب ہدہد نے فرمایا کہ ہمارے یہان قابل ایلچی گری کے کون ہی دریافت کرو *

کرگس وزیر نے عرض کی کہ جہان پناہ ایسے شخص کو بھیجئے کہ جس مین علم اور رسائی حلم اور بے طمعی صلاحیت اور ایمان داری جرأت اور دلیری خلق اور دانائی یہہ سب وصف پائے جاوین اور جس بادشاہ کے روبرو جاوے خوف اپنی جان کا نہ کرے اور سمجھہ بوجھہ کر جواب سوال کرے ہدہد نے کہا کہ اُس کام مین سوا تیرے میری خاطر جمع کسی سے نہین بہتر یہہ ہی کہ تو جا اور جواب سوال کر آ کرگس بولا غریب نواز بندہ آگے ہی عرض کر چکا ہی کہ ایلچی اُس شخص کو کیجئے جو دلاور صاحب شعور خوش تقریر ہو اور گفتگو کا سلیقہ بھی درست اور ہر ایک زبان مین مہارت رکھتا ہو اور بیہودہ گوئی نہ کرے اور ایسی بات نہ کہے کہ جس مین اپنے خاوند کی سبکی ہو اور بادشاہ کے کام

مین اپنی جان کا صرفہ نکرے ٭ یے باتین توتے مین پائی جاتی ہین ٭
اِس کام کے لائق یہی ہی اِسی کو بھیجا چاہئے *
یہہ بات سنکر سب حاضران مجلس نے بھی پسند کی کہ واقعی
سواے اِس کے کوئی ایسا نہین کہ جس مین یے سب
صفتین ہووین تب ہدہد نے توتے سے کہا تو بگلے کے ساتھ
قاز کے پاس جا اور کہہ کہ تو جو اِتنی شکوہ کرتا ہی اور اپنے تئین
پادشاہون مین گنتا ہی ٭ کیا میرا ڈر تیرے جی مین مطلق نہ رہا
اور اپنے تئین اِتنا بھولا کہ ہمسری کا دعوا کرنے لگا ٭ اگر اپنا
بھلا چاہتا ہی تو شاہ ہدہد کی خدمت مین حاضر ہو اور عذر خواہی کر
یا کچھ تحفہ تحائف پیشکش کے طریق سے بھیجوا ٭ نہین تو
ہاتھی اور گھوڑون کے پاؤن کے تلے روندا جائیگا اور ملک
تیرا ویران ہو جائیگا *
توتے نے عرض کی کہ مین نے بادشاہ کا حکم سر کے زور قبول کیا
لیکن ایسے کم ظرف کے ساتھ جانا ہرگز مناسب نہین جیسا کہ
اُس ہنس نے کوے کی رفاقت مین اپنی جان دی مین بھی
وہی صورت اپنی دیکھونگا ٭ ہدہد نے کہا کہ اُسکا قصہ کیونکر ہی *

توتا بولا کہ اُجین شہر کے رستے مین ندی کنارے ایک بڑا سا درخت گولر کا تھا اُسکی ڈالیون پر ہنس اور کوا دونون بیٹھے تھے ۔ اتفاقا ایک مرد مسافر تیر کمان لئیے ہوئے مارے دھوپ کے اُسکے تلے آبیٹھا ۔ راہ کی ماندگی سے اُسکی ٹھنڈی چھاؤن مین بے اختیار سو گیا جب آفتاب سر پر آیا اور دھوپ پتون سے چھن کر اُسکے منہہ پر پڑی تب ہنس نے اُسپر ترس کھا کر کوے سے کہا ۔ اُس بنتو ہی کے منہہ کو دھوپ لگتی ہی تو اپنے پر پھیلا کر اُس ٹہنی پر جا بیٹھہ کہ جہان سے دھوپ اُسکے منہہ پر پڑتی ہی ۔ کیونکہ راہ کا تھکا ماندا آیا ہی تک آرام کرلے ۔ کوے نے کہا اگرچہ یہہ کام ثواب کا ہی پر مجھے درکار نہین جو مین اپنے اُوپر اِتنی محنت و مشقت اُٹھاؤن ۔ یہہ ثواب تو ہی لے ۔ ہنس اُسکے فریب کو نہ سمجھا وہین اُس ڈالی پر مسافر کے منہہ پر چھاون کر بیٹھہ رہا *

اتفاقا وہ مسافر منہہ کھولے ہوئے سوتا تھا ۔ وہ حرام خور شریر کوا اُسکے منہہ مین پیخال کرکے وہان سے ایک الگ ٹہنی پر جا بیٹھا ۔ گرم گرم پیخال جو اُس راہ گیر کے منہہ مین گری تو

چونک پر آؤ پر ہنس کو دیکھہ کر غصے سے کہنے لگا کہ یہہ اسیکا کام ہی ' جلدی سے چلا کمان پر چڑھا کر ایسا تیر مارا کہ چھاتی سے دو سار پھوٹ گیا *

پھر توتے نے کہا ای خداوند ' کمینے کی صحبت خدا کسی بندے کو نصیب نکرے کیونکہ بزرگون نے کہا ہی *

* بدون کے ساتھہ تو کم بیٹھہ کیونکہ صحبت بد *
* اگرچہ پاک ہی تو تو بھی وہ پلید کرے *
* چنانچہ جلوۂ خورشید ہی جہان کے بیچ *
* پر ایک لکۂ ابر اُس کو ناپدید کرے *

اور اِس بات کو ہر ایک سے کہتا ہون کہ بد کی صحبت سے اپنے تئین بچائے رکھے اور سچ ہی کہ برے کی رفاقت سے کچھہ بھلائی نہین ہوتی ' یہہ سن کے کہا کہ ای توتے ' مین تجھے نہین کہتا کہ تو بگلے کے ساتھہ رہا کر ' جو حال تیرا اُس ہنس اور کوے کا سا ہووے ' تجھہ کو بہت دن اُسکی صحبت مین رہنا نہ پڑیگا ' تھوڑے دن کے لئے ضرور ہی کہ اُسکے ساتھہ رہے ' توتے نے کہا خداوند ' آپ چند روز کے واسطے کہتے ہین

وہ صوفی بیچارہ ایک شب کی صحبت مین رسوا اور فضیحت ہوگیا، ہدہد نے پوچھا کہ اُس کا قصہ کیونکر ہی ، توتے نے کہا

سنا ہی کہ ایک کمینہ بداصل کہین راہ مین چلا جاتا تھا ، اتفاقاً ایک صوفی سے ملاقات ہوئی ، اُسنے پوچھا کہ ای یار ، تو کہان جاتا ہی ، اُسنے جواب دیا کہ گجرات اور وہان سے اُجین جاؤنگا ، کہا کہو تو مین بھی تمہارے ساتھ چلون ، تجھے بھی وہان جانا ہی ، یہہ بولا میرے سر آنکھون پر ، انشاء اللہ تعالی بخیر و خوبی تجھے منزل مقصود کو پہنچاؤنگا ، صوفی کچھ راہ خرچ لیکر اُسکے ساتھ ہو لیا جب آفتاب کا گردا مغرب کے تنور مین لگا اور شب نے اپنے چہرے پر تاریکی کی چادر تانی ، وے دونون ایک گاؤن مین جاکر کسی بنئیے کی دوکان مین آ اتر پڑے ، اتنے مین کوئی اہیرنی دہی کی ہنڈی سر پر لئے ہوئے آنکلی اور اُن دونون سے کہنے لگی کہ میرا گھر یہان سے پلے پرہی اگر تمہاری مرضی ہو تو مین بھی رات کی رات رہ جاؤن ، وے بولے کہ بہت اچھا کچھ مضایقہ نہین ، جگہہ ڈھیر ہی ، اپنی دہی کی ہانڈی ہمارے پاس رکھدے ، تو ادھر سو رہ ، یہان کتے

بہت ہہین ، ایسا نہ ہو کہ تیرا دہی کہا جاوین ، اہیرن تو ہانڈی اُنھین سونپ کر آپ سو رہی ، کمینے سے نے آدھی رات کو اُٹھہ کر ہانڈی کا دہی چٹ کیا اور تھوڑا سا صوفی کے ہاتھہ منہہ مین لگا کر چپ چاپ سو رہا ، صبح کو سے یے تینون اُٹھے اور اہیرنی سے نے دیکھا کہ ہانڈی مین دہی نہین ، لگی اپنا سر پیٹنے اور دونون کا منہہ دیکھنے ، جب خوب دھیان کیا تو دیکھا کہ صوفی کا ہاتھہ اور منہہ دہی سے بھرا ہی ، کچھہ پوچھا نہ گچھا اُٹھتے ہی صوفی کی ڈارھی پکڑ کر لگی خوب لتیا سے نے اور غل مچا سے نے کہ تو سے نے ہی میری دہی کھائی ہی اور ہانڈی کو پھوڑ کر اُس کا ٹھیکرا گلے مین ڈال دیا اور بازار مین لا کھڑا کیا ، اگر مین بگلے کے ساتھہ جاؤنگا تو میرا بھی ویسا ہی حال ہوگا تب مین بولا ای توتے ، کتنی مدتین گذرائیگا اور کیا کیا عذر لاویگا ، کچھہ اندیشہ نہ کر میرے ساتھہ چل ، مین غلامون کی طرح تیری خدمت کرتا چلونگا تو سے نے آج تک مجھے نہین پہچانا *

توتے سے نے کہا تیری بھلمنسی اور خوبی اِسی سے معلوم ہوتی ہی کہ تو دو بادشاہون مین قضیہ کروایا چاہتا ہی اور تو جو

مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہتا ہی اگر مین تیرے ساتھ چلون تو میرا احال بھی اُس کمہار کا سا ہوگا، مین نے کہا کہ وہ نقل کیونکر ہی، تو تا بولا کہ مین نے سنا ہی کہ بداون شہر مین نردتم نامے کمہار رہتا تھا اور جورو اُسکی بدکارہ تھی لوگون سے ہمیشہ لڑا کرتی، اُسکے ماباپ بہن بھائی آٹھون پہر سمجھایا کرتے کہ بیٹا، تیری جورو کے لچھن بہت برے ہین، وہ مورکھہ ہرگز اُنکے کہنے کو باور نہ کرتا *

اتفاقا ایک دن اُسنے اپنی عورت سے کہا کہ مین تیرے باپ کے گاون جاتا ہون، تین دن مین آونگا تو گھر سے چوکس رہنا، ایسا نہو کہین چور آپڑین، اُسنے ایک ٹھنڈھی سی سانس بھر کر سر جھکا دیا اور رو رو کر کہنے لگی کہ تم تین روز کے آنے کا اقرار کرتے ہو اور مجھے تمہاری جدائی مین تین روز تین برس کے برابر ہین اُسکو روتا دیکھہ کر وہ بھی آنکھون مین آنسو بھر لایا اور عاجزی سے کہنے لگا کہ مجھکو تو اپنے پاس ہی جانیو، مین جب تک تجھکو نہ دیکھونگا دانا پانی مجھے خوش نہ آویگا *

یون اُسے سمجھا بجھا کر چلا گیا، کوس

چار ایک پر جا کر یہہ خیال اُسنے اپنے جی مین لیا کہ کمہارنی لو
مین روتا چھوڑ آیا ہون کہین ایسا نہو کہ وہ اپنے تئین میری
جدائی کے خنجر سے جوہر کرے اور دل مین کہنے لگا کہ خدا
جانے یہان سے گھر پہنچنے تک مین اُسے جیتا پاؤن یا نہ پاؤن،
یہہ سوچتے ہی اُلٹے پاؤن پھرا، اُسکی جورو نے کیا کیا کہ جب
وہ گھر سے نکلا، دن دوپہر ہی ایک کٹ مستے کو کہین سے لائی
اور اپنی کوٹھری مین لیجا کر عیش کرنے لگی، پہر ایک رات
رہے وہ کمہار پھر آیا، کواڑ کے پٹ بھڑے دیکھکر جانا کہ کوئی
غیر مرد اِس گھر مین ہی اور اُسکی آہٹ بھی پائی *
یہہ سمجھکر وہ آستے آستے گھر کی ٹٹی کے نیچے ہو کر کسی طرح
پلنگ کے تلے گھس گیا، کمہارنی نے بھی پاؤن کے کھٹکے سے
جانا کہ میرا خاوند چارپائی کے نیچے آ کر دیکھ رہا ہی، عین
وصل کی حالت مین اپنے یار سے پکار پکار کر کہنے لگی ای
مرد، تو نے کہا تھا کہ مین ایمان دار ہون ایسا نہو کہ اب
بے ایمان ہو جاوے اور تو جانتا ہی کہ جو مین نے تیرے ساتھ
شرط کی ہی، یار نے بھی اُسکے اظہار سے معلوم کیا کہ

اِس بات مین کچھ فی ہی اور اِس چارپائی کے نیچے کچھ نہ کچھ ہی تو چپکا ہو رہ دیکھہ تو یہہ عورت کیا کرتی ہی پھر وہ بولی کہ مین نے تجھکو کہا تھا کہ میرا خاوند گھر مین نہین ہی تو دو تین دن میری حویلی کی نگہبانی کر اور تو نے کہا تھا کہ تو مجھکو کیا دیگی مین نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے خاوند کے باغ سے ایک گلدستہ خوشبودار پھولون کا بنا کر تجھکو دونگی لیکن پھر اُسی وقت مین نے اُس اقرار کا انکار کیا اور یہہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر تو کچھ پیسا ٹکا مانگیگا تو ایک دمڑی نہ پاویگا پھر تو نے کہا تھا کہ مین کچھ نہیں چاہتا ہے الا کسی وقت رات کو اپنی پائنتی لیٹ رہنے دینا مین نے اِس شرط پر قبول کیا تھا کہ میرے خاوند کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاوے *

تب مرد بولا کہ اِی نیک بخت مین ایسا دغاباز بے ایمان نہین ہون کہ پرائی چیز پر ہاتھ ڈالون اور جسکی بات کا ٹھکانا نہین اُسکے ایمان کا بھی نہین جیسا تجھے اپنے خاوند کا ڈر ہی ویسا ہی مجھے خدا کا خوف ہی مین نے اِس عمر مین بہت سیر کی ہی پر تجھہ سی عورت ستونتی اور دیانتدار کہین نہین دیکھی

اِسکی عصمت و پارسائی کے سبب سے تیرا خاوند تجھے چاہتا ہی *

رنڈی نے کہا کہ تو جو اِتنی تعریف میرے صلاح و تقوے کی کرتا ہی مین کس لائق ہون ' پر شب و روز خدا کی درگاہ مین یہی دعا مانگتی ہون کہ سوا اپنے خاوند کے کسی غیر مرد کا منہہ نہ دیکھون ' پھر بولی کہ ای جوان ' سچ کہہ یہہ چارپائی کیون ہلتی ہی ' کیا تو ہلاتا ہی بولا ہان ' وہ بولی کیون ' وہ بولا کہ مجھے کسی مرد کے پاؤن کی آہت کچھ معلوم ہوتی ہی سو اِس لئے ہلاتا ہون تاکہ وہ جانے کہ چوکیدار جاگتا ہی *

عورت نے کہا اگر تیرا یہہ اِرادہ ہی تو خوب زور سے ہلا جو اُسکی آواز سنکر چور جو گھر مین آیا ہی سو بھاگ جاوے ' مرد نے ویسا ہی کیا جو رنڈی نے کہا تھا ' اتنے مین چھپر کھت کا ایک پایا توت گیا ' کمہار نے جلدی اپنے ہاتھ کے آسرے پر تھام لیا گرنے نہ دیا ' تمام شب وہ سہارہ دیئے بیٹھا رہا اور یہہ دونون عیش کرتے رہے جب صبح ہوئی گھر والے نے چھپر کھت کے نیچے سے نکل کر اُس جوان کو گلے لگا لیا اور کہا

ای یار ، صد رحمت تجھکو اور تیرے ماباپ کو کہ جیسی
تونے میرے مال کی اور گھر بار کی حفاظت کی ویسا ہی خدا
تیرے ایمان کا نگہبان رہے ، مین نے تجھہ سا صالح اور پرہیزگار
کہین نہین دیکھا شاید کہ جہان تیرے ہی قدم سے قائم ہی *
یہہ کہکر کچھہ روپی بہ طریق نذر اُسکو دیئے اور رخصت کیا
پھر اپنی جورو کے لگا پاون پرنے اور اُسکی عصمت پر صد افرین
کرنے اور دعائین دینے اور کہنے کہ جیسی تو نے میری ڈاڑھی کی
شرم رکھی خدا تجھے ویسی ہی جزا دے *
عورت بولی کہ شکر ہی خدا کی درگاہ مین جو ابتک تیری فرمان
برداری مین مجھہ سے قصور نہین ہوا اور شب و روز یہی چاہتی ہون
کہ خدا تیرے سامھنے مجھکو زمین کا پیوند کرے کہ اُسی سے
میری دونون جہان مین سرخ روئی ہی *
یہہ قصہ تمام کر کے توتے نے مجھہ سے کہا کہ جیسا کہ وہ کمہار احمق
اپنی عورت کی بدکاری آنکھون سے دیکھکر اُسکے مکر و فریب
مین آگیا ، مین ویسا بیوقوف نہین جو تیری میٹھی باتون پر بھول
جاؤن اور جہان تو لیجاوے چلا جاؤن ، مین نے کہا وہ کمہار نہایت

دانا تھا، اگر تجھہ سا نادان ہوتا تو اپنی عورت کا بھید ظاہر کرتا تو رنڈی معیت اپنے ہم چشموں میں رسوا ہوتا اور روے دونوں عمر بھر ساری خلقت کے انگشت نما رہتے، اگر وہ برداشت نہ کرتا تو غصے سے کسی کو مارتا یا آپ مر رہتا *

تو تابولا کہ تو مجھہ سے کہتا ہی کہ اگر وہ تجھہ سا ہوتا تو وہیں خون خرابہ کرتا، شکر خدا کا کہ مجھے حق تعالی نے آج تک ہر ایک بری بات سے بچا رکھا ہی اور اب تلک ایک خون بھی میرے ہاتھہ سے نہیں ہوا اور تو اتنے خون ناحق ہر روز کرتا ہی کہ میری عقل میں نہیں آتے، بھلا یہہ تو کہہ، خدا کو کیا منہہ دکھاویگا اور کون سی دلیل اپنے بچانے کے لئے لاویگا، میں نے کہا تو نہیں دیکھتا میں پانی میں جب پاؤں رکھتا ہوں تو کیسا ہولے ہولے چلتا ہوں کہ مبادا میرے پاؤں تلے کوئی جی آجاوے، تو تابولا ای دغاباز، تیرا ہولے چلنا فریب سے خالی نہیں، پانی میں تو یوں آہستے آہستے چلتا ہی کہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے لیکن جیتی مچھلیوں کو بے تامل نگل جاتا ہی *

جب ہد ہد نے دیکھا کہ دونوں کی تقریر میں سراسر خلاف ہی

اور تو جیسا دونون کی درست ہی تب خانسامان کو فرمایا کہ بگلے کے واسطے سات پارچے کا خلعت جلد لاؤ * میر سامان نے جلدی سے جو گوشے مین لگا حضور مین لا حاضر کیا، پادشاہ نے مجھے خلعت دے اور خاطرداری کر رخصت کیا اور کہا، تو آگے چل، مین تیرے پیچھے توتے کو بھی قاز کے پاس بھیجتا ہون، مین دو تین روز کے درمیان حضور مین آکر حاضر ہوا پھر کھڑے ہو کر ادب سے کہنے لگا پیر و مرشد، آپ غافل کیا بیٹھے ہین، لڑائی کی تیاری کیجئے، یہہ جنگ کے ارادے پر فوج لیئے آتا ہی، کوئی دن مین یہان آن پہنچیگا، یہہ بات سنکر قاز اور اُسکے وزیر سرخاب نے ہنس دیا اور بگلے سے بطور رمز کے کہنے لگے، کیا خوب، تو اِتنی مدت کے سفر مین یہہ تحفہ لایا، بگلے نے عرض کی جہان پناہ، آپ مانین یا نہ مانین جو باتین سچی اور خیرخواہی کی تھین سو مین نے خدمت مین گذارش کین، آگے جو مرضی خداوند کی ہو سو بہتر، پادشاہ نے بگلے سے کہا کہ جتنے تمھارے بھائی بند ہین سبھون کو جمع کر کے ہمارے پاس لاؤ ہم اُن کو نوکر رکھینگے *

یہہ بات سنکر بگلا بہت خوش ہوا اور قاز سے رخصت لیکر گھر آیا اور اپنے سب بھائیون کو اور برادری کے لوگون کو جمع کرنے لگا تب سرخاب نے قاز سے عرض کی کہ خداوند ایسے بد باطن فریبی کو سرکار مین دخیل کرنا نامناسب ہی قاز نے سرخاب کی بات کا جواب نہ دیا اور یہہ کہا کہ ایسا ماجرا ہم نے اپنے بزرگون سے کبھی نہین سنا تھا سو اِس کی زبانی سنا شاید یہہ بات سچ ہو اب تو ایسی فکر کر کہ دشمن غالب نہ ہوسکے سرخاب نے کہا کہ جہان پناہ اِس مشورے کے لئے خلوت ضرور ہی کیونکہ اگر کوئی صلاح دانأون کی مجلس مین کرے گو کہ آواز اُسکی اُن کے کان تک نہ پہنچے تو بھی وے اُسکے ہونٹھون کی حرکات اور ہاتھون کے ہلانے اور سر کی جنبش سے صاف معلوم کر جاتے ہین *

پس ایسی جگہہ بیٹھا چاہئے کہ جہان کوئی نہ دیکھے اور وہان کے بیٹھنے کی کسی پر اطلاع بھی نہو مثل ہی کہ دیوار ہم گوش دارد

آخرش پادشاہ اور وزیر دونو خلوت مین گئے تب سرخاب کہنے لگا کہ میرے خیال مین یہہ آتا ہی کہ بگلے کو یہہ

کے یہان صلح کے لئے بھیجئے ' لڑائی خوب نہین کیونکہ جنگ دوسر دار دخدا جانے فتح کس کی ہو ' قاز نے یہہ اُسکی مصلحت پسند نہ کی تب عرض کی کہ اول دوچار عقلمندون کو ہدہد کے ملک مین جاسوسی کے لئے روانہ کیجئے تا کہ اُسکے لشکر کی تعداد اور روزروز کا احوال دریافت کر کے حضور مین بطور خفیہ نویسی کے پہنچایا کرین ' کیونکہ پادشاہ کو لازم ہی کہ جب کوئی فکر لاحق ہو تو اُس کا جلد تدارک کرے اور ہرگز اُس سے غافل نہ رہے اور جاسوسون کے عیال واطفال کو بہ خوبی نظربند رکھئے کہ وے اُس ملک کے لوگون سے مل نہ جاوین اور اپنے لڑکے بالون کو مخفی بھی نہ لیجا سکین اور تم سے بغاوت نہ کرین *

قاز نے کہا تیری دانست مین لائق جاسوسی کے کون ہی ' سرخاب بولا کہ پیلک ' لیکن پہلے اُس سے مچلکا اور قسم لے لیجئے کہ یہہ بات (کہ جس کے واسطے ہم تم کو بھیجتے ہین) کسو سے نہ کہیو ' اگر وہ بات کسو پر کھلیگی تو بڑی سزا تم کو دی جایگی کیونکہ افشای راز مین بڑی بڑی قباحتین ہین '

تمام ملک مین فساد برپا ہوگا اور کام بھی خاطرخواہ انجام نہ پاویگا ' بات بگڑ جائیگی پھر اُسکا سنوارنا نہایت مشکل ہوگا *

تب قاز نے پیلک کو بلوایا اور جس طرح سے کہ سرخاب نے کہا تھا اُسسے قسم کھلا مچلکا لے خلعت اور پان دیگر جاسوسی کے لئیے بھجوایا اور زبانی بھی فرمایا کہ مین دیکھون تو کیسی خیرخواہی سرکار کی کرتا ہی ' بعد دو تین روز کے کلنگ کوتوال نے پادشاہ کے سامھنے آکر عرض کی کہ جہان پناہ ' یہہ جو خوشکی کا پادشاہ ہی اُسکی طرف سے ایلچی ہوکر ایک توتا آیاہی اور اُسکے ساتھہ دو چار رفیق بھی ہین سو دیوڑھی پر حاضر ہین اگر حکم ہو تو روبرو آوین ' یہہ سنکر قاز نے سرخاب کی طرف دیکھا اُسنے عرض کی کہ بالفعل حکم کیجئے جہان بہت لونا پانی اور ہوا زبون ہو تہان اُسکے رہنے کو جگہہ مقرر کرین جو توتا چند روز اپنے رفیقون کے ساتھہ وہان رہکر معلوم کرے کہ یہہ جگہہ اچھی نہین ' پانی یہان لگتا ہی ' ہوا بری ہی ' جو کوئی یہان رہتا ہی سو اذیت پاتا ہی تب یہہ احوال اپنے پادشاہ کو وہ لکھہ بھیجیگا کہ اِس شہر کی آب و ہوا نہایت

مخالف ہی ، جو کوئی یہان آویگا سو اپنی جان دیجاویگا ، اِس خوف سے یقین ہی کہ ہد ہد اِدھر کا قصد نہ کریگا اور یہہ بھی گھبرا کر خود بخود رخصت چاہیگا *

قاز نے بھی اُسکے کہنے سے ایسی جگہہ مقرر کی جو کوئی وہان کے پانی کی ایک بوند پیوے اور اُس جگہہ کی ہوا کھاوے تو مفت اپنی بھلی چنگی جان گنواوے ، پھر قاز نے فرمایا تو جو کہتا ہی کہ لڑنا خوب نہین صلح بہتر ہی کیونکہ اِس مین ایک فکر ہی اور اُس مین ہزار اندیشے اور انجام اُسکا معلوم نہین کیا ہو ، یہہ بات غلط ، کس لئے کہ میرے پاس فوج بہت ہی اور خزانہ بے شمار ، خدا کے فضل سے مجھے یقین ہی کہ میری فتح ہوگی تو صلح کی بات ہرگز زبان سے مت نکال بلکہ خدا سے یہہ دعا مانگ کہ میری فتح ہو ، سرخاب بولا کہ پیر و مرشد یہہ لازم نہین کہ بہت فوج اور خزانہ ہونے سے فتح ہو اگر خداوند سے کہے، نے اِس مقدمے مین بصورت ترغیب کے کہا ہو محض غلط ہی کیونکہ آپ کے لشکر کے لوگون نے لڑائی کا منہہ اور جنگ کا میدان نہین دیکھا اِس واسطے لڑائی کے نام سے

بہت خوش ہوتے ہین جبکہ دشمن کی فوج کے سنمکہہ ہونگے
تب دیکھیو کہ اِنکے پاؤن ٹھہرتے ہین کہ نہین *
لیکن مین جانتا ہون کہ مخالف کی فوج کو دیکھتے ہی بھاگینگے بلکہ
روکے سے بھی نہ روکینگے کیونکہ اِنھون نے آج تک کہین
لڑائی بھڑائی نہین کی اور اپنے اپنے گھرون مین فراغت سے
رہا کئے ہین اور آرام طلب ہو رہے ہین ٗ اِسواسطے مین
منع کرتا ہون کہ آپ ہرگز لڑائی کا قصد نہ کیجئے اور صلح کرنی
بہت خوب ہی اور بہت ایسے ہین کہ گھر مین لاف زنی کیا
کرتے ہین ٗ وقت پر کام نہین آتے اور لڑائی کے میدان
سے جلد بھاگتے ہین اگر تم کو لڑائی ہی کا اِرادہ ہی تو جنھون نے
لڑائیان دیکھی ہین اُنکو سردار کیا چاہئے نہ اُنکو جو ڈرے
ہوئے ہون چنانچہ مشہور ہی ٗ ڈرنیوالے نہین لڑتے مگر
ناچاری سے ٗ جو لوگ آزمودہ کار اور جنگ دیدہ ہین اُن کو
سالار فوج کیا چاہئے اور مجھے بگلے کے فحواے کلام سے یون معلوم
ہوتا ہی کہ ہدہد آج کل معہ فوج تمھارے ملک مین لڑائی کے
لئے پہنچتا ہی *

بالفعل صلاح وقت یہی ہی کہ کچھہ تدبیر اُسکی ابھی سے ہو رہے ‘ اُسوقت کچھہ نہ ہو سکیگی ‘ اُس مین غفلت نہ کیجیئے ‘ کہتے ہین کہ دشمن جب تک دور ہی اُس سے اِحتراز کیا چاہیئے جب نزدیک آپہنچے تو جنگ کرنا ضرور ہی اور یہی معلوم ہوتا ہی کہ ہدہد کی فوج آپ کے لشکر سے بہت ہی ‘ کچھہ ایسی فکر ہو جس سے یہہ ملک ہمارے قبضے مین رہے اور اِسکا کچھہ اندیشہ نہ کیا چاہیئے کسواسطے کہ فتح خدادا ہی*

قاز نے کہا اِس کو بھی تم سوچو کہ کس حکمت سے شہر ہمارا سلامت رہے ‘ اُسنے عرض کی کہ یہہ تو تا جوایلچی ہو کر آیا ہی اب اُسکو اذیت مین رکھنا مناسب نہین بلکہ حضور مین بلواکر ایسی میٹھی باتین کیجیئے کہ وہ خوش رہے اور مکان بھی اُسکے واسطے اچھا سا تجویز کیجیئے کہ کسی طرح سے تکلیف نہ پاوے ‘ پھر داناؤن کی صلاح سے ایک کوٹ بنوائیے ‘ قاز نے پوچھا کہ کوٹ کے بنوانے مین تو کیا فائدہ سمجھا ہی ‘ کہا کہ قلعہ سرداروں کو ضرور ہی کیونکہ برے وقت مین اگر کوئی سردار پانسی سوارسے اپنے قلعے مین رہے

اور دس ہزار سوار دشمن کے اُسکو محاصرہ کر لیوین تو چند روز اُسکو کچھ اندیشہ نہین ؛ اِس عرصے مین کچھ نہ کچھ صورت رفاہیت کی ہو جاتی ہی ؛ اگر مخالف کی سپاہ پلٹ جاوے اور کوئی اگر یہہ بات کہے کہ دشمن کی فوج بھاگی جاتی ہی ؛ ہرگز اُسکے کہنے سے اُسکا پیچھا نہ کیجئیے ؛ اِس مین اکثر لوگون نے دغا کھائی ہی *

اور عقلمندون نے کہا ہی کہ جسکا لشکر بہت نہ ہو اُسکو چاہیے کہ شہر پناہ مین رہے ؛ اگر شہر پناہ نہو بنا لیوے اور دیوارین اُسکی چارون طرف سے بلند ہون اور خندق گہری اور چوڑی ہو اور ہتھیار جتنے چاہین اُس مین موجود رہین اور دانے پانی کا بھی ذخیرہ موجود رکھے ؛ جب ایسا بندوبست آگے سے ہو رہے تو یکبیک کسی حریف کا قدم نہین پڑ سکتا *

قاز نے سرخاب سے کہا کہ اِس کام کے واسطے مین کس کو مقرر کرون کہ جس سے یہہ کام انجام ہو ؛ سرخاب بولا اگر شتابی کام کرنا منظور ہو تو ایسے کو کہیئے کہ جس پر اپنا

اعتماد ہو، سو ویسا شخص اِس سرکار مین سواے کانگ کوتوال کے دوسرا مجھے نظر نہین آتا تب اُسکو اُسی وقت بلایا اور وہ حضور مین حاضر ہوا *

اُسکے حق مین بہت سی سرفرازی کر کے فرمایا کہ ای کانگ شرخاب کے کہنے کے موافق جلد ایک بڑا سا مضبوط قلعہ تیار کر، اُسنے اداب بجالا کے عرض کی کہ جہان پناہ، غلام نے اِس سے چند روز آگے ہی کوٹ تیار کر رکھا ہی اور ذخیرہ غلے کا اور اسباب لڑائی کا جتنا کچھ چاہئے سب اُس مین موجود کر رکھا ہی، یہہ بات سنکر قاز بہت خوش ہوا اور قلعہ دیکھنے کو گیا، دیکھکر نہایت پسند کیا اور خاطر جمع ہوئی اور اُسکے حق مین بہت سی بخشش اور انعام ہوا *

بعد کتنے دنون کے ایک روز کانگ نے قاز کے روبرو جاکر عرض کی کہ خداوند، میگھ برن نام کوا اپنی برادری سمیت دروازے پر حاضر امیدوار قدم بوس کا ہی اور یہہ عرض کرتا ہی کہ مین آپ کا نام سنکر نوکری کے لئے بہت دور کا چلا ہوا سنگل دیپ سے آتا ہون، اگر مرضی مبارک ہو تو واسطے

ملازمت کے حاضر ہو، قاز نے کہا بہت اچھا، اُسے نوکر رکھا چاہیئے، سرخاب بولا کہ جو حکم ہوا سو بجا ہی لیکن بندے کو یہہ ڈر ہی کہ مبادا یہہ کوا بھیجا ہوا کہین بادشاہ ہدہد کا نہ ہو والا بڑی خرابی کریگا، اگر اِسکو آپ نوکر رکھینگے تو راے مدن پال سارنگ کی سی مثل ہوگی جو حاکم ترکستان کا تھا *

قاز نے پوچھا کہ وہ قصہ کیونکر ہی، کہا یون کہتے ہین کہ راے مدن پال نے کسی وقت اپنی ساری فوج اور بڑے بڑے پہاڑ سے ہاتھی لیکر ایک قلعے کو محاصرہ کیا اور چھہ مہینے تک لڑتا رہا ہر چند لینے کا قصد کیا پر لے نسکا، ناچار ہو کر ایک دن مینا کرن اُسکے وزیر نے (جو بڑا دانا تھا) کہا کہ حضرت، لشکر مفت مارا گیا اور کچھہ فائدہ نہ ہوا، اب ایسی حکمت کیا چاہیئے کہ فوج ہلاک نہو اور قلعہ بھی تھوڑے دنون مین ہاتھہ آوے *

راے نے کہا اگر تیری تدبیر اور حکمت سے لشکر ضائع نہو اور قلعہ جلد ہاتھہ آوے تو اُسکی قلعہ داری اور دولت تجھے بخشون، وزیر نے خوش ہو کر تین شخصون کو بلوایا، ایک

سائیس دوسرا مہاوت تیسرا باورچی ٭ اُن تینون کوکئی طرح سے جاسوسی اور فریب کے ڈھب سکھائے اور بہت سا انعام اکرام دیکر اُس قلعے مین دغابازی کے لئیے بھیجا ٭ وے تینون فقیرانہ لباس بناکر کسی حیلے سے اُس کوٹ مین گئے *

چند روز وہان رہکر وہ لباس تبدیل کرکے

اپنے اپنے پیشے کی نوکری وہان کے راجا کی سرکار مین کر کے

ہرایک اپنے اپنے کام مین جان و دل سے ہمیشہ سرگرم اور چست وچالاک رہنے لگا جب اُن کی خدمت اور چالاکی ہرایک کام مین وہان کے سردارون نے دیکھی تب ایک کو اُن مین سے سرکاری میر مطبخ اور دوسرے کو اصطبل کا داروغہ کروایا اور تیسرے کو فیلخانے کی داروغگی دلائی ٭ اُنکی طرف سے ہرایک سردار کی یہان تک خاطر جمع ہوئی کہ آپس مین کہنے لگے کہ ہمارے راجا کی سرکار مین اِن تینون کے برابر محنتی اور خیرخواہ اور کوئی نہین *

جب اُنہون نے دیکھا کہ ہم سے یہان کے لوگون کی خوب خاطر جمع ہوئی تب آپس مین ایک نرالے مکان مین اِکٹھے

ہو کر کہنے لگے کہ وزیر نے جس کام کو ہمین یہان بھیجا ہی اب اُسے اِس ڈھب سے کیا چاہیئے کہ آدمیون اور گھوڑون اور ہاتھیون کو پرسون شب کتین زہر کھیلائیے اور یہان سے نکل چلئے تب اصطبل کے داروغہ نے سارے گھوڑون کو مسالے کے ساتھ زہر کھلایا اور میر مطبخ نے تمام کھانے مین زہر ملایا اور فیل خانے کے داروغہ بھی سارے ہاتھیون کو راتب زہر دلوایا جنہون نے وہ زہر ملایا کھانا اور دانا اور راتب کھایا، سب کے سب وہین مر رہے غرض اِس طرح اپنا کام کر، تپنون نے ایک ساتھ قلعے سے باہر نکل کر اپنے لشکر مین آ وزیر کو خبر کی کہ جس کام کے لئیے آپ نے ہمین بھیجا تھا سو ہم اُس کام کو تمام کر آئے ہین *

وزیر نے جا کر پادشاہ سے عرض کی کہ خداوند، آپ کے اقبال سے غلام کی تدبیر نے اُس کام کو انجام پہنچایا تب پادشاہ بہہ خوشخبری سنتے ہی اپنی فوج سمیت بے خلش مخالف کے گڑھ مین داخل ہوا اور دشمن کا سارا لشکر تین آدمیون کی سعی سے مارا گیا، دیکھئیے حضرت، بیگانے آدمی

کو اپنے کام مین دخل دینا ایسا زبون ہی *

قاز نے کہا بھلا کیا مضایقہ اُس کوے کو ایک بار حضور مین لاؤ اگر مین اُسے قیافے کے روسے زیرک و دانا دیکھونگا تو اُسکو نوکر رکھونگا اور اُسکے لائق کام سپرد کرونگا اور اور نہین تو رخصت کیا جایگا، سرخاب نے جو مزاج قاز کا کوے کی طرف مائل دیکھا تو اُسکو اپنے ساتھ حضور مین لایا اور پادشاہ کے قدمون پر ڈلوایا قاز نے جب اُسے امتحان کے روسے دیکھا اور اُسکی گفتگو سنی تو بہت محظوظ ہوا اور لائق رفاقت کے جان کر اپنا رفیق کیا *

ایک روز سرخاب نے عرض کی پیر مرشد، قلعہ خاطرخواہ بن چکا ہی اور اسباب لڑائی کا بھی جتنا چاہیے سب موجود ہو چکا اب توتے کو رخصت کیجئے، یہان رہنا اِسکا خوب نہین، کیونکہ اگر یہہ زیادہ رہیگا تو یہان کے تمام احوال سے واقف ہوگا اور اپنے پادشاہ سے مفصل بیان کریگا، سرخاب کی یہہ صلاح قاز کو نہایت پسند آئی اور دربار عام کا حکم کیا، جتنے آبی جانور تھے اپنی اپنی جگہہ پر مجلس مین دربار کے وقت برابر برابر

ہاتھہ باندھہ کر آن کھرتے ہوئے اتنے مین حکم ہوا کہ ہدہد کے ایلچی کو بلاؤ لوگ دوڑے اور اُس کو حاضر کیا اُس نے ادب سے کھرے ہو کر دور سے مجرا کر کے عرض کی کہ خداوند اگر حکم ہو تو اپنے پادشاہ کا پیغام حضور مین عرض کرون قاز نے اشارہ کیا کہ ہون تو تا بھاری آواز سے کہنے لگا کہ غلام کے شاہنشاہ نے فرمایا ہی کہ اگر قاز کو اپنی جان اور ملک و مال عزیز ہی تو اپنے گلے مین کلھاڑی ڈالکر جلد میرے قدمون پر آکر گرے اور عاجزی سے اپنی تقصیر معاف کرواوے والا اپنے واسطے جگہہ رہنے کی دوسری ٹھہراوے حضرت سلامت ہمارے پادشاہ کی لڑائی کی فوج ابتلگ تمھاری سرحد سے دور ہی آپ کے حق مین بہتر یہہ ہی کہ کچھہ ہاتھی اور اونٹ اور گھوڑے اور کچھہ روپی اور اشرفیان اور جواہرات بطور پیشکش جلد روانہ کیجئے کہ میرے پادشاہ کی اطاعت تمھارے واسطے سراسر فائدہ ہی اگر یہہ کیجئے تو شاید تمھارے حال پر ہمارا پادشاہ مہربان ہو اور تمھارے ملک کو خاک سیاہ نہ کرے*

جب قاز نے توتے کی زبان سے یہ باتین سنین ، غصے سے آگ ہوگیا اور فرمایا کوئی ہی کہ اِس بے امتیاز کے بال و پر اُکھاڑ کر حضور سے دور کرے ، کوا جو دست بستہ کھڑا تھا ، بولا کہ اگر غلام کو حکم ہو تو اِس بے ادب کی واقعی خدمت بجالاوے کہ پھر کوئی ایلچی کسی بادشاہ کے حضور ایسی گستاخی نہ کرے ۔ اِس مین سرخاب نے کہا کہ ایلچی کو مارنا شاہان عالی مقدار کے آداب سے بعید اور موجب بدنامی کا ہی اور دانا کہینگے کہ سرخاب وزیر سفید ڈاڑھی حضور مین حاضر تھا ، ایسی نالائق حرکت کیون ہونے دی ، کیا اِتنا نہین جانتا تھا کہ ایلچی کو زوال نہین ، خدا نخواستہ ، یہہ بات ہوگی تو کسی بادشاہ کے یہان سے ایلچی پھر کبھی نہ آویگا اور بزرگون نے کہا ہی کہ جس مجلس مین کوئی بوڑھا نہ رہے تو یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ کام وہان بگڑتا ہی اور اُسکو مجلس نہین کہتے ، جہان پناہ ، مین جھوٹھ نہین عرض کرتا ہون کہ آج تک کسی بادشاہ نے ایلچی پر ہاتھ نہین اُٹھایا ، ہر چند وہ گستاخی کرے پر اُسے ہرگز بادشاہ خاطر مین نہین لاتے ہین اور نوتا سا ایلچی کم پیدا ہوتا ہی ، اگر اِسکو

قتل کرینگے تو آیندہ بہت پچتائینگے *

آخر سرخاب وزیر کے کہنے سے قاز بادشاہ کا دل ملائم ہوا اور اُسکو خلعت اور بہیرا مرحمت کرکے رخصت کیا، بعد کتنے ایک دنون کے وہ اپنے بادشاہ کے پاس جا پہنچا، اُسنے پوچھا کہ ای توتے وہان سے تو کیا کام کر لایا اور تجھسے کیا کیا جواب و سوال درمیان آئے اور ملک اُسکا کیسا ہی اور تجھکو رخصت کس طرح کیا *

اُسنے عرض کی جہان پناہ کچھ نہ پوچھئے، لڑائی کی تیاری کیجئے اور مین نے جواب و سوال دلیری سے مانند مردون کی کیا اور اُسکی سلطنت کے رعب سے ہرگز نہین دبا جو آپ کا پیغام تھا سو سر مجلس قاز کو پہنچایا اور ملک جو قاز کے قبضے مین ہی اُسکی تعریف مجھسے ہو نہین سکتی، میری دانست مین تو بہشت پر فوقیت رکھتا ہی جب مین وہان پہنچا تو مجھے ایک زبون جگہہ مین نظربند رکھا اور اُسنے بڑی محنت سے ایک قلعہ بنوایا ہی اور لڑائی کا بہت سامان اُس مین جمع کروایا ہی لیکن جس وقت خداوند کی فوج اُس ملک کے لینے کو

چڑھے گی تو یقین ہی کہ پہلے ہی حملے مین وہ حصار فتح ہوگا اور
مالک اُسکا مفت ہاتھہ آویگا *

تب کرگس وزیر نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہہ توتا وہان سے
رسوا ہوکر آیا ہی، اُس سے پوچھا کہ مین نے یون سنا ہی کہ
قاز نے تیری بڑی مدارات اور خاطرداری کی اور طرح طرح کے
کھانے تیرے واسطے بھجوایا کرتا تھا، تو توتے نے جواب
دیا ای وزیر، یہہ بات سراسر غلط ہی، سواے بدی کے کچھہ
مجھہ سے اُسنے نیکی نہ کی، مین نے یہہ غنیمت جانا کہ اُسنے
مجھے جیتا چھوڑا، یہہ سنتے ہی ہدہد کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا،
اُس خفگی کی حالت مین حکم کیا کہ ابھی میرا خیمہ باہر نکلے، کرگس
نے عرض کی کہ پادشاہون کو اتنی جلدی نہ چاہیے کہ اِس مین
کام بگڑتا ہی، کچھہ سنوارتا نہین، مناسب یہہ ہی کہ آج
سب اُمراؤن اور رسالہ دارون کو صلاح کے واسطے حضور مین
بلائیے اور اُن سے یہہ بات کہیے کہ بھائیو، ایک مشکل
درپیش آئی ہی، کچھہ ایسی نیک صلاح کیجئیے کہ وہ
مشکل آسان ہو، سب نے سنکر پوچھا کہ وہ کیا ہی، فرمایا کہ قاز

نے ہمارے ایلچی سے نہایت بدسلوکی کی اور قلعہ بنا کر لڑنے کو مستعد ہوا ہی سو مین یہہ چاہتا ہون کہ اُسکا کوٹ اور ملک میرے ہاتھہ آوے *

سبھون نے متفق ہو کر عرض کی جہان پناہ ہم کو جو فرماؤ سو ہم ایک پاؤن پر حاضر ہین اگر ہماری صلاح لیجئے تو قاز سے لڑائی کیجئے کیونکہ خداوند کی بھلائی اور سبہتا ہم کو جنگ ہی مین نظر آتا ہی اور اِس اندیشے کو ہرگز خاطر مبارک مین دخل نہ دیجئے اور کبھی بکی بات پر بھی کسی کی کان نہ رکھئے فتح شکست اختیار خدا کے ہی تب یہہ بولا کہ توتے نے قاز کے ملک کی بہت سی تعریف کی ہی مجھے یقین ہی کہ وہ جھوٹھہ نہ ہوگی یہہ کہکر اُن کو حکم کیا کہ اپنی اپنی فوج رسالون کو جلد تیار کرو اور نجومیون کو بلواوین جو اپنی پوتھیون کو دیکھکر لڑائی کی نیک ساعت ٹھہراوین *

وزیر نے عرض کی جو آپ نے حکم کیا سو بجا ہی اور سب کو قبول لیکن غلام کی بالفعل صلاح یہہ ہی کہ چندروز اپنی جگہہ سے حرکت نہ کیجئے کہ لشکر تمام کمال جمع ہو ایک دانا

سردار کے ساتھ دو ہزار سوار جلد روانہ کیجئے کہ جہان کہین راہ مین بہت پانی ہو وہان جا کر رہین تا فوج قاز کی اُدھر گذارہ نہ کر سکے اور قاز کے لشکر کی خبر ہر روز حضور مین پہنچایا کرین ہدہد نے کہا اے وزیر اپنی گویائی کی کمان اپنے ہاتھ سے پھینک کر اپنی عقل کے میان سے تیز تلوار میرے ہاتھ دے کہ مخالفون کے سرون کو بے دریغ کاٹون *

وزیر نے کہا جو کچھ ارشاد ہو سو اُسکے موافق مین بجا لاؤنگا لیکن جو باتین مین نے اپنے بزرگون سے سنی ہین اگر حکم ہو تو عرض کرون فرمایا کہہ کرگس بولا یون سنا ہے کہ جب کوئی پادشاہ کسی لڑائی پر جاوے تو اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنی سپاہ کو انعام و اکرام اور میٹھی باتون سے خوش کرے کس واسطے کہ سپاہ کی خوشی مین دولت خواہی اور بھلائی سرکار کی ہے اور جب کوچ کرے جہان کنارہ دریا کا یا جنگل یا پہاڑ دیکھے وہان غافل نہ رہے اور بڑی خبرداری اور ہشیاری سے اُس جگہہ مقام کرے اور بڑے بڑے اُمرا اپنے پاس اور اچھے اچھے تیرانداز اور گلیلے اچوک اور تیز باز اور

نئے نئے پہلوان جوان ہنرمندون کو سلح کرکے دہنے بائین اور آتش کے پرکالے برقنداز چالاک سپاہون کو آگے پیچھے رکھے اور خزانے کے اوپر مضبوط لوگون کو محافظت کے لئے متعین کرے کس واسطے کہ اگر فوج مخالف مین سے کوئی خزانے پر آپڑے تو اُسکے جواب دہ رہین اور اور جو کوئی لشکر مین سے بیمار ہو جاوے یا لنگرا یا بوڑھا یا لڑکا ہو اپنے ساتھہ رکھے اور اُن کے احوال سے غافل نہ رہے اور اسی طرح بادشاہ اور وزیر معہ فوج منزل بمنزل جاوین اور جس جگہہ کہ مقام کرین اگر وہان کسی نوع کا کچھہ خوف وخطرہ معلوم ہو تو اپنے لشکر کی چارون طرف خاربندی بطور حصار کے کرین اور تیراندازون پہلوانون سپاہیون کو اُس کوٹ کے آس پاس واسطے چوکی پہرے کے بیٹھاوین اور بادشاہ آپ اپنے خاص مصاحبون کے ساتھہ بیچ مین رہے اور خزانہ اپنے قریب رکھے اور فیلان جنگی تیار رکھے تا کہ لڑائی کے وقت کام آوین اور امراؤن کو کوٹ مین اپنے پاس رہنے کو جگہہ دیوے اور ہاتھیون پر ہودے اور انباریان اور گھوڑون

پر زین اور پاکھرین کسوائیے رکھے *

زرہ پوش جوانون کو دروازون پر بیٹھلا کر کہہ دیوے کہ ساری رات اپنی اپنی باری جاگتے رہین اگرچہ فوج اور چوکی پہرے کی طرف سے خاطر جمع ہو پر بادشاہ کو لازم ہی کہ اپنی ہشیاری اور نگہبانی آپ کرے اور اپنی فوج سے تین کوس آگے دشمن کے لشکر کی طرف چالاک سوارون کو بھیجے کہ چلتے پھرتے جاگتے کھانستے کھنکارتے آنکھون مین ساری رات کاٹین اور جب روز روشن ہو تب ڈنکے اور دمامے کا حکم فرماوے کہ اُسکی آواز سنکر دشمن کا دل دھڑکنے لگے جب بگانے ملک کی سرحد مین پہنچے تو اپنی سپاہ کو طلب تنخواہ دیوے کیونکہ یہہ ممکن نہین کہ بادشاہ کے کام مین سپاہی خالی ہاتھ محنت اور جانفشانی کرین اور لڑائی مین اپنے سر کتواوین سب کوئی خدا کے بندے ہمین جب اُنکو اور اُنکے لڑکے بالون کو کھانے پینے سے فراغت اور آسودگی حاصل ہو تو البتہ کام آوینگے *

جب پادشاہ لڑائی پر چڑھے تو چاہیے کہ بندوبست فوج کا قرینے

سے کرے ' سب سے آگا ڑی توپخانہ جینسے اور اُسکے پیچھے توپخانۂ دستی اور اُسکے پیچھے پادشاہ کی قورمین اُمرا فیل نشین اور اُسکے پیچھے سوار و نکاغول اور اُن کے پیچھے کچھ جنگی ہاتھی اور دہنے طرف باندازاور ہتھیر نالین اور پہلوانان جنگ آزمودہ اور بائین آلنگ تیراندازاور شترنالین اور جوان لڑائیان دیکھے ہوئے اور کچھ سپاہی ایسی جگہہ مین چھپا رکھین کہ کسو پر معلوم نہ ہو اور اپنی گھات مین لگے رہین کہ وقت پر کام آوین جب دشمن کی طرف سے زیادتی دیکھین تب دونون طرف سے اپنی فوج کی تکبیر کہتے ہوئے آگے برھین اور مخالف پر حملہ کرین اور قاضی اور خطیب لشکر مین واسطے نماز پڑھانے کے موجود رہین اور جو کوئی جان بازی کرے یا زخمی ہووے اُسکے حق مین پادشاہ مہربانی اور موافق حال اُسکے تسلی اور بخشش کرے اور انعام اور اکرام کرے جب جانے کہ فوج حریف کی سپاہون کی تندہی سے پس پا نہین ہوتی تب حکم کرے کہ سب فیلان جنگی اور تمام فوج ایک دل ہو کر یکایک حملہ

کرین ہاتھی ایکبارگی اُن پر ہولین کہ سردشمنون کا اُن کے پاؤن کے نیچے روندا جاوے، غریب پرور، اگر اپنی فوج میدان مین اور دشمن کی جنگل مین ہو تو ہرگز ہاتھی اور سوارون کو اُس مین جانے نہ دیجئے اور حکم کیجئے کہ سب سردار اور سپاہی اُتارے ہو ہتھیار پکڑین اور ایسی جان فشانی کرین کہ جس سے حریفون کی بیخ کنی ہو جاوے اور جو کوئی ندی یا گہری جھیل بیچ مین دونون لشکرون کے آپڑی ہو تو کشتیون پر فوج کو چڑھا کر ایسی تدبیر سے لڑاوین کہ دشمن بے شمار مارے جاوین اور اُن کے سرون کا چبوترہ بندھ جاوے *

اگر قازکا لشکر ندی مین یا میدان مین نہ لڑے اور قلعہ پکڑے، اپنے لشکر کے سردارون کو حکم دو کہ اُسکے ملک مین جہان غلہ پاوین لوٹ لیوین جو لوٹ سے زیادہ ہو تو پھونک دیوین، تالابون کا پانی کاٹ دین کھیتیان گھوڑون کو کھلا دین، باغات کو لٹوا دین گھاس کی ٹالین لکڑیون کے ڈھیر جلوا دین اور جس جس چیز سے اُن کو فائدہ ہو اُسکو آگ دے دیوین اور

جس جگہہ تالاب یا جھیل وغیرہ ہو اُسکے گرد لشکر رکھین
کہ پانی بند ہونے سے وے عاجز ہووین اور دوسری عرض
یہہ ہی کہ جب لشکر پر دشمن کے خدا یتعالی آپ کو فتح
دیوے تو مناسب ہی کہ فوج کو اپنی مخالف کی لوت اور
پیچھا کرنے سے باز رکھین کس واسطے کہ جس وقت
تمام سپاہی روپیہ کی طمع اور نافہمی سے اپنی دلیری
جتانے کے لئے تم کو چھوڑ کر اُس طرف متوجہ ہوین تو تم
میدان مین اکیلے رہ جاؤگے خدانہ کرے کہین قاز نے ہشیاری
سے فوج پوشیدہ رکھی ہو کیونکہ مدبر پادشاہ دوراندیشی
سے کچھ لوگ مخفی رکھتے ہین کہ بر وقت کام آوین وہ تمہین
تنہا پاکر آپڑے اور گرفتار کرلے جاوے فتح ہوکر شکست
ہوویگی اور سلطنت خاک مین مل جاویگی پھر خانہ زادون
سے بغیر خاوند کے کچھ تدبیر نہ بن پڑیگی اور فوج مفت برباد
ہو جائیگی *

پادشاہ نے کہا ای کرگس وزیر تو نے بہت کچھ کہا
اب اتنا کہنا کچھ ضرور نہین تو میرا وزیر ہی میرے پاس رہیگا

جو تو جانتا ہی اور اپنے بزرگون سے سنا ہی لڑائی مین
اُسکے موافق کیجیو ٭ دونو اِسی گفتگو مین تھے کہ قاز کو ہد ہد
کے سوار ہونے کی یہہ خبر پہنچی کروہ نیک ساعت مین اپنے
مقام سے ساری سپاہ لیکر سوار ہوا اور پیلک جاسوسون
کے سردار نے بھی (جو بھیجا ہوا قاز کا تھا) اپنی برادری مین
سے ایک جاسوس کو دوڑا کر اُسکی زبانی یہہ پیغام کہلا بھیجا
کہ حضرت ٭ غافل کیا بیٹھے ہین ہد ہد تاجدار ساتھ لشکر بے شمار
کے جنگ کے ارادے گنگا کنارے آپڑا ہی آپ بھی
بہت ہشیار اور خبردار رہینگے ٭ کیونکہ کرگس وزیر ہدہد کا
مجھے نہایت عقلمند نظر آتا ہی اور اُسکے فحوای کلام سے
یون معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے کسی کو جاسوسی کے واسطے
تمہارے قلعے مین بھیجا ہی *

یہہ بات سنتے ہی سرخاب بولا کہ ای پادشاہ ٭ غلام نے
آگے ہی عرض کی تھی کہ کوا ہدہد کا بھیجا ہوا ہی ٭ سوای اِسکے
کوئی دوسرا نہ ہوگا ٭ قاز نے کہا جو تو کہتا ہی سو ایسی بات کم
ہوتی ہی اگر کوا ہم سے موافق نہ ہوتا ٭ تو سُتے کے مارنے

کو نہ اُٹھتا اور قلعے میں اپنے لڑکے بالوں سمیت نہ آتا *

سرخاب نے کہا یہ سچ ہی کہ وہ اپنے لڑکے کو ساتھ لا کر رہا ہی لیکن اِسکو یاد رکھئیے کہ وہ کبھی نہ کبھی دغا کریگا ' قاز نے جواب دیا ای سرخاب ' نئے نوکر کے برابر پرانا چاکر نہین ہوتا وہ نمک حلال اور کارگذار ہوتا ہی اور ایسا کام کرتا ہی کہ قدیموں سے نہین ہو سکتا مگر تو نے قصہ بیربل راجپوت کا نہین سنا جو نیا نوکر ہوا اور اپنے بیٹے کو راجا کے بدل قربان کیا ' سرخاب نے پوچھا وہ قصہ کیونکر ہی *

قاز نے کہا مین نے یون سنا ہی کہ ایک دن راے مندوک راج کے تخت پر بیٹھا تھا ' حجام نے آکر خبر کی کہ ایک شخص بیربل نام راجپوت ڈھال تلوار باندھے دروازے پر کھڑا امیدوار نوکری کا ہی ' راے نے اشارت کی بلاؤ تب اُسنے بموجب حکم حضور مین لا کر قدم بوسی کا مشرف کروایا ' راجا نے پوچھا تو کون ہی کہان سے آیا ' بولا سپاہی ہون ' آپ کا نام سنکر آیا ہون ' فرمایا کہ تو ہماری نوکری کریگا ' عرض کی جو میرے واسطے کچھ کام مقرر کیجئے تو البتہ حاضر ہون

تاکہ مجھے بھی یہہ معلوم ہو کہ آپ خاوند ہمین مین نوکر ہون ، پوچھا درماہہ کیا لیگا اور کام کیا کریگا ، کہا پانسی اشرفیان روزینہ لونگا اور آپ کی خدمت مین شب و روز حاضر رہونگا ، کہا تیری رفاقت مین کتنے لوگ ہمین ، جواب دیا ایک تلوار دونون بازو یہی میرے رفیق ہمین ، فرمایا کہ ایک آدمی کو اِتنا روزینہ نہین دیا جاتا ، بیربل سلام کر کے چلا *

دیوان نے عرض کی خداوند ، اِس مین کچھہ فی ہی ، ایسے شخص کو نہ چھوڑنا چاہیئے ، اگر بہت نہین تو تھوڑے دنون کے لئے رکھہ کے دیکھیئے تو معلوم ہو کہ یہہ کیسا ہی اور کیا کچھہ نمک حلالی کرتا ہی ، جو کام کسی سے نہ ہوا گر یہہ کریگا تو رہیگا ، نہین جواب پاویگا ، راے نے دیوان کی بات بہت پسند کی ، اُسکو بلاکر نوکر رکھا اور روزینہ موافق قرار کے دیا اور ایک آدمی پوشیدہ اُسکے ساتھہ مقرر کیا کہ اُسکا احوال مفصل دریافت کر کے ہم سے کہے ، بیربل اشرفیان لے رخصت ہو کر اپنے گھر گیا اور اپنی جورو سے کہنے لگا کہ آج مین راے منڈوک کا چاکر ہوا ہون ، یہہ روزینہ جو آج کا مین نے پایا ہی سو اِس مین

سے ایک دن کا خرچ رکھہ کر باقی گسیان کے نام پر بانٹ دے یہہ کہکر راجا کی خدمت مین حاضر ہوا ' اُس آدمی نے اِس بات کو سنکر اپنے خاوند سے جا کہا ' راجا یہہ سنکر سخت تعجب مین رہا ' ہر روز اپنا روزینہ سرکار سے لیتا اور اُسی طرح بھوکھون کو دان کر دیتا اور آٹھہ پہر راجا کی چوکی دیا کرتا ' اور کبھی آپ سے رخصت گھر کی نہ چاہتا ' یون ہمین چند روز گذرے *

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ برسات کے موسم مین ایک شب بادل گرج رہا بجلی چمک رہی اور منہہ برس رہا تھا ' اندھیرا ایسا کہ ہاتھہ کو ہاتھہ نہ سوجھے ' اُسی لگن مین بیربال کھڑا چوکی دیتا تھا ' یکایک آدھی رات کے وقت آواز ایک عورت کے رونے کی جو راجا کے کان مین پڑی ' نیند سے گھبرا کر چونک اُٹھا ' شمع ہاتھہ مین لے گھر کے آنگن مین کھڑے ہو کر پکارنے لگا کہ کوئی ہمارے چوکیدارون سے جاگتا ہی یا نہین ' بیربال آداب بجالایا اور ڈنڈوت کر کے عرض کی کہ غلام حاضر ہی تب پوچھا تو کون ہی ' جواب دیا کہ مین بیربال نیا نوکر

سرکار کا، کہا تو اپنے گھر کیون نہین گیا، بولا کہ میری یہہ خو ہی کہ جب کسی کا نوکر ہوا، بغیر اُسکے کہے اپنے گھر یا اور کہین نہین جاتا دن کو اُسکے پاس رہتا ہون اور رات کو گھر آچوکی دیا کرتا ہون، شمع جو راجا کے ہاتھ مین تھی اُسکی روشنی سے اُسنے دیکھا کہ آنکھون سے راجا کی آنسو بہتے ہین، حیران ہوا کہ اِن کے رونے کا سبب کیا ہی، آخرش پوچھا کہ مہاراج، آپ کیون روتے ہین، راجانے فرمایا کہ ایک عورت کہین ایسے درد سے روتی ہی کہ اُسکی آواز سوزناک سے میرے دل مین آگ لگی ہی اور اُسکے دھوئین کے سبب میری آنکھون سے اشک جاری ہین *

بیربل سر اپنا جھکا کر بولا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی، راجانے فرمایا کہ تحقیق کرو کہ وہ عورت کہان ہی اور کسواسطے روتی ہی اگر مفلس ہی تو اِتنے روپی دلوادو کہ باقی عمر کو اُسکی کفایت کرین، بیربل یہہ حکم سنکر جدھر سے وہ آواز آتی تھی اُدھر چلا، راجانے دیکھا کہ یہہ اکیلا اندھیری رات مین باہر اُسکی تلاش کے لئے جاتا ہی تب خاطر مین یون گذرا کہ

مناسب نہین یہہ تنہا جاوے بہتر یون ہی مین بھی اُسکے پیچھے جاؤن اور دیکھون یہہ کہان جاتا ہی اور کیا کرتا ہی ؛ ہاتھہ مین تلوار لیکر پیچھے پیچھے اُسکے ایسا دبے پاؤن ہولیا کہ ہرگز اُسے خبر نہ ہوئی ؛ شہر کے باہر جاکر چارون طرف دوڑا آخر ایک جگہہ کھڑے ہوکر اُسکی آواز پر کان لگائے تب اُسکی آواز سنی کہ دکھن کی طرف سے آتی ہی ؛ اُدھر ہی چلا اور راجا بھی اُسکے پیچھے چلا جاتا تھا اور یہہ اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا نوکر خیرخواہ ہی کہ اپنے خاوند کے حکم پر کیسی محنت اور جان فشانی کرتا ہی *

آخر بیربال کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت جوان خوب صورت زار زار روتی ہی ؛ بولا کہ ای ماتا ؛ تونے اتنا مجھے کس لئے دوڑا مارا اور سبب رونے کا تیرے کیا ہی ؛ اپنا احوال کہہ ؛ عورت نے جواب دیا کہ مین عمر اِس ملک کے راجا کی ہون اور دولت سے اُسکی خوب مین نے آرام پایا ہی ؛ اب زندگی اُسکی آخر ہوئی ایک پہر رات باقی ہی آفتاب کے نکلتے ہی راجا مریگا ؛ بیربال نے یہہ بات سن آہ

کھینچ کر پگڑی اپنی زمین پر دے ماری اور کہا کیا کروں قضا کے تیر کی ڈھال نہین اگر کسی آدمی زاد سے کام پڑتا تو مین اپنے حوصلے کے موافق اُسکی تدبیر کرتا کہ جس مین راجا زندہ رہتا اور یہہ کہا کہ ای عورت کسی طرح راجا کی جان بچ سکتی ہی وہ بولی کہ ای مرد اگر تجھہ سے ایک کام ہو سکے تو مجھے اُمید ہی کہ بچے یہہ بولا کہ تم کہو اگر خدا چاہے تو اپنے حتی المقدور محنت اور تدبیر مین قصور نہ کرونگا آگے اختیار خدا کے عورت نے کہا سن ای عزیز ایک نیکو کر راجا کی سرکار مین بیربال نام ہی اُسکے اکلوتا بیٹا خوبصورت کہ اُس مین چھتیس لچھن نیک بختی کے موجود ہین اگر تو اُس بچے کا سر کاٹ کر منگلا دیبی کے آگے رکھے اور یہہ کام تجھ سے سورج نکلنے کے آگے سرانجام ہو تو یقین ہی کہ راجا کی جان بچیگی اور سو برس عمر اُسکی زیادہ بڑھیگی * یہہ بات کہکر وہ عورت تو نظر سے غائب ہو گئی راجا جو اُسکے پیچھے کھڑا تھا یہہ سب باتین اپنے کانون سے سنین بیربال وہان سے جلد دوڑ کر اپنے گھر آیا اور عورت

کو اپنی جگا کر سب کیفیت جو گذری تھی سو کہی ، اُن نے سنکر یہہ جواب دیا کہ اگر میرے بیتے کے سر دینے سے راجا کی جان بچے تو خوش نصیبی ہماری کمال ہی کس واسطے کہ ہم اُسکا نمک اِسی ہی دن کے لئے کھاتے ہین کہ کتھن مین کام آوین اور کہا اے بیربل ، جلدی کر مبادا رات تمام ہو جاے اگرچہ خاوند کی موافق مرضی کے یہہ بات کہتی تھی لیکن مہر مادری سے ایک دم مین اتنا روئی کہ سارا بدن اپنا اور لڑکے کا بھیگ گیا ، بیربل اُسکی یہہ حالت دیکھکر لڑکے کو جلد لیگیا اور منگلا دیبی کے دہرے مین جاکر اُس کو نہلایا اور لڑکے سے ذبح کرنے کی اجازت چاہی ، وہ بھی راضی ہوا کہ مجھہ کو راجا کے بدلے جو تو بل دیتا ہی تو اچھا ہی ، اِس کام مین پوچھنا کیا ضرور ہی ، جلدی کر *

بیربل نے جب یہہ اُس سے سنا کہ لڑکا بھی فدا ہونے پر خاوند کے حاضر ہی اور حق نعمت کا اُسکی ادا کیا چاہتا ہی تب اُسکو گود مین لیکر ذبح کیا اور کہا ، شکر ہی خدا کا کہ میرے فرزند نے جان دینے مین کچھہ خوف نہ کیا ، سر نیچے کر دیا اور اپنے دل

سے کہا کہ حق خاوند کا اپنی گردن سے مین نے ادا کیا اور میرا بھی ایک فرزند تھا کہ جان اُسکی میری آنکھون کے آگے تلوار کے نیچے نکلی ' اگر مین اِسکا اب غم کرون تو کیا فائدہ ' بہتر یہہ ہی کہ بیٹے کے پیچھے مین بھی جاؤن ' بعد اُسکے اپنا سر بھی اُسی تلوار سے کاٹا ' عورت اُسکی (جو اُس وقت پیچھے لگی ساتھ چلی آئی تھی اور دور سے چھپی یہہ ماجرا دیکھتی تھی) بیٹے کا ذبح کرنا دیکھکر بے ہوش ہو گئی *

بعد تھوڑی ایک دیر کے جو ہوش مین آئی تو کیا دیکھتی ہی کہ دریا مین لہو کے سر بیٹے اور خاوند کا پانی کے بلبلے کی طرح ترتا پھرتا ہی ' اُسکو دیکھکر کچھ اُن نے اپنے دل مین فکر نہ کی اور سر اپنا خاوند اور بیٹے کے پاؤن پر رکھکر اُسی تلوار سے کاٹا ' راجا دور سے یہہ حال دیکھکر اُن تیون سر کٹون کے نزدیک آیا اور ایسا رویا کہ آنکھون سے اُسکی اتنے آنسو جاری ہوئے کہ اُس جگہہ ایک سیلاب ہو گیا اور دیکھا کہ اُس سیلاب مین دیبی معہ بت خانہ ڈوبنے پر ہی تب راجا نے اپنے دل مین کہا کہ اِن تینون نے میری جان کی خاطر اپنے سر فدا کیے اگر

مین ایسی حالت دیکھہ کر جیون تو میرے برابر دوسرا کوئی سنگدل نہ ہوگا جلد بت خانہ مین آن کر اُن تینون کے پاؤن چوم کر یہہ شعر پڑھا *

* خدمت شایستہ ہو سکتی نہین کیا کیجئے *

* سر تو کیا ہی جو کرون پاے عزیزان پر نثار *

اور چاہا کہ سر اپنا عورت کے پاؤن پر رکھہ کر تلوار سے کاٹے اِتنے مین دیبی نے حاضر ہو کر ہاتھہ راجا کا پکڑا اور کہا کہ بیربل نے نمک حلالی کی ہی ' تجھے لازم نہین کہ تو اپنا سر دیوے ' راجا نے کہا جو ایسے نمک حلال نوکر کے لئے اپنا سر نہ دون تو زندگی بے لطف ہی *

دیبی یہہ سنکر بہت خوش ہوئی اور بولی کہ مین تجھہ سے نہایت راضی ہوئی جو کچھہ تو چاہے سو مانگ کہ مین خدا سے تیرے واسطے مانگون ' راجا بولا کہ خدا کے فضل سے میرے یہان سب چیز موجود ہی ' کسی بات کی کمی نہین اگر تجھے کچھہ قوت ہی تو خدا سے یہہ دعا مانگ کہ یے تینون جی اُٹھین ' یہہ سنکر دیبی دعا کرتے ہی نظر سے غائب ہوئی وہ نہین وے

تینون اُٹھ کھڑے ہوئے *

راجا وہان سے چھپ کر اپنے مکان مین آبیٹھا اور کیا دیکھتا ہی

کہ بیربل تلوار ہاتھ مین لئیے پیچھو سے آن پہنچا ' راجا نے غصے

سے کہا ای بیربال ' جس کام کے لیئے تجھے بھیجا تھا کیا غضب

ہوا کہ تو نے اُس کا جواب بھی نہ دیا ' بیربل بولا کہ ایک عورت

میدان مین روتی تھی ' جون مجھے دیکھا وو نہین اُٹھکے چھپ گئی '

مین نے وہان اِدھر اُدھر پھر کر بہتیرا پکارا پر اُسنے مجھے

جواب نہ دیا ' کچھ معلوم نہ ہوا وہ کہا چلی گئی ' راے یہہ بات

سنکر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا جو شرطین سخاوت اور

شجاعت اور جان بازی بادشاہون اور راجاؤن مین چاہیئن

سو مین نے سب تجھہ مین پائین ' میری زبان نہین جو تیرا وصف

بیان کرون اور جو کچھ نیکیون اور خوبیون سے رات کو

بچشم خود دیکھا تھا سو سب اپنے مصاحبون سے کہا اور

بیربل کو گلے لگا کر خلعت دیا اور روپے بہت سے بطریق

انعام کے بخشے اور اپنے ملک کی حکومت مین اُس کو

شریک کیا *

پھر قاز بولا ای سرخاب ٬ بیربل نیا نوکر تھا ٬ دیکھہ تو اُسنے کیسا کام کیا ٬ یہہ بات سنکر سرخاب سنے جانا کہ کوے کے ساتھہ دل سے موافقت رکھتا ہی ٬ اِس واسطے بات اپنی مختصر کی اور کہا ای قاز ٬ وزیر وہ ہی کہ سوا ے راستی کے بات نہ کہے اور خوشامد نہ کرے ٬ اگرچہ پادشاہ نے اُس کی عزت کی ہی ٬ لیکن وہ سخت کمینہ اور بد اطوار ہی ٬ قاز نے کہا جو وہ بد ہی تو اپنے لیے بدی کریگا تب سرخاب بولا ٬ جو کوئی اپنے واسطے بد ہو تو اُس سے بیگانے کو بھی چاہیے کہ ڈرتا رہے ٬ شاید آپ نے قصہ کرنا بادفروش کا (کہ جس نے اپنے ہمسایون کو بہت سا دکھہ دیا تھا) نہین سنا ٬ قاز نے پوچھا وہ قصہ کیون کر ہی *

سرخاب نے کہا کہتے ہین بداؤن شہر مین کرنا نام ایک بھاٹ برہمنون کے پڑوس مین رہتا تھا ٬ ہمیشہ عمر زید کے سے جھگڑے کیا کرتا جب دیکھتا کہ آب مدعی کے ہاتھہ سے بچ نہین سکتا تب بھاگ جاتا ٬ کوتوال اُس شہر کا جو اُسے گھر مین نہ پاتا تو اُن بیچارے برہمن پڑوسیون کو مشکین

چڑھا کے پکڑ لیجاتا ' کچہری مین بیٹھا کر دس کے روبرو ذلیل کیا کرتا تب وے لاچار ہو کر کچھ بطور گھوس کے کوتوال کو دیکر چھوٹ آتے ' اُسی طرح اُس کے ہاتھہ سے اکثر اذیت پایا کرتے اور ایک مدت تک اُسکے ہاتھون وے غریب دکھہ پاتے رہے *

ایک برس ایسا اتفاق ہوا کہ گرمی کے موسم مین کوُن کا پانی سوکھہ گیا ' برہمن آپس مین صلاح کر کے ایک نیا کوُا کھودنے لگے ' اِتنے مین وہ بھات بھی اُن کے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھے بھی اِس کے کھودنے مین شریک کرو تا کہ مجھہ پر بھی اِس کوے کا پانی حلال ہو ' سب نے جانا کہ شاید اِسکے دل مین خدا نے نیکی ڈالی اور بدی سے باز رکھا ' سبھون نے راضی ہو کر اِذن کھودنے کا دیا ' وہ تو ایک بد ذات تھا ' نام کے واسطے ذرا ہاتھہ لگا کر چل کھڑا ہوا جب کوُا تیار ہوا اودھر ایک ادمی اُسکا پانی پینے لگا تب بادفروش آیا اور سب ہمسایون کو یہہ قسم دی کہ جب لگ اُس کے پانی کا حساب مجھے نہ سمجھاؤ تب تک نہ پیو ' اُنھون نے جواب دیا

کہ تیرا حصہ قابیاں ہی اپنا جدا کر لے ہم اپنے حصے کی طرف بھر لیا کرینگے، یہہ بولا تم اپنے حصے کے مختار ہو، مین اپنے حصے کی طرف اکوئے مین زہر ڈالونگا، برہمنون نے دیکھا کہ اِس حرام زادے سے یہہ دور نہین اُسکے بدلے اُسکو کچھہ روپی دیئیے اور اپنا پیچھا چھڑایا برہمنون کے دیئیے ہوئے روپی جب کھاچکا تب دیکھا کہ اور کچھہ حیلہ تو نہین بن پڑتا اِس مین ایک روز ہوا زور سے چلتی تھی اپنے گھر کے آنگن مین کھڑے ہو پکار کر کہنے لگا کہ ای پڑوسیو، تم کو خبر کرتا ہون کہ میرے گھر مین سانپ بچھو چوہے مکڑیان بہت جمع ہوئی ہین، اِس لئے چاہتا ہون کہ اپنے گھر کو پھونک دون، تم خبردار ہو جاؤ، کیونکہ پھر کوئی نہ کہے کہ بھاٹ نے اپنے ہمسایون کو جلا دیا، سب پڑوسی اپنے اپنے گھر سے آکر اُسکے پاؤن پڑے اور کہا کہ ای بھلے آدمی، تجھہ سا ہمسایہ ہم کہان پاوینگے کہ آگ لگانے سے پہلے ہم کو خبر کی، اب ہم تجھے کچھہ روپی دیتے ہین، تو ایسی فکر کر کہ جس مین سانپ بچھو چوہے مکڑیان بغیر گھر جلانے کے نکل جاوین، چنانچہ آپس مین بہری کرکے اُسکو

کچھ دیا ٔ پھر باہم بیٹھکے کہنے لگے کہ یارو ٔ ایسا نقشہ نظر آتا ہی کہ کسی نہ کسی دن یہہ بھاٹ ہم سب کو پھونک دیگا ٔ یا کسو سخت خرابی مین ڈالیگا اگر اُسے ہم کچھ کڑی بات کہینگے تو یہہ اپنا پیٹ ماریگا *

آخر کام کو توال سے پڑیگا اور وہ ہم کو دولتمند جان کر بنا کے لوٹیگا ٔ بہتر یہی ہی کہ اِس جگہہ کو چھوڑین کسی اور گاؤن مین جا رہین جب سبکی صلاح یہہ ٹھہری تو سبکے سب برہمن راتون رات ایسے بھاگے کہ پوچھتے پوچھتے دس بارہ کوس نکل گئے اِس خطرے سے کہ کہین وہ بدذات بھاٹ پیچھا نہ کرے ٔ یے سب باتین کر کے پھر سرخاب نے کہا کہ اُس حرام زادے نے پرسیون کو ایذا دی اور وے سب بھلے آدمی اُسکے ڈر سے جلاوطن ہوئے ٔ تب قاز نے کہا ای سرخاب ٔ تیری حالت اُس بڑھئی کی سی ہوئی *

سرخاب نے پوچھا کہ اُسکا قصہ کیونکر ہی ٔ

قاز بولا یون سنا ہی کہ نرند نام ایک بڑھئی تھا جنگل سے لکڑیان سرپر لاتا کتنے پھرے چراغدان چمچے کھڑاون پیالے پٹڑے بنا کر

بیچا کرتا اور اُن کی قیمت سے اپنی گذران کیا کرتا ایکدن اُسنے جنگل مین جاکر اخروت کے درخت پر چڑ سے ایک دو ہاتھ اُوپر کلہاڑی ماری کلہاڑی کے مارتے ہی اُس مین سے ایک جوگی نکل کر بولا ای بڑھئی گورکھناتھ میرا نام ہی مین نے خدا کی راہ مین بہت محنت کی ہی جو کچھ میری زبان سے نکلتا ہی خدا کے حکم سے وہی ہوتا ہی *

تو درخت کے کاتنے سے ہاتھ اُٹھا اور جو تجھے چاہئے مجھسے مانگ یہہ سنکر درودگر نے فکرمند ہوکر کہا کہ بن سوچے بچارے کیا مانگون ہان اِتنا چاہتا ہون کہ اپنے گھر جا کر جو میری زبان سے تین بچن نکلین سو ہی ہون جوگی بولا جا بھگوان پورن کریگا درودگر خالی ہاتھ گھر مین آیا اُسکی جورو نے پوچھا باہر سے تو کیا لایا وہ غصے ہو کر زبان فحش سے بولا دیکھتی نہین خالی ہاتھ آیا ہون لایا ہون کیا فلانا یہہ بات اُس کے منہہ سے نکلتے ہی کیا دیکھتا ہی کہ سارے گھر مین ہر ایک طرف جدہر آنکھہ اُٹھا کر دیکھے قلندرون کے سے سونٹے لٹکتے نظر آنے لگے جس جگہہ ہاتھ ڈالتا سواے اُسکے اور کچھ ہاتھ

مین نہ آتا تھا اور جو ایک کو اُٹھا کر پھینکتا تو اُسکے بدلے دس
پیدا ہوتے برھئی بولا زہے طالع میرے جو کچھ مین کہونگا سب
پورن ہوگا یہہ حالت اُسکی جورو دیکھہ کر بہت خوش ہوئی
کہ بخت نے میرے یاری کی جو میرا خاوند صاحب کرامت
ہوا اور برھئی اپنے دل مین کہنے لگا کہ جوگی نے مجھے کہا تھا کہ
تین باتین قبول ہونگین سو اُس مین سے ایک یہہ تھی جو گذری
اب دوسری سے اِس علت کو دفع کرون اور تیسری سے
جو چاہونگا سو پاونگا پکار کر کہا ای بھگوان یہہ بلا میرے گھر
سے سب کی سب دور ہو کہتے ہی اُسکی دعا مقبول ہوئی پر
یہہ خرابی ہوئی جو دیکھتا ہی اپنے ستر کو تو کچھ علامت مردی کی
مطلق باقی نہ رہی خفگی سے جھنجھلا کے ڈاڑھی اپنی
اُکھاڑنے لگا اور تیسری بات جو باقی تھی سو اُس سے
اپنی مردی کا پھر نشان پایا اور شکر خدا کا بجالایا * ؛

قاز نے اِس قصے کو تمام کر کے یون کہا ای سرخاب جس طرح
وہ برھئی کنگال کا کنگال رہا اس کوے کے نکالنے سے وہی
نوبت میرے پیش آویگی کیونکہ ایک تو کوا اپنے یارون

کے جتھے سمیت چلا جائگا اور دوسرے پھر کوئی ہدہد کے لشکر سے ادھر آنے کا قصد نہ کریگا، تیسرے سب پر یہہ یقین ہوگا کہ قاز سے کچھہ کام نہیں رکھتا، جس طرح یہہ کوا رہے پر آرہنے دو، اسے سنکر سرخاب بھی ناچار ہو کے چپ رہ گیا پھر قاز بولا کہ ای وزیر، کچھہ دشمن کے ٹالنے کی فکر کرو کہ وہ نزدیک آ پہنچا ہی ایسا نہو کہ اُس سے غافل رہو*

سرخاب بولا کہ جاسوسون کی زبانی یون سنا ہی کہ کرگس وزیر ہدہد کا بڑا عقلمند ہی، وہ ہرگز لڑنے نہ دیگا اگر ایسے وزیر دانا کی بات نہ سنیگا اور پھر لڑائی کو آویگا تو معلوم کیجو کہ سخت نادان ہی اور لشکر اپنا برباد کریگا اور یہہ مثل مشہور ہی جو سردار ہو کر بخیل نالائق ڈرپوک نا غافل بدزبان جھوٹھا ہو اور فوج اُس سے بے دل ہو تو وہ جلد خراب ہو جاتا ہی، ای پادشاہ، اب تک ہدہد کے لشکر نے قلعے کو تمہارے نہیں گھیرا، چاہئیے کہ کلنگ کو توال کو بلا کر حکم کرو کہ جلد جا کر وہ راہ کہ جدھر سے اُس کی فوج کے آنے کا ڈر ہی بند کرے اور جس جگہہ جنگل اور گہرا پانی

ہو اپنا لشکر وہان موجود رکھے اور جب دشمن کی فوج راہ کی تھکی ماندی بھوکھی پیاسی جہان آکر پڑے ، اُس پر چڑھ دوڑے یا جس وقت کہ لشکر مخالف کا جنگل اور پہاڑ کی گھاٹی مین چلے یا ندی پر اُتار اکرنے لگے ، جا گرے یا اُس حال مین کہ ساری رات اُن کو جاگتے گذری ہو ، بے شک صبح ہوتے نیند غلبہ کریگی اور سب کوئی ہتھیار بدن سے کھول کر بے فکر سوئینگے اپنا مطلب حاصل کرے ، ایسے وقتون مین عقلمندون نے اپنا کام کیا ہی ، جب قاز نے سرخاب سے یہہ تدبیر سنی ، کانگ کو اُسکے لوگون سمیت بلایا اور کئی سردارون کو اُسکے ساتھہ مقرر کرکے جو سرخاب نے کہا تھا سو اُن سے کہا*

کانگ اپنی جمیعت ایکر گیا اور ہد ہد سے جاتے ہی مقابلہ ہو گیا اور ایسی لڑائی ہوئی کہ مخالفون کی فوج سے یہان تک لاش پر لاش گری کہ اُن سے چبوترہ بند گیا تب ہد ہد نہایت بے حواس ہوکر کرگس وزیر سے کہنے لگا کہ تو نیک ذات ہی اور پایہ وزارت کا رکھتا ہی ، لشکر میرا سب مارا گیا اور

مجھہ کو کچھہ فکر نہین، بھلا مجھہ سے تیرے حق مین کیا کوتاہی ہوئی کہ ایسی صلاح نہین دیتا کہ جس سے ملک قاز کا میرے ہاتھہ آوے *

بالفعل یہہ جو کچھہ کہا مین نے اُس سے تو قطع نظر مگر اِس سخت مشکل مین پڑا ہون کہ جتنی فوج میری دشمن کے ہاتھہ سے باقی رہ گئی ہی، اپنے ملک تک کیونکر جیتی جا پہنچیگی، یہہ سن کرگس بولا ای بادشاہ، بزرگون نے کہا ہی کہ اُمرا اور وزرا اور بادشاہون کو اِتنی خصلتین نہ چاہئین کہ یہہ اُن کے واسطے سخت معیوب ہین اور ضرر رکھتی ہین، ایک تو شراب کا پینا دوسرے دن رات عورتون کے ساتھہ اختلاط کرنا، تیسرے اکثر اوقات شکار کھیلنا، چوتھے قمار بازی، پانچوین وزیر کی نصیحت کو نہ سنا، خداوند، مین نے اِس سے آگے عرض کی تھی پر آپ نے میری صلاح کا موتی اپنے کان مین نہ رکھا اب یہان سے پھر جانا نہایت سہل ہی، اُسکی صلاح مین نہین دے سکتا کیونکہ آئین سلطنت یون ہی کہ جو بادشاہ اپنے ملک سے دوسرے کے ملک پر بہ ارادہ مہم

چڑھہ جاوے تو بے فتح یا صلح کے خالی نہین پھرتا جو پھرے تو سخت زبونی اور جگ ہنسائی ہی *

ہدہد بولا کہ ہمارے بہت پہلوان لڑائی مین کھیت آئے اور اکثر قید ہو گئے اب اِتنی فوج سے کیونکر فتح ہوگی کرگس نے کہا حضرت ایسی فکر ضعیف کو خاطر مبارک مین دخل نہ دیجئے مین دو تین روز مین اگر دشمن کے قلعے کو لیکر فتح کا نقارہ نہ بجواؤن تو مرد نہ کہاؤن قریب ہی کہ مخالف کا لشکر اپنے قلعے کی راہ پکڑیگا اور دانا پانی بھی اُسکا چارون طرف سے بند کیا جاویگا قاز کے جاسوس نے یہہ بات سنتے ہی دوڑکر جاکر کہا پیر مرشد آپ کیا بے فکر بیٹھے ہین یقین جانئے کہ ہدہد آج کل مین آپ کے گڑھہ کو آلپیٹیگا قاز نے یہہ سنکر وزیر سے کہا لشکر کی موجودات لو اور ایک ایک سپاہی کو انعام دو چنانچہ داناؤن نے بھی کہا ہی کہ سپاہی کو رنجیدہ نہ کیجئے اور کام کے وقت دس ہزار روپیون کو بھی اُن سے کمتر جانئے اور جو کوئی ایسے وقت داد دہش مین سپاہ سے بخل کرے تو مال اور ملک اپنا برباد دیوے اور جو کوئی سخاوت اپنا

شیوہ اختیار کرے تو اپنے دشمنون کے سر پاؤن تلے ملے اور
زنجیر دوستی کی اپنی فوج کے پاؤن مین ڈالے جو نوکر اپنے
خاوند سے راضی ہو تو اُسے چھوڑ کر کہین نہ جاوے اور تیر و تلوار
سے بھی کبھی منہہ نہ موڑے ۔ ہدہد کا کرگس وزیر صاحب تدبیر
ہی اور اُن نے اُسکی بات سے کبھو منہہ نہین پھیرا اگر وہ
اُسکا کہانہ مانتا تو تمام لشکر تین تیرہ ہو جاتا لیکن وزیر آزمودہ
کار ہی اِسواسطے فوج نہ بھاگی ۔ میدان مین قائم رہی جس
نے لڑکے اور کمینے اور عورت کی بات کو سنا وہ دریا
مین غم کے ڈوبا قاز اور سرخاب اُنھین باتون کے کہنے سننے
مین تھے کہ کوے نے آکر تسلیم کی اور فریب سے کہا کہ ہدہد کے
لشکر نے گرد قلعے کا گھیر لیا ۔ قاز نے پوچھا کہ تخمینا فوج
اُسکی کتنی ہوگی *
زاغ بولا کہ بارش کے سبب اُسکے لشکر کا کچھ حساب
نہین ہو سکتا اور سوار و پیادے صف بصف زرہ پوش
ہر جگہہ زمین پر ایسے پھیل رہے ہین جسطرح آسمان پر
کالی گھٹا چھا جاتی ہی اور بہیر اُسکی چیونٹیون کی مانند یون

گھٹا چھا رہی ہی کہ جسکی سیاہی سے ساری زمین کالی ہو رہی ہی اور شاک ایسی ہو رہی ہی کہ گویا پانی کے بدلے آگ برستی ہی اور ہاتھی اسطرح شور کرتے ہیں جیسے بادل گرجتے ہیں ؛ قاز یہہ بات سنکر بہت فکر مند ہوا تب کوا پھر بولا اگر حضرت کا حکم پاؤن تو کوٹ سے باہر جاؤن اور ہر ہر سے تلوارون لڑون ؛ سرخاب وزیر نے کہا ہرگز ایسا نہ کیا چاہیئے اگر لڑائی باہر ہو تو قلعے سے کیا فائدہ پھر یہہ کس کام آویگا؟ کیونکہ جو مگر پانی سے باہر نکلے تو اُسے ایک گیدڑ مار سکتا ہی *

خیر اگر یہہ تمام اپنی فوج لیکر لڑنے کو تیار ہوا ہی تو تم بھی اپنا لشکر تیار کر بھیجو تاکہ دونون فوجین آپس مین لڑین اور تم اپنی فوج کی پشت پر رہو کہ اُسکو ڈھارس رہے سپاہی اپنی نیکنامی اور نمک حلالی کے واسطے سب متفق ہو کر دشمن پر حملہ کرین ؛ قاز نے یہہ سنکر لڑائی کے جنگی سوار اور دل چلے پیادے اور بڑے بڑے مست ہاتھی مخالف کے مقابل کھڑے کئے کہ جنکے پاؤن کی گرد سے

اُن کی انکھین اندھی ہوتی تھین اور شور سے لوگون کے اور آواز سے دمامے کی کان ساتون آسمان کے بہرے ہوتے تھے اور زمین سے فلک تک گویا خیمہ غبار کا کھڑا ہوا تھا اور ہدہد کی فوج کے مقابل اپنا ڈیرہ کرکے سردار اور سپاہیون کو بلا کر کہا کہ آج ایسی جان فشانی کیجئے اور لڑائی لیجئے کہ پہاڑ پر خون کی ندیان بہین تب قاز نے چاہا کر لڑنے کے واسطے جاوے ٭ سرخاب نے پادشاہ کے گھوڑے کی باگ پکڑکر کہا کہ قلعہ کی حرمت رکھا چاہئے *

ہدہد نے جب لشکر قاز کا دیکھا توحیران رہا اور کرکس کی طرف دیکھکر کہا کہ تو کہتا تھا کہ مین دو ایک دن مین قلعہ لے لونگا ٭ قاز تو ایسی جمعیت رکھتا ہی کہ ہماری فوج سے زیادہ ہی ٭ کرگس وزیر بولا ای پادشاہ ٭ غریب کے گھر مین یکایک کوئی جا نہین سکتا ٭ یہہ اونچا قلعہ اور لشکرانبوہ ہی ٭ اِس مین فکر کرنی ضرور ہی کہ قلعہ لینے مین حکمت چاہئے ٭ پہلے اُسکی تدبیر یہہ ہی کہ جس روز ہوا سخت مخالف کے رخ پر کی ہو اُس دن آندھی کے لپیٹ مین دو تین ہزار بان مار کر اُس

دھوان دھار مین گرتھہ کو آگ لگا ٗ پیچھو اُسکے لشکر حملہ کرنے ٗ دوسرے مورچہ بندی کیجئے کہ مدعی طاقت آگے بڑھنے کی نہ پاوے ٗ تیسرے چار طرف قلعے کے اِس طرح سے محاصرہ کیجئے کہ کوئی آمد و شد نہ کرسکے تب دشمن محاصرے مین تنگ ہوگا اور اِسکے سواے اور بھی تدبیرین ہین لیکن اِن تینون مین سے جو پسند آوے *

ہہ سنکے کہا ای کرگس ٗ حریف کا لشکر دیکھہ کر حواس میرے گم ہوئے اور کچھہ ہوش مجھہ مین نہ رہا ٗ اِس وقت ایسی صلاح دے کہ جس سے ہماری فتح ہو اور مخالف کی شکست ٗ کرگس بولا کہ آج تو شام ہوئی کل صبح جو کرنا ہوگا سو کرونگا ٗ یہہ کہکر تمام شب تدبیر مین رہا کہ کسی صورت سے دشمن کو توڑیئے اور قلعے کو لیجئے *

آخرش کئی ایک جاسوس (کہ بہت ہوشیار اور چالاک تھے اور اُن پر نہایت اعتماد رکھتا تھا) بلا کر کہا کہ یہہ وقت تمہاری نمک حلالی کا ہی ٗ چاہئے کہ بھیس اپنا بدل کر قلعے مین جاؤ اور وہان کی سنگن لو اور دیکھو اُن کے یہان

کیا تردد ہو رہا ہی اور کون کس فکر مین ہی اور دروازے قلعے کے کون کون سے کس کس کے اہتمام مین ہین اور اتنا معلوم کرو کس طرف غنیمات اور کس کا مورچہ ہلکا ہی اور کس دروازے سے ہم قلعے کے اندر جا سکینگے یے سب باتین خوب دریافت کر کے ہم کو جلد خبر پہنچاؤ تب جاسوس کرگس وزیر کے موافق حکم اپنا لباس کوؤن کا سا بنا کر رات کے اندھیرے مین کوت کی طرف چلے اور کوؤن کے ساتھ ملکر قلعے مین گئے اور ہر طرف کوچہ و بازار مین اور امراؤن کے خیمون کے آس پاس پھرنے لگے خوب تجسس جو کیا تو کوے کے مورچے مین غنیمات بہت اور لوگ تھوڑے پائے* یہہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور تھوڑی سی رات رہتے جدھر سے قلعے مین پہنچے تھے اُدھر ہی سے باہر نکلے اور دوڑ کر یہہ خوش خبری کرگس کو جا پہنچائی وہ اسے سنکر اپنے کپڑون مین پھولا نہ سمایا فی الحال اپنی فوج کو تیار کر کے کہا کہ چار گھڑی کے تڑکے چپ چاپ چیونٹی کی چال اس طرح قلعے کی طرف چلا چاہئیے کہ کوئی کانون کان نہ سنے

اور جاسوسون کو آگے دھرے ہوئے پیچھے پیچھے چلے چلئے جبکہ دروازہ قریب رہے تب کسی چیز کا آرتالا پکر ٹھہر رہئیے ٭ جسدم کوت کا دروازہ کھلے ٭ اُسی دم اُسکے اندر پیٹھ جائیے ٭ خدا چاہے تو قلعہ ہاتھہ آجاویگا ٭ یہہ صلاح ہدہد کے گوش گذار کرکے عرض کی کہ مین تو اُدھر جاتا ہون جب میرے ہرکارے حضور مین ظاہر کرین تو فی الفور حضرت تمام لشکر کو لیکر واسطے تقویت کے غلام کی پشت پر پہنچیین اگر خداوند اس مین غفلت کرینگے تو دشمن مجھے تھوڑی جمعیت کے ساتھہ دیکھہ کر ہر طرف سے گھیر لیگا *

ہدہد یہہ اُسکی تدبیر سنکر بہت خوش ہوا اور اُسے رخصت کیا ٭ پھر سب سردارون کو بلا کر وزیر کی صلاح کے موافق حکم کیا کہ اپنے اپنے خیمون مین مسلح تیار رہین ٭ جسوقت مین سوار ہوؤن ٭ اُسی وقت سب سوار ہون ٭ جدھر میری سواری جاے ٭ اُدھرہی چپ چاپ سب کے سب چلین ٭ ہرگز اس مین کوئی کاہلی نہ کرے ٭ اُنھون نے یہہ حکم سنکر سب سپاہ سے کہہ دیا کہ اپنے اپنے ڈیرون مین کمربستہ

مستعد رہو جب کرگس وزیر کے جاسوسون نے پادشاہ
ہدہد کو خبر کی کہ خداوند آپ اسی وقت سوار ہو جیئے تو
بہت مبارک ہی تب ہدہد پادشاہ اپنی ساری فوج سمیت
جاسوسون کو ساتھ لیکر جس راہ سے کرگس گیا تھا روانہ ہوا اور
کرگس نے منہہ اندھیرے کوے کے دروازے کی طرف
سے قلعے مین پیٹھہ کر ہزارون بان کی شلک کر کے اُسی
دھوان دھار مین یکایک حملہ کر دیا اور ہدہد بھی تمام لشکر ایکر
کمک کو اُسکی پشت پر پہنچا لڑائی ہونے لگی جسوقت
آفتاب مشرق کے پہاڑ سے مانند ملک الموت کے
آسمان کے نیلے گھوڑے پر سوار ہو نکلا اور آپس مین
ایک کو ایک پہچاننے لگا دونون لشکر کی موت کا بازار
گرم ہوا اور ایسی تلوار چلی کہ دونون طرف سے لاشون کا
ستھرا ہو گیا ہر کوچے بازار مین قلعے کے خون اسطرح بہنے
لگا کہ جیسے آسمان سے ابر نے خون کی ندیان بہائین اور
سر سپاہیون کے لہو مین پانی کے سے بلبلے نظر آتے
تھے شلک کے دھوئین سے گو ایک اور ہی آسمان

چھا گیا اور عین لڑائی مین کوے بد باطن نے لوگ اپنے جمع کر کے قلعے کے اندر آگ لگا دی اور اپنے رفیقون سمیت قلعے سے باہر شور کرتا ہوا نکلا اور بہیر مین ہد ہد کی جو لوگ اُسکی خبر داری کو رہتے تھے اُن سے کہنے لگا کہ قلعے مین آگ لگی اور ساری سپاہ قاز کی متفرق ہوئی اب کوئی دم مین قلعہ بھی فتح ہو جاتا ہی القصہ اُسکے درمیان ایسی لڑائی ہوئی کہ طرفین کے بہت سردار اور سپاہی کام آئے آخر غلبہ ہد ہد کی فوج کا ہوا اور قاز کی سپاہ ہر طرف پریشان ہوئی اور تھوڑے سے لوگ قاز کے پاس رہ گئے *

قاز نے جانا کہ اب قدرت لڑنے کی مین اپنے مین نہین پاتا اور فوج کا بھی رخ پھر گیا اور صدمے سے لڑائی کے کسی کو پھر حریف سے مقابلے کی تاب و طاقت باقی نہ رہی ناچار ہو کر کلنگ کو بلایا اور کہا ای کوتوال مین نے خوب معلوم کیا ہی کہ طالع میرے پھر گئے اور مجھ کو اتنی امید نہین کہ یہان سے اب پھر کر سلامت جا سکونگا مین یہہ چاہتا ہون کہ تو نوکر نمک حلال ہی کسیطرح خیر و عافیت سے اپنی جان

لیکر نکال جا لیکن یہان سرخاب سے پہلے صلاح لے پھرو
جا کر میرے برے بیتے کو اُس ملک کا پادشاہ کر کہ ہمار
گھر مین سلطنت قائم رہے اور مین جانتا ہون کہ سواے تیر
اتنا برا کام کسو سے ہرگز نہو سکیگا ٭ کلنگ بولا ای باد
تم یہہ بات اپنی زبان مبارک سے نہ نکالو کہ اسکے سنے
میری چھاتی پھٹتی ہی جب تلک جان میرے تن مین
تب تک کسی کی طاقت ایسی نہین کہ تم پر آکر حملہ کر
مین تم سے ولی نعمت کو اکیلا چھوڑ کر کدھر جاؤن ٭ سرخ ر
میری اسی مین ہی کہ میرا سر آپ کے قدمون کے
گرے اور یہی میری عین سعادت ہی ٭ بادشاہ نے
ای کلنگ ٭ مین جو تجھکو کہتا ہون سو کہ تیرے سواے
ایسا کوئی خیرخواہ اور کارگذار دوسرا نہین ٭ کلنگ ا
دل مین سمجھا کہ خداوند اپنی مہربانی سے مجھکو لڑائی کے م
سے نکالا چاہتے ہین اور یہہ شرط نمک حلالی کی نہین کہ با
کو میدان مین اکیلا چھوڑ کر مین چلا جاؤن ٭ مناسب یون
کسی حیلے جہان پناہ کو اِس خیال سے باز رکھون ٭

یہہ فکر کر کے کہا پیر مرشد ؑ اگر مین اپنے لوگون کو چھوڑ کر جاؤن تو خلق مجھہ کو نامرد کہیگی کہ اِس گاڑھہ مین اور ایسے برے وقت مین پادشاہ اور اپنے یارون کو جی کی نامردی سے چھوڑ کر چلا گیا ؑ میری اِس مین رسوائی ہوگی جب تک جیتا ہون کہین نہ جاؤنگا ؑ یہہ بات قاز نے سنکر سرخاب سے کہا کہ کلنگ کی وہ صورت ہی جیسے پانی اور کیچڑ آپس مین بے نفاق محبت رکھتے ہین جب تلک پانی کیچڑ کے اوپر ہی تب تک ہمیشہ وہ اُس کے نیچے ہی جو وقت پانی اُس کے اوپر سے خشک ہو جاوے تب وہ گارا اُس کی جدائی سے چھاتی پھٹ کر رہ جاتا ہی *

اِسی گفتگو مین تھے کہ ناگاہ خروس ہدہد کی طرف سے بجلی کی طرح کڑک کر پہنچا اور آتے ہی قاز پر تلوار چلائی ؑ کلنگ نے اُس وار کو اپنے پر لیکر نیزہ اُسکی چھاتی پر مارا ؑ اِن نے اُسکی انی کی چوٹ کو رد کر کے پھر کلنگ پر حربہ کیا اور آپس مین اُن دونون سے ایسی لڑائی ہونے لگی کہ شور زمین سے آسمان تک پہنچا آخر کلنگ خروس کے ہاتھہ سے مارا پڑا

تب پادشاہ بہت رویا اور اُسکی مغفرت خدا سے چاہی اور آپ وہان سے کشتی مین سوار ہو بھاگ کر اپنے وطن کو صحیح سلامت پہنچا اور رہد ہد قاز کے بھاگنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اُس فتح کو غنیمت جان کر خدا کا شکر کیا اور نقارے فتح کے اور شادیانے خوشی کے بجواوئے اور کہنے لگا کہ جیسی مردانگی اور نمک حلالی کلنک نے کی ایسی کم کسو سے ہوتی ہی اور اُس کو بڑا ثواب ملیگا اس واسطے کہ جو کوئی خاوند کے حق نمک پر جان اپنی فدا کرے تو رتبہ اُسکا آخرت مین غازیون کا ہوگا اور جنت مین حور قصور اُسکو نصیب ہونگے اور جو کوئی کلنگ کا سا کام کریگا وہی جوانمرد اور سپہ سالار ہوگا *

جب یہہ حکایت تمام ہوئی تب بشن سرما برہمن کہنے لگا ای راجا کے بیتو جو کوئی اِس نقل کو اپنے من کے کانون اور ہیئے کی آنکھون سے سنے اور دیکھے تو وہ برآسیانا اور گونت ہووے اور بیریون کے سرون کو بدھہ کے کھانڈے سے کات گراوے اِس حکایت کے سننے سے راجا کے بیتیے بہت خوش ہوئے اور پوچھا ای برہمن *

چوتھي حکايت ملاپ کي دشمني سے
پہلے يا لڑائي کے پيچھے ہوئ کيونکر ہي

وہ کہنے لگا کہ يون سنا ہي کہ قاز بادشاہ اور سرخاب وزير لشکر سب اپنے پراگندہ تھے قاز نے سرخاب سے پوچھا کہ تو کچھ جانتا ہي کہ قلعے سے آگ کيونکر اُٹھي، سرخاب نے جواب ديا اي بادشاہ، کوا ہميشہ فوج کے ساتھ رہتا تھا، يہہ کام اُسيکا ہي اور مين نے اِس سے آگے ہي التماس کيا تھا کہ کوے کو جگہہ نہ ديا چاہيئے، قاز نے کہا نہ يہہ خطا تيري عقل کي ہي نہ دوس کوے کا بلکہ قصور اپنے طالعون کا ہي جو کچھ کہ خواہش خدا ہو وہي ہوا چاہے *

سرخاب نے کہا کہ جو کوئي دوست کي نصيحت نہ سنے اُسکي وہي حالت ہوگي جيسے کچھوے کي ہوئي، قاز نے پوچھا وہ قصہ کيونکر ہي، سرخاب نے کہا، جالندھر کے ديس مين پدنام ايک ندي ہي، دو قاز وہان برسون سے رہتے تھے اور ايک کچھوا بھي اُسي ندي مين رہتا تھا اور اُس سے قازون سے بڑي دوستي تھي، چاند نام ايک مچھوا اُسکے کنارے يون

کہتا چلا جاتا تھا کہ کل اِس مین جال ڈالکے سب مچھلیان پکڑونگا ' مچھوے کی بات کچھوا اور دونون قاز سنکر بہت ڈرے اور آپس مین صلاح کرنے لگے کہ اب کیا کیا چاہیئے کہ اُسکے ہاتھون سے کس طرح جی بچے ' قاز بولے کہ آج دن بھر دیکھ لو کہ ماہی گیر سچ بول گیا ہی کہ جھوٹھ *

کچھوا بولا سنو یارو ' اپنے کہے پر اگر وہ کل یہان آ پہنچا ' تم تو پرند ہو اُڑ جاؤ گے اور مین اپنے مین اِتنی طاقت نہین دیکھتا جو اُسکے ہاتھ سے بچون جیسا کہ بنئے کی جورو نے اپنے تئین اور غلام کو مکر سے بچایا ' قازون نے پوچھا کہ وہ قصہ کیونکر ہی ' کچھوا بولا کہ ایک کچھوے کو کوئی شکاری پکڑے لئے جاتا تھا ' کسی بنئے کے لڑکے نے اپنے کھیلنے کے لئے اُسے مول لے لیا ' دن کو اُس کے ساتھ کھیلا کرتا اور رات کو اُسکی مان اُسے پانی کے گھڑے مین بند کر دیتی ' اِسی طرح جب کئی دن گذرے ایک روز کیا ہوا کہ بنئے کی عورت شہوت کی ماتی اپنے غلام کا منہہ چومنے لگی *

اتفاقا بنیا اُس روز بے وقت دوکان سے اپنے گھر مین آ نکلا

اور نظر بنئے کی بنیائن پر جا پڑی، وہ سمجھی کہ میرا بھید اب اِس پر کھل گیا، جلدی سے خاوند پاس دوڑی آئی اور غصے سے کہنے لگی کہ اِس موئے غلام نے چھہ ماشے کافور جو گھر مین رکھا ہوا تھا سو چرا کر سب کھا لیا، اِس کے منہہ سے بو آتی ہی، غلام رو کر کہنے لگا کہ مہاراج، اگر مین نے کھایا ہون تو مہا پاپی ہون پر یہہ رنڈی جھوٹھ موٹھ مجھے دوکھہ لگاتی ہی، جس گھر مین ایسی جھوٹھی اِستری ہو اُس مین کوئی غریب کیونکر رہنے پائیگا تب بنئے نے بھی غلام کا منہہ سونگھا پر اُسکی بو باس نہ پائی تب جھنجھلا کر عورت سے کہنے لگا کہ تو نے سارا کافور اپنے پتا کے گھر بھیج دیا اور غلام کو طوفان لگایا *

وہ یہہ سنتے ہی چرچرا اُٹھی، وہ گھر آ کہ جس مین کچھ وا تھا، دریا کی طرف سر بر ہنگ کر لے چلی، اِس مین مہاجن دل مین سوچا کہ تیہے کے مارے ندی مین ڈوب نہ چلی ہو، اُسکے پیچھے یہہ بھی لپکا، ندی کے کنارے تک پہنچتے پہنچتے جا لیا اور اُسکے ہاتھ پاؤن پر کر منانے لگا کہ مجھہ سے چوک ہوئی، جانے دے اور اُسے کھینچکر گھر کی طرف لانے لگا، وہ غصے سے ہاتھ

جب تک کہ اپنے تئین چھڑانے لگی ' اُس کھینچا کھینچی مین سر پر سے گھڑا زمین پر گر کر چھوٹ گیا اور کچھوا پانی مین چھوٹ گیا *

یارو ' اگر آج اِتنی یاری کرو کہ مجھے یہان سے کسی اور ندی مین لے پہنچاؤ تو مین بچتا ہون ' قازون نے کہا تیرا جانا خشکی مین اچھا نہین ' کچھوا بولا اگر تم مجھکو نہ لیجاؤ گے تو مین اپنے پاؤن سے جاؤنگا ' یہہ سنکر قاز فکرمند ہوئے اور کہا ' تمہاری حالت اُس بگلے کی سی ہو گی ' کچھوے نے پوچھا وہ قصہ کیونکر ہی *

قاز بولے کہ بھاگ رتی ندی کے کنارے پر ایک درخت تھا اور اُسکے نیچے کسی جانور کا ایک بل تھا ' اُس مین ایک سانپ رہتا ' ہر روز سوراخ سے نکل کر وہان پھرا کرتا جو کچھ کھانے کی چیز پاتا سو کھا لیتا ' اُس درخت کے رہنے والون کو آزیت نہ دیتا ' اِس مین ایک بگلے نے اُسپر گھونسلا بنا کر بچے دیئے ' یہہ اُسے اندیشہ ہوا کہ کسی دن یہہ سانپ ہمارے بچون کو کھا جائیگا ' ایسی تدبیر کیا چاہئے کسی طرح یہہ مارا جاوے اور بچے ہمارے محفوظ رہین ' ایک بگلا جو اُن مین

بوڑھا بڑا تھا سو بولا کہ یارو ' ایک نیولا آج مین نے اِس درخت کے نیچے پھرتے دیکھا ہی ' تم ایک کام کرو کہ ندی سے اپنے اپنے منھہ مین ایک ایک مچھلی پکڑ لاؤ اور اُس درخت کے تلے ڈال دو ' مجھے یقین ہی کہ وہ نیولا اُنکے کھانے کے لئے آویگا اور سانپ بھی اپنے سوراخ سے نکلیگا ' اُن دونون کے آپس مین عداوت قلبی ہی دونون لڑینگے اغلب کہ سانپ نیولے کے ہاتھہ سے مارا جائیگا *

بگلون نے موافق اُس کی صلاح کے ندی سے مچھلیان نکال کر درخت کے نیچے ڈال دین اور آپ اُس کی ٹہنیون پر چپکے ہو بیٹھہ رہے ' اِس انتظار مین کہ اُن دونون مین لڑائی ہو اور ہم تماشا دیکھین ' کون کس کے ہاتھہ سے مارا جاتا ہی ' اِتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ نیولا کہین سے آ نکلا اور مچھلیون کو چن چن کھانے لگا سانپ بھی مچھلیون کی طمع سے نکلا پر نیولے کو دیکھہ ایک جھاڑی تلے دبک رہا اِس ارادے سے کہ نیولا سرکے تو مین اُن مین سے لون *

اتفاقاً نیولے کی نظر اُس پر جا پڑی اور وونہین جھپٹا دونون

سے لڑائی ہونے لگی آخرش نیولے نے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر سر اُٹھا کے جو اوپر دیکھا تو سفید بگلے چمکتے نظر آئے جانا کر اِس درخت پر بھی مچھلیان ہین اوپر چڑ گیا بگلے تو اُڑ رہ گئے گھونسلون مین جو بچے تھے اُنھین چٹ کر گیا اور گھونسلے اُن کے اُجاڑ دیئے *

قاز بولے ای یار * مرد وہ ہی کہ پہلے اپنے واسطے جگہہ نئی ٹھہرا لے تب اپنے قدیم گھر کو چھوڑے یہہ بس باس تیرا اسب جگہہ سے بہتر ہی کچھوے نے جواب دیا دوستو تم ہمیشہ اِس راہ سے آتے جاتے ہو کبھی مجھہ سے کچھہ خطا نہین ہوئی ناحق مجھہ کو کیون ڈراتے ہو قازون نے بہت سا سمجھایا لیکن اُسنے اُن کی نصیحت نہ مانی تب اُنھون نے لاچار ہو کر کہا لے تو اب ایک کام کر اِس لکڑی کو بیچ سے منہہ مین پکڑ اگر تجھے کوئی گالی بھی دیوے تو ہرگز نہ بولیو اُسنے کہا اگا ای کیا جو مجھے کوئی مار یگا تو بھی دم نہ مارونگا اِس قول قرار پر اُس لکڑی کے سرے دونون قاز منہہ سے پکڑ کر لے اُڑے جب ایک گاؤن کے برابر پہنچے تب

وہان کے لوگ تماشا دیکھنے لگے اُن مین سے ایک لڑکا بولا کہ اگر یہہ کچھوا گرتا اور میرے ہاتھہ آتا تو اُسے بھون کھاتا ، دوسرے نے کہا جو مین اُسے پاؤن تو پکا کھاؤن ، کچھوے کو اِن باتون کی برداشت نہ ہوئی ، نہایت خفگی سے بولا خاک کھاؤ ، بولنے کے ساتھہ ہی زمین پر آرہا ، لڑکون نے دوڑ کر پکڑ لیا اور بہت فضیحت کیا *

پھر سرخاب نے کہا اى پاذشاہ ، جو کوئی اپنے رفیق کا کہا نہ سنے تو اُسکے آگے ایسا ہی دن آتا ہی ، اِسی بات چیت مین تھے جو کلنگ کے بھائی نے آکر سلام کیا اور کہا کہ غلام نے آگے کہا بھیجا تھا کہ قلعے کے اندر کوا ہدہد کا بھیجا ہوا ہی اور اُسنے اُسکو خلعت دیا ہی اور جو ملک لیا سو اُس کے لڑکون کے نام مقرر کیا لیکن گرکس وزیر اُسکا اِس بات سے راضی نہ ہوا بلکہ اُسنے عرض کی کہ حضرت ، یہہ ملک کوے کو نہ دیا چاہئے کیونکہ مین اُسے بیوفا جانتا ہون ، ہدہد نے جواب دیا جو نوکر نمک حلالی کرے اُسکے حق مین مہربانی کرنی ضرور ہی کہ پھر دوسرے وقت

خاوند کا کام دل و جان سے کرے، کرگس نے کہا حضرت، کوا کم ذات بد آئین ہی جو کوئی اِسکے حق مین نیکی کریگا وہ دیکھیگا جو بوڑھے جوگی نے دیکھا ہدہد نے پوچھا کہ وہ نقل کیونکر ہی *

کرگس نے کہایون بیان کرتے ہین کہ کنارے پر دریا سے سندکے ایک جوگی کا ڈیرا تھا، ایک روز وہ اُسکے دروازے پر بیٹھا جپ کرتا تھا کہ ایک کوا چوہے کا بچا اپنے چنگال مین لئے اُڑا جاتا تھا، قضاکار وہ اُسکے پنجون سے کسی طرح چھوٹکر زمین پر گرپڑا، اُسنے اُسے از راہ شفقت زمین سے اُٹھایا اور موذی کے چنگل سے چھڑایا اور اُسکا جی بچایا اور ایسی اُلفت سے اُسے پالا پوسا کہ وہ بڑا ہوا *

ایک روز اُسپر کہین بلی جھپٹی، جوگی نے کسی طرح بہ ہزار خرابی اُسکے منہہ سے بھی بچایا، پھر اپنے دل مین یہہ ٹھانا کہ اِس چوہے کو بلی بنایا چاہئے تاکہ اور بلیون سے بچے، دعا کرتے ہی ترت چوہے سے بلی ہوگئی اور کتون سے لگی ڈرنے تب فقیر نے اُسے کتا بنایا، پھر اُسکے جی مین یون آیا کہ اِسے

شیر بناؤن کہ ہرایک درندکی گزند سے محفوظ رہے، آخر اُسکی دعا سے وہ شیر ہوا، دن کو وہ جنگل مین شکار کے لیئے نکل جاتا، رات کو آکر جوگی کی چوکی دیا کرتا، جو لوگ اُسکے دیکھنے کے لیئے آتے سو آپس مین یون چرچا کرتے کہ پہلے یہہ چوہا تھا، فقیر کی دعا سے بلی ہوئی، پھر کتا ہوا، تس پیچھے باگھ بنا، اُسنے یہہ بات سنکر اپنے دل مین فکر کی کہ جیسا مین پہلے تھا، ویسا ہی یہہ جوگی جو مجھے بنا ڈالے تو مین اِسکا کیا کرسکونگا، بہتر یہہ ہی کہ اِسے مار ڈالون تو سب آفتون سے نچنت رہون، یہی خیال خاطر مین لاکر وہین جوگی کو مارکر اُسکا لہو پیا اور اپنے بدن پر بھی لگایا *

پھر کرگس نے ہدہد سے کہا، اگر یہہ ملک تم کوے کو دوگے تو تمھاری حالت جوگی کی سی ہوگی، ہدہد نے اُسے جواب دیا، جو مین اِس ملک کا لالچ کرون تو میرا احوال بھی اُس بگلے کا سا ہوگا، کرگس نے پوچھا کہ حضرت وہ قصہ کیونکر ہی *

ہدہد کہنے لگا کہ ہندوستان مین ایک بڑی جھیل ہی نام اُسکا گومتی، لیکن گرمی کے ایام مین اُس مین

پانی کم رہتا ہی ایک دن اُسکے کنارے پر ایک ایسا بوڑھا بگلا جو اتنی طاقت اُسمین نہ تھی کہ دوسری جھیل مین جا سکے آیا اور ماتم زدون کی طرح فریب سے صورت بنا کے سر بازو کے پرون مین ڈال بیٹھا

ایک کینکڑے نے اُسے اِس طرح سے بیٹھا دیکھکر پوچھا کہ آج مین تمھین نہایت مغموم دیکھتا ہون اِسکا کیا سبب ہی اُسنے جواب دیا کہ مین نے کل اپنے دوست سے یون سناہی کہ کل اِس جھیل کی ساری مچھلیان جالسے ماری جائینگی مین اس شش و پنج مین بیٹھا ہون کہ میرا حال کیا ہوگا کیونکہ اِس جھیل کی مچھلیون پر میری روزی موقوف ہی اُنکے مارے جانے پر مجھے غذا کہان سے ملیگی اور مین اپنی باقی عمر کیون کر کاٹونگا

کینکڑے نے یہہ سنکر اُن مچھلیون کو جا خبر کی وے سنتے ہی گھبرا کے سبکی سب رونے لگین اور اُسی کے ہاتھہ یہہ پیغام بگلے کو کہلا بھیجا کہ شکاریون کے ہاتھہ سے ہمارے بچنے کی کیا تدبیر ہی بگلا بولا کہ میری دانست مین نیک صلاح یہہ ہی

کہ تم ایک ایک مچھلی کو لاکر مجھے سپرد کرو، مین اُسے اپنی چونچ مین لیکر دوسری جھیل مین (جو یہان سے کوس دو ایک پر ہوگی اور پانی بھی اُس مین ہی) چھوڑ چھوڑ آؤن *

اُسنے اُسکی صلاح کے موافق کیا جتنی مچھلیان اُس مین تھین ایک ایک کر سبکی سب اُسے پھنچائین، وہ اُنھین ایک ایک کر اس حکمت سے کسو گوشے مین لیجاتا اور کھاتا، کینکرا اکیلا رہ گیا تب اُسنے بگلے سے کہا آپ نے بڑی محنت اور کام ثواب کا کیا، اسکا اجر خدا سے پاؤگے، پھر بگلے نے کہا اب میرا جی یہہ چاہتا ہی کہ جہان مین نے سب مچھلیون کو پھنچایا ہی وہان تم کو بھی لے پھنچاؤن تب میری خاطر جمع ہو، وہ بولا کہ آپ کو تصدیع ہوگی، مین اپنے پاؤن جاؤنگا کیونکہ میرے پاؤن مین آہستے آہستے کوس آدھہ کوس چلنے کی طاقت ہی، یہہ بولا یار، مین جانتا ہون کہ پاؤن چلنے سے تمھین بہت تکلیف ہوگی اور تمھاری اذیت میرے نامۂ اعمال مین لکھی جائگی، بہتر یہہ ہی کہ تم میری پیٹھہ پر چڑ بیٹھو تو مین تم کو اِس بلاے ناگھانی سے بچاؤن *

آخرش وہ بعد اِس ردبدل کے راضی ہوا تب اُسنے
پیٹھ پر بیٹھا کر وہان لا اُتارا کہ جہان مچھلیون کو کھایا کرتا تھا
کیکڑے نے جو دیکھا کہ سواے خشکی وہان پانی کا نام و نشان
نہین مگر مچھلیون کے سرون کی ہڈیان پڑی ہوئین وہان دکھائی دین
دل مین ڈر کر بگلے سے کہا کہ تو نے سب مچھلیان یہان لاکر
کھائین ہین اب کیا مجھے بھی کھایا چاہتا ہی اِس بات کے
ساتھ ہی اُچھل کر بگلے کا سر اپنے منہہ مین پکڑ لیا اُسنے بہترا
زور کیا کہ اپنا سر اُسکے منہہ سے چھڑاوے پر کچھ فائدہ نہوا
بلکہ دو نہین مرکے رہ گیا پھر کرگس نے ہدہد سے عرض کی کہ
مین یہہ مصلحت نہین دیتا کہ آپ یہہ ملک کوے کو دین
اُسنے کہا اگر کوے کے قبضے مین یہہ ملک رہیگا تو مال متاع
کی کچھ کمی اور غلے کا بھی قحط نہوگا اور مین اپنے ملک مین
فراغت سے عیش عشرت کرونگا کرگس نے جواب دیا
کہ پیر و مرشد ایسے خیال اور اس اندیشے سے آپ کی
حالت اُس نعل بند کی سی ہوگی ہدہد نے پوچھا کہ اُسکی
داستان کیونکر ہی *

کرگس کہنے لگا یون کہتے ہیں کہ شادی نام ایک بنئیے نے بازار سے گھڑا بھر کر دواتیاں خرید اور وہان گھڑا ہو پکار نے لگا کہ جو کوئی محنتی اسے میری دوکان تک پہنچا دے تو ایک ٹکا اُسے مزدوری دونگا دلوالی نام ایک نعل بند وہان کھڑا تھا وہ گھڑا اپنے سر پر اُٹھاکر اُس کی دوکان کی طرف لیچلا اور چلتے ہوئے یہہ دل میں منصوبہ کرنے لگا کہ اس ٹکے کی مرغی لونگا وہ بیس انڈے دیگی پھر بائیس دن کے بعد بیس بچے نکالیگی جب وے بڑے ہونگے اُن کو بیچکر بکری خرید ونگا اُسکے کیچ بچ سے گاے پھر اُس سے گھوڑی گھوڑی سے اُونتنی پھر ہتھنی مول لونگا جب اِس سوداگری سے بہت دولت ہاتھ آئی تب چار بیاہ کرونگا ہرایک جورو سے چار چار بیٹے تولد ہونگے جب وے جوان ہوکر شہزادون کی طرح تازی گھوڑون پر سوار ہو کر شکار کا ارادہ کرینگے تو میں اُن کی جلو میں چلو نکاتا کر اور لوگ اُن کی تعظیم و تکریم کرین *

اِس بیہودہ خیال میں گھڑے کا دھیان جاتا رہا وہ سر سے زمین پر گر کے پھوٹ گیا اور سارا تیل بہہ گیا تب بنئیے نے اُسکے سر کے

بال پکڑ کر ایسا الٹیایا کہ اُسے وہ مار عمر بھر نہ بھولیگی ٔ مثل ہی کہ
غریب آدمی سے کیا ہو سکے ٔ تب ہدہد بولا کہ اگر مین ملک کی طمع
کرون اور اُسے نہ دون تو مجھے بھی ویسا ہی فائدہ ہوگا جیسا
اُس نعاں بند کو ہوا پھر اُسنے کرگس سے پوچھا بھلا اب کیا
کیا چاہئیے ٔ اُسنے کہا خداوند ٔ آپ ذرا کوے کو بلا کر پوچھین
تو سہی کہ اُسنے قاز کے ساتھ کیا حرکت کی کہ اُسکے گھر مین
ایک مدت تک رہا اور عین لڑائی کے وقت اُسکے قلعے
مین آگ لگا دی ٔ چنانچہ اسی واسطے اُسکی لڑائی بگڑ
گئی اور ملک اُسکا تباہ ہوگیا تب ہدہد نے اُسکو بلا کر پوچھا
کہ ای میگدہ بدن ٔ تو نے قاز کے ساتھ ایسی زبون حرکت
کیون کی ٔ اُسنے تو کچھ تیرے ساتھ برائی نہین کی تھی ٔ
دنیا مین نیکی کا بدلا یہی ہی جو تونے اُسکے ساتھ کیا *
کوے نے جواب دیا کہ حضرت ٔ غلام نے آپ کا نمک
کھایا تھا اس واسطے نمک حلالی کی نہیں تو قاز کی خوبیون
مین کچھ شبہہ نہین ٔ خداترس عقلمند عادل مثل نوشیروان
کے ہی اور کبھی اُس سے کسو کو ایذا نہین پہنچی ٔ اُسکے

اوصاف سے میری زبان قاصر ہی کیونکہ میری بات ہر ایک امر مین سنا کیا اور اپنے وزیر کی صلاح پر کام نہ کیا جیسے کہ مرد ملتانی نے رندون کے کہنے پر عمل کیا، ہدہد نے پوچھا وہ کیونکر ہی *

کوا بولا یون سنا ہی کہ ایک مرد ملتانی بازار سے بکری خرید کے اُسکی رسی ہاتھہ مین پکڑے ہوئے اپنے گھر لئے آتا تھا جب نزدیک گاؤن کے پہنچا، کئی ایک رند ایک جگہہ پھرتے تھے آپس مین صلاح کی کہ اِس آدمی سے کسی چھل بل سے بکری اُڑا یا چاہیئے، سب نے ایک دل اور ایک زبان ہو کر بندش باندھی اور تین چار جگہہ جدا جدا راہ مین بیٹھے، اُن مین سے پہلے ایک نے اُس سے ملاقات کی اور کہا کہ ای بھائی، یہہ نجس کتا تو نے کہان پایا، اُنے جواب دیا کہ یہہ کتا ہی کہ بکری، مین اِسے بازار سے مول لئے آتا ہون لیکن دل مین کچھہ شک پڑی، منہہ پھیر کر بکری کی طرف دیکھا، معلوم کیا کہ بکری ہی تب کاندھے پر رکھہ لیچلا، تھوڑی دور بڑھا تھا کہ دوسرے سے ملاقات ہوئی، وہ بولا ای ملتانی،

اس کو کاندھے پر رکھہ کر لیجاتا ہی اگر یہہ موتے تو کپڑے تمہرے ناپاک ہونگے *

ملتانی اپنے دل مین سوچا کر آگے ایک کتا کہہ چکا ہی، دوسرا بھی ناپاک کہتا ہی، کاندھے سے اُتار کر پھر دوڑیا لیا، تھوڑی دور آگے چلا تھا کہ ایک بوڑھا درخت کے نیچے سے بول اُٹھا کہ ای مرد، تو دیوانہ ہی کہ آنکھون کی جوت ہی گھٹ گئی ہی کہ کتا سا ناپاک جانور ہاتھہ مین پکڑے لئے جاتا ہی، یے سب باتین سنکر تب تو یقین ہوا کہ شاید کچھہ عقل مین یا بینائی مین خلل ہوا ہی کہ کتے کو بکری جان کر مول لیجاتا ہون، کچھہ اندیشہ نہ کیا بکری کی رسی ہاتھہ سے چھوڑ دی اور آپ کپڑون سمیت ندی مین جا کودپڑا، نہا دھو گھر کی راہ پکڑی اور بکری اُن رندون نے لیجا کر شوق سے چٹ کی *

ہدہد نے پھر کوے سے کہا کہ تو نے قاز سے وہ حرکت بد کی کہ کسی نے کسو کے ساتھہ ایسی کم کی ہوگی، کوا بولا ای بادشاہ، عقلمند اپنے مطلب کے لئے دشمن کو وقت پر ملا لیتے ہین جب غرض اپنی حاصل ہو چکتی ہی تو اُسکو ٹھکانے

لگا دیتے ہین مگر آپ نے قصہ مینڈک اور سانپ کا نہین سنا ٭ ہدہد نے پوچھا وہ کس طرح ہی ٭ کوے نے کہا ٭

ایک پرانا سانپ کہ اُس مین چلنے پھرنے کی طاقت نرہی تھی ایک جھیل کے کنارے پر آہستے آکر غمگین ہو بیٹھا تب مینڈکون کے بادشاہ نے اُسسے پوچھا ای سانپ ٭ تجھے کیا ہوا ہی جو اتنا دلگیر ہی ٭ اُسنے جواب دیا کہ تجھے پرائی کیا پڑی ٭ تو اپنی نبیڑ ٭ مینڈک بولا ای سانپ ٭ ناخوش کیون ہوتا ہی ٭ اگر کچھ تیری چیز پانی مین گر پڑی ہو تو کہہ ٭ مین اپنے لشکر کو حکم کرون کہ ابھی اُس چیز کو ڈھونڈھ لاوے ٭

اُسنے کہا ای مینڈک ٭ اِس شہر مین ایک برہمن کا لڑکا بہت خوب صورت تھا ٭ اُسکو مین نے کاٹا ٭ باپ نے اُسکے درد سے کھانا پینا سب چھوڑ دیا ٭ اُسکے بھائی نے اُسکو سمجھا بوجھا کر کھلا یا پلا یا ٭ یون اُسے نصیحت کی کہ بھائی ٭ صبر کیجئے سب کی یہی راہ ہی چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی ٭

* مت پوچھہ رفتگان کو کیدھر تھے اور کہان تھین *

* شاہان نامور اور دلہین جو نوجوان تھین *

تب برہمن یہہ کہہ کر اُٹھہ کھڑا ہوا کہ ای دوستو٘ مین اِس
گاؤن مین نہ رہونگا کس واسطے کہ یہی ایک لڑکا میرا تہا٘
سو خدا کی راہ مین گیا اب مجھے بستی سے کیا کام٘ مین بن باسی
ہوونگا تب اُنھون نے کہا ای بہائی تکڑی ڈاڑھی منڈانے
اور جامہ پہاڑ کر جنگل مین جا رہنے سے سادھہ نہین ہوتا مگر جسکی
کرنی اچھی ہو سو٘ ای مینڈک٘ مین نے اِسی وقت
خواب دیکھا کہ ایک مرد بوڑھا نہایت بزرگ صورت
مجھہ سے یون کہتا ہی کہ ای سانپ٘ تو نے اس غریب
لڑکے بہنیتے کو ناحق کاٹ کال قیامت کو تیری پیٹھہ پر مینڈک
سوار ہوینگے اور اس عذاب مین ہمیشہ خدا تجھے گرفتار
رکھیگا٘ اگر اُس عذاب سے تو اپنا چھٹکارا چاہے تو کنارے
جھیل کے جہان مینڈک بہت سے ہون وہان جا کر اُن کے
سردار کو اپنی گردن پر سوار کرکے لئے پھرا کر٘ مینڈک یہہ
بات سنتے ہی نہایت خوش ہو کر اپنے دل مین کہنے لگا کہ

خدا نے تجھے مفت یہہ گھوڑا دیا شاید میرے طالعون کی مدد سے ایسی سواری ملی *

اُسی وقت سانپ کی پیٹھہ پر چڑ بیٹھا اور کہا کہ فلانی جگہہ میرا دشمن ہی اگر تو تصدیع کر کے مجھے وہان تک لیچلے تو مین اُسے مارون سانپ نے یہہ بات مانی تب سب مینڈکون کو اپنی جا مین آگے رکھہ لیچلا جب اُس تالاب کو چھوڑ کر آگے بڑھے سانپ نے جانا کہ اب یے بھاگ کر اُس تالاب تک نہین پہنچ سکینگے کسی بہانے سے اپنے تئین زمین پر گرا دیا مینڈکون کے سردار نے پوچھا کہ تو کیون گر پڑا اُسنے کہا کہ تیری فوج کو دیکھہ کر مجھے بھوکھہ لگی ہی وہ بولا کہ میرے لشکر سے دو چار مینڈکون کو کھالے سانپ نے کہا ای پادشاہ لشکر کم ہونے سے تجھہ کو برا لگیگا وہ بولا کہ تیرے کھانے سے میری فوج کم نہوگی *

سانپ ہر روز دو تین مینڈک کھانے لگا تھوڑے دنون مین سب کو نگل گیا اکیلا بادشاہ رہا سانپ نے پوچھا ای پادشاہ آج مین کیا کھاؤن مجھے بھوکھہ لگی ہی مینڈک نے

کہا اے سانپ کسی تالاب یا جھیل کے کنارے چلکے اپنا پیٹ بھر لے تب اُسنے کہا تمہارے سارے لشکر نے میرے پیٹ مین چھاؤنی کی ہی بادشاہ کا لشکر سے جدا رہنا خوب نہین جو اپنی فوج کے ساتھ آپ بھی اُس چھاؤنی مین داخل ہون تو بہت بہتر ہی تب وہ اپنی موت سمجھ کر چپ ہو رہا سانپ نے اپنی شہسوار کو زمین پر پٹک کر کئی کوّے دم کے مارے اور کھا گیا جیسا کہ کسو شاعر نے کہا ہی *

* گردن بندگی نت خم ہی در فرمان پر *
* گو وے سر اپنا فدا کیون نہ کرے چوگان پر *

کوا بولا اے ہدہد بادشاہ جو کوئی دشمن کی بات پر فریب کھاتا ہی اُسکے ایسا ہی دن آگے آتا ہی اب آپ کو ملاپ کرنا قاز کے ساتھ ضرور ہی ہدہد نے کہا اے کوّے اُسکے بھائی بند نوکر چاکر لڑائی مین میرے ہاتھ سے بہت مارے گئے ہین اور ملک اُسکا لے لیا ہی مین غالب ہوا ہون اب اُسکو چاہئے کہ اپنے گلے مین پٹا ڈال کر میرے پاس آوے اور میری اطاعت اختیار کرے تب البتہ اِدھر سے

اُسکے حق مین مہربانی ہوگی *

انھین باتون مین تھے کہ ایک جاسوس پہنچکر آداب بجالایا اور عرض کی کہ پیر مرشد! غافل کیا بیٹھے ہین مہاباں کلنگ منہہ بولا بھائی سرخاب کا جو وزیر ہی قاز بادشاہ کا بہت فوج لیکر آپ کے ملک پر چڑھا چلا آتا ہی اگر وہ لشکر کبھو یہان آیا تو تمھارے دیس کو ویران اور رعیت کو تباہ کریگا *

اِس مین ہدہد نے وزیر سے کہا کہ مین سو کوس کی دوڑ مارونگا اور اپنے ملک کو پشت پر دیکر اُسکی ولایت کو تہ و بالا کرونگا۔ کرگس نے ہنس کر کہا زہے تدبیر! اَی بادشاہ مردون کو جو کام کرنا منظور ہوتا ہی پہلے اُسے کرکے تب زبان سے نکالتے ہین اور ایکبارگی حریفون سے اُلجھ پڑنا مصلحت سے دور ہی اگر آپ لڑائی کے ارادے طرف کلنگ کی متوجہ ہووین اور قاز لشکر کی بھاری چڑھ دوڑے تو دو طرف کی لڑائی سے آپ عہدہ برا نہ ہوسکینگے اور ویسی ندامت اُٹھائینگے۔ جیسی اُس برہمن نے اُٹھائی۔ ہدہد نے پوچھا کیسی؟ کرگس بولا مین نے یون

سنا ہی کہ کسی برہمن نے ایک نیولا پالا تھا لیا ہوا کہ اُسکے
گھر مین ایک دن پانچ سات کہین سے مہمان آگئے اِس مین
وہ باہمن آشنان کے لئے ندی پر گیا برہمنی سخت حیران
ہوئی کہ اگر لڑکے کی خبر لون تو مہمانون کی خدمت سے محروم
رہون اور وے بیدل ہونگے اور جو اُن پاس حاضر ہون تو
لڑکا اکیلا رہتا ہی یہہ فکر کرکے نیولے کو لڑکے کے پاس
محافظت کے لئے چھوڑ کر مہمانون کے کام کاج مین جالگی اُسکے
جانے پر تھوڑی دیر کے پیچھے ایک کالا سانپ اُس لڑکے
کے پاس ڈسنے کو پھنچا نیولے نے دیکھتے ہی جھپٹ کر
سانپ کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اُسی لہو بھرے
منہہ سے گھر سے باہر نکلا برہمن نہائے ہوئے بتلوئی ہاتھہ مین
آنکو چھا کاندھے پر دھرے چلا آتا تھا اُسکی نگاہ نیولے پر پڑی
اُسکا منہہ لہو لہان دیکھکر اُسے گمان ہوا کہ یہہ نیولا میرے
لڑکے کو مار کر اُسکا لہو پیکر آیا ہی یہہ خیال اپنے دل مین
ٹھہرا کر اُسے مار ڈالا گھر مین آن کر کیا دیکھتا ہی کہ لڑکا
صحیح سلامت ہی اور ایک سانپ اُسکے نزدیک موا

ٹکڑے ٹکڑے ہوا پڑا ہی ؑ یہہ حالت دیکھکر اُسنے بہت افسوس کیا اور ایسا روبا کہ روتے روتے بیمار ہو گیا ؛ پھر کرگس نے کہا ای پادشاہ ؑ بے اندیشے کام کرنے کا پھل آخر پشیمانی ہی ؛ ہدہد نے کہا ای وزیر ؑ کسی کو بھیج دے کہ قاز سے صلح کرآوے ؑ وہ بولا کہ میرے سوا اور کسو کے جانے سے ہرگز ملاپ نہوگا *

ہدہد نے جواب دیا جو بہتر ہو سو کیا چاہئے ؑ وہ اُسکے حکم سے قاز کے پاس گیا اور ادب سے مجرا کرکے قدمون پر گر پڑا ؑ قاز اُس سے بغل گیر ہوا اور چھاتی سے لگایا اور بہت سی خاطرداری کی جب آپس مین باتین ہونے لگین تب قاز نے کہا ای کرگس ؑ خوب ہوا کہ تو آیا نہین تو لشکر ہمارا کلنگ کا تیرے بادشاہ کے ملک مین پہنچکے خراب کرتا اور میرا ملک اور قلعہ جو تمھارے ہاتھ آیا ہی صرف اُس کوے کی بدذاتی اور حرامزدگی سے والا کیا دغل تھا ؑ اس مفسد کے مکر و فریب سے مین نہایت رنجیدہ خاطر ہون ؑ کرگس نے عرض کی کہ حضرت جب تک زمین و آسمان کو قیام ہی ؑ دشمن

کی دوستی اور قول و فعل پر ہرگز اعتبار اور عمل نہ کیجیئے
مین اپنے بادشاہ کو ہر طرح کا نشیب و فراز سمجھا کر صلح کے
ڈھب پر لایا ہون *

قاز بادشاہ نے اُسکی اس گفتگو سے بہت راضی اور خوشدل
ہوکر اُسے بھاری خلعت دیا کرگس نہایت خوش و خورم ہوا
اور جو اُسکے دل مین اندیشہ اور دغدغہ تھا سو قاز کی مہربانی
سے جاتا رہا اور کہا ای بادشاہ جسنے مہمان کی حرمت کی
اُسنے گویا اپنے بزرگ کی خدمت کی قاز نے کہا ای
کرگس تو نے پوچھہ دریافت کیا کہ ہدہد نے کس لئے مجھہ کو
صلح کے واسطے بھیجا ہی وہ یہہ بات سنکر چپ رہا تب
اُسنے پھر کہا کہ مین یون جانتا ہون کہ تجھے مہابل کلنگ کی
دہشت سے صلح کے لئے بھیجا ہی کیونکہ لشکر اُسکا بہت
ہی یہہ کہکر کرگس کو دوبارہ انعام دیا اور اُسکے ساتھہ کئی
اُونٹ جواہر اور کپڑے کے اور کئی مخمل اور اطلس اور
کمخواب زربفت کے اور سو گھوڑے تازی اور ترکی ہدہد
کے واسطے بطریق سوغات دیکر رخصت کیا جب یہہ اسباب

کرگس اپنے ساتھ لیا ہے ہے کی خدمت مین پہنچا گذرا اہے ہے بہت خوش ہوا *

کرگس نے التماس کیا کہ ای بادشاہ اگر مین نہ جاتا تو سخت قباحت ہوتی لشکر مہابل کلنگ کا تمہارے دولت لات خراب خستہ کر دیتا بڑی خیر گذری کہ بہت جلد صلح ہو گئی تمہاری فوج خشکی مین کم تھی اور مہابل کلنگ کا لشکر تری مین اس قدر تھا کہ ساری جہ بابیں تمام ندیان ان سے ایسی چھا رہی تھین کہ ایک قطرہ پانی کا دکھتا نظر نہین آتا تھا اور لشکر قاز کا اُسکے علاوہ تھا *

تب تو تا بولا یہہ بات جھوٹھ ہی اگر حضرت سوار ہو تے تو فوج کی کثرت سے زمین یون بھر جاتی جیسے کہ آسمان اندھیری رات مین تارون سے چھا جاتا ہی انکی فوجین اس لشکر کے مقابل ایسی ہین جیسے آ تے مین لون ہے ہے بولا اے نادان لڑنے بھڑنے کا کیا فائدہ خدا نے خیر کی کہ ہماری فتح ہوئی اور بعد اُسکے صلح خاطر خواہ ہوئی قاز نے اطاعت کی بالفعل نذرانہ ہمارے واسطے بھیجا اور آیندہ نعل بندی

قبول کی غرض یہہ ہے کہ راجا اپنے اپنے ملک کی سلطنت اور بادشاہت پر خاطر جمعی سے قایم ہوئے اور حکمرانی بخوبی کرنے لگے *

یہہ سب قصہ بشن شرما پنڈت نے راجا کے بیٹوں کو سنایا اور اسے تیس دی سب راجا نے خوش ہو کر اُسے بہت سا دان دچھنا اور خلعت و انعام دیا اور بڑی تعظیم و تکریم سے رخصت کیا *

* بحق رسول علیہ السلام *

* یہہ اخلاق ہندی ہوئی اب تمام *

این کتاب از سرکار سعادت علیخان تلمیذ مولوی شیخ احمد صاحب بتاریخ دهم رجب ۱۲۷۸ هجری عنایت شد

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

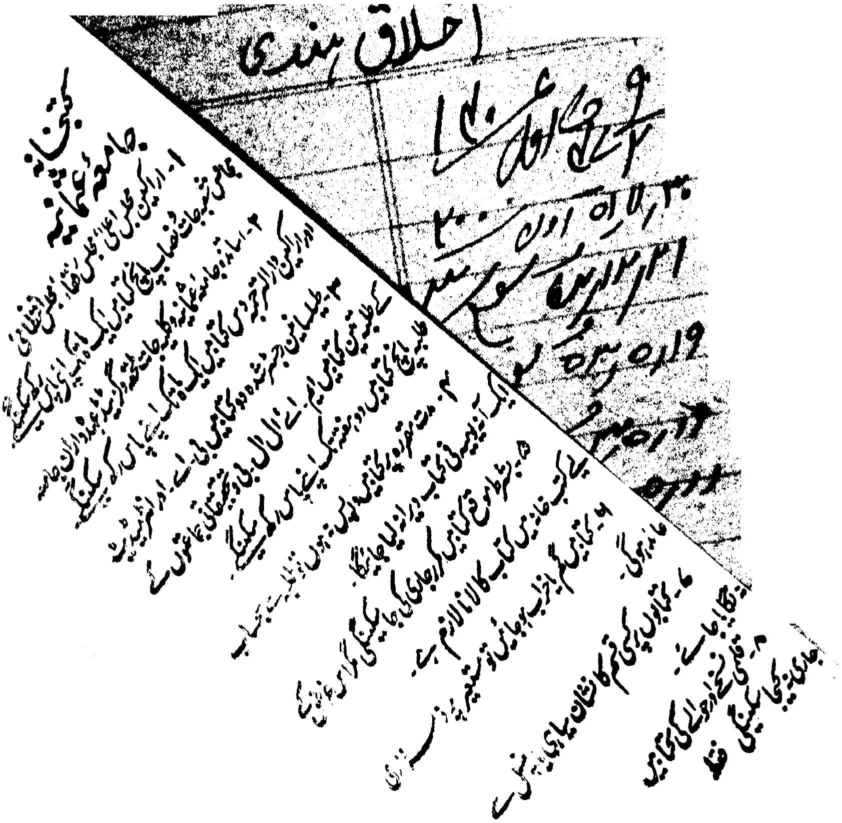
اخلاق ہندی
کتب خانہ جامعہ عثمانیہ